سرکاری رپورٹ

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## مباحثات2019

سوموار،24-جون2019

(یوم الاثنین،20-شوال المکرم1440ھ)

## سترہویں اسمبلی: دسواں اجلاس

جلد 10 : شمارہ 8

499

# ایجنڈا

# برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

## منعقدہ 24-جون 2019

## تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

## سرکاری کارروائی

## سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال 2019-20

## مطالبات زر برائے سال 2019-20 پر بحث اور رائے شماری

| | | |
|---|---|---|
| مطالبہ نمبر<br>PC21001 | ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ 5 لاکھ 76 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 2019-20 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زر برائے سال 2019-20<br>(حصہ اول)<br>صفحات 1 تا 2 |
| مطالبہ نمبر<br>PC21002 | ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 4-ارب 49 کروڑ 93 لاکھ 97 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 2019-20 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زر برائے سال 2019-20<br>(حصہ اول)<br>صفحات 3 تا 4 |

500

| | | |
|---|---|---|
| مطالبہ نمبر PC21003 | ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو67 کروڑ83لاکھ67 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**صوبائی آبکاری**"برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات5 تا6 |
| مطالبہ نمبر PC21004 | ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو75کروڑ80لاکھ43 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**اسٹامپ**"برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات7 تا8 |
| مطالبہ نمبر PC21005 | ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو4-ارب5 کروڑ31 لاکھ 16ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**جنگلات** "برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات9 تا10 |
| مطالبہ نمبر PC21006 | ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو10کروڑ77لاکھ81 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**رجسٹریشن**"برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات11 تا12 |

501

| | | |
|---|---|---|
| مطالبہ نمبر PC21007 | ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو55 کروڑ72لاکھ11 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں**"برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زربرائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات13تا14 |
| مطالبہ نمبر PC21008 | ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جوایک ارب40کروڑ 41لاکھ 8ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**دیگر ٹیکس و محصولات**"برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زربرائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات15تا16 |
| مطالبہ نمبر PC21009 | ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو21۔ارب24کروڑ 90لاکھ 52ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**آبپاشی وبحالی اراضی**"برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زربرائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات17تا18 |
| مطالبہ نمبر PC21010 | ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو49۔ارب74کروڑ 82لاکھ31ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" **انتظام عمومی**"برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زربرائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات21تا22 |

502

| | | |
|---|---|---|
| مطالبہ نمبر PC21011 | ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو23- ارب17کروڑ 61لاکھ70ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**نظام عدل**" برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات26تا27 |
| مطالبہ نمبر PC21012 | ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو10-ارب43کروڑ 48لاکھ14ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**جیل خانہ جات وسزایافتگان کی بستیاں**" برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات30تا31 |
| مطالبہ نمبر PC21013 | ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جوایک کھرب15-ارب 63کروڑ32لاکھ80ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**پولیس**" برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات32تا33 |
| مطالبہ نمبر PC21014 | ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو19کروڑ90لاکھ17ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**عجائب گھر**" برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات34تا35 |

503

| | | |
|---|---|---|
| مطالبہ نمبر PC21015 | ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو66۔ارب37کروڑ 36لاکھ7ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**تعلیم**" برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات36تا37 |
| مطالبہ نمبر PC21016 | ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جوایک کھرب41۔ارب 77کروڑ16لاکھ61ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**خدمات صحت**" برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات38تا39 |
| مطالبہ نمبر PC21017 | ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو10۔ارب33کروڑ 8لاکھ75ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**صحت عامہ**" برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات40تا41 |
| مطالبہ نمبر PC21018 | ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 18۔ارب94کروڑ96لاکھ 93ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات42تا43 |

504

| | | |
|---|---|---|
| مطالبہ نمبر PC21019 | **ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو**91کروڑ10لاکھ 90ہزار** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**ماہی پروری**"برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زربرائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات44تا45 |
| مطالبہ نمبر PC-21020 | **ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو**13۔ارب22کروڑ4لاکھ 57ہزار**روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطاکی جائے جو 30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" **ویٹرینری**"برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زربرائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات46تا47 |
| مطالبہ نمبر PC21021 | **ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو**ایک ارب44کروڑ79لاکھ 94ہزار**روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطاکی جائے جو 30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**کوآپریشن** "برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زربرائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات48تا49 |
| مطالبہ نمبر PC21022 | **ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو**9۔ارب43کروڑ51لاکھ 27ہزار**روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطاکی جائے جو 30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" **صنعتیں**"برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زربرائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات50تا51 |

505

مطالبہ نمبر
PC21023

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو9-ارب45کروڑ 92 لاکھ71ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**متفرق محکمہ جات**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبات زر برائے
سال20-2019
(حصہ اول)
صفحات52تا53

مطالبہ نمبر
PC21024

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو9-ارب36کروڑ 95لاکھ67ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**سول ورکس**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبات زر برائے
سال20-2019
(حصہ اول)
صفحات55تا56

مطالبہ نمبر
PC21025

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 12-ارب23 کروڑ 69لاکھ18ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**مواصلات**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبات زر برائے
سال20-2019
(حصہ اول)
صفحات59تا60

مطالبہ نمبر
PC21026

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو55کروڑ12لاکھ 44ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبات زر برائے
سال20-2019
(حصہ اول)
صفحات61تا62

506

| | | |
|---|---|---|
| مطالبہ نمبر PC21027 | **ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو **ایک** ارب60 کروڑ 22لاکھ95ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**ریلیف**" برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات63 تا64 |
| مطالبہ نمبر PC21028 | **ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 2 کھرب44-ارب 90 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**پنشن**" برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات67 تا68 |
| مطالبہ نمبر PC21029 | **ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 29 کروڑ55 لاکھ 26ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ**" برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات69 تا70 |
| مطالبہ نمبر PC21030 | ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 21-ارب61 کروڑ 73لاکھ70ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**سبسڈیز**" برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات71 تا72 |

507

| | | |
|---|---|---|
| مطالبہ نمبر PC21031 | **ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 4 کھرب64۔ارب 78کروڑ66لاکھ34ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال 2019-20کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**متفرقات**"برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زربرائے سال2019-20 (حصہ اول) صفحات73تا74 |
| مطالبہ نمبر PC21032 | **ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو80کروڑ37لاکھ4ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال2019-20کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**شہری دفاع**"برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زربرائے سال2019-20 (حصہ اول) صفحات76تا77 |
| مطالبہ نمبر PC13033 | **ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جوایک کھرب5۔ارب 4کروڑ58لاکھ21ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال2019-20 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**غلے اور چینی کی سرکاری تجارت**"برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زربرائے سال2019-20 (حصہ اول) صفحات78تا79 |
| مطالبہ نمبر PC13034 | **ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو9کروڑ32لاکھ3ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال2019-20کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**میڈیکل سٹورز اور کوئلے کی سرکاری تجارت**"برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زربرائے سال2019-20 (حصہ اول) صفحات82تا83 |

508

| | | |
|---|---|---|
| مطالبہ نمبر PC13035 | **ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**قرضہ جات برائے سرکاری ملازمین**"برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات84تا85 |
| مطالبہ نمبر PC13050 | **ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو84۔ارب40کروڑروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**سرمایہ کاری**"برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات92تا93 |
| مطالبہ نمبر PC22036 | **ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 2کھرب55۔ارب 30کروڑ85لاکھ85ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" **ترقیات**"برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ دوم) صفحات94تا96 |
| مطالبہ نمبر PC12037 | **ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو25۔ارب34کروڑ 30لاکھ61ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈسے قابل اداخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**تعمیرات آبپاشی**"برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ دوم) صفحات97تا98 |

509

| | | |
|---|---|---|
| مطالبہ نمبر PC12041 | **ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو35۔ارب سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**شاہرات وپل**" برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ دوم) صفحات99تا100 |
| مطالبہ نمبر PC12042 | **ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 34۔ارب34کروڑ 83 لاکھ54ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**سرکاری عمارات**"برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ دوم) صفحات101 تا102 |
| مطالبہ نمبر PC12043 | **ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 76۔ارب97کروڑ 72لاکھ 53ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**قرضہ جات برائے میونسپلٹیز/ خودمختار ادارہ جات وغیرہ** "برداشت کرنے پڑیں گے۔ | مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ دوم) صفحات103 تا104 |

511

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## سترہویں اسمبلی کا دسواں اجلاس

### سوموار،24۔جون2019

### (یوم الاثنین،20۔شوال المکرم1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام4بج کر37منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

---

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ
الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ
تُوعَدُونَ ﴿٣٠﴾ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ
وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴿٣١﴾
نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ﴿٣٢﴾

سورۃ حٰم السجدۃ آیات30تا32

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے ان پر فرشتے اُتریں گے (اور کہیں گے) کہ نہ خوف کرو اور نہ غمناک ہو اور بہشت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا خوشی مناؤ(30) ہم دُنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی (تمہارے رفیق ہیں) اور وہاں جس (نعمت) کو تمہارا جی چاہے گا تم کو (ملے گی) اور جو چیز طلب کرو گے تمہارے لئے (موجود ہو گی)(31)(یہ) بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہے(32)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

## نعت رسول مقبول ﷺ

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماوا
یتیموں کا والی غلاموں کا مولا
خطاکار سے درگزر کرنے والا
بداندیش کے دل میں گھر کرنے والا
مفاسد کا زیروزبر کرنے والا
قبائل کو شیروشکر کرنے والا
اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا
وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا

# سرکاری کارروائی

## بحث

## سالانہ بجٹ برائے سال 20-2019 پر عام بحث

(---جاری)

**جناب سپیکر:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج وزیر خزانہ سالانہ بجٹ برائے سال 20-2019 پر عام بحث کو wind up کریں گے۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ wind up speech کریں۔ جی، وزیر خزانہ!

**وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):** جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اپنے سارے فاضل ممبران اور ساتھیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے بھرپور انداز میں بجٹ کی بحث میں حصہ لیا۔ بجٹ پر بحث روایتاً چار دن ہوتی تھی لیکن اس مرتبہ پانچ دن تک بجٹ پر بحث جاری رہی جس میں تقریباً 100 کے قریب ممبران نے اپنی قیمتی آراء سے ہمیں آگاہ کیا۔

جناب سپیکر! میں پریس کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس بجٹ کے important features کو highlight کیا اور اپنی رپورٹنگ اور کالموں کے ذریعے عوام کو آگاہ کیا۔

جناب سپیکر! معزز قائد حزب اختلاف نے پاکستان کے معاشی حالات پر اپنی تقریر کا کافی وقت spend کیا۔ یہ معاشی حالات ہم نے inherit کئے تھے۔ اس میں بہت اہم بات یہ ہے کہ ہر چیز کو ڈالر کی بڑھتی ہوئی قیمت سے ملایا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں بھی اس سے کافی حد تک اتفاق کروں گا کہ روپے کی devaluation کا کردار پوری معیشت اور inflation میں بہت اہمیت کا حامل ہے۔

جناب سپیکر! میرا اپوزیشن سے ایک سوال ضرور بنتا ہے کہ پانچ سالہ دور میں آپ نے روپے کو مضبوط کرنے کے لئے کیا کوئی ایک قدم بھی اٹھایا جو آپ نے کیا تھا۔

جناب سپیکر! مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آپ کی ایکسپورٹ جو 2013 میں تھی وہ 23۔ارب ڈالرز سے کم ہو کر 20۔ارب پر آئیں پھر دوبارہ recover ہو کر 23۔ارب ڈالرز پر رکیں اور پھر بھی ایک فیصد کم پر آپ نے close کیا۔ آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں اور کس منہ سے کہہ سکتے ہیں کہ ہم ڈالر کو رُوک نہیں پائے۔ ڈالر اس وقت رُکتا ہے جب آپ اپنی قوت خرید کو بہتر کریں۔ ہمیں روپے کو مضبوط کرنے کے لئے انڈسٹری میں جو globally compete کرنے کے لئے competitiveness چاہئے تھی ہم اس میں کچھ نہیں کر سکے۔

جناب سپیکر! یہی وجہ ہے کہ جب ہم نے حکومت سنبھالی تھی تو ہمارا current account deficit اور ہمارا trade account deficit was all time high تھا۔ اب آپ ڈالر کو کس طرح رُوکیں گے۔ آپ کے پاس جو محدود وسائل ہیں اور سٹیٹ بنک کے پاس جو reserves اپنی import cover provide کرنے کے لئے مشکل سے دو ماہ کے تھے۔

جناب سپیکر! آج سب سے اہم چیز یہ ہے کہ ہمیں اپنی ایکسپورٹ کو بڑھانا ہے۔ ہم نے اپنے دور حکومت میں اپنے روپے کی قدر میں اضافہ کرنا ہے جس کے لئے ہمیں export oriented growth کی طرف جانا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اسی سوچ کے ساتھ ہمارا یہ بجٹ economy کو kick start کرتا ہے۔ ہمارا growth plan، paradigm ڈویلپمنٹ ہمارا تدبر اور ہماری سوچ سب اسی طرف ہے کہ ہم نے اس economy کو revive کرنا ہے تو اس کی revival میں پنجاب کی حد تک جو چیزیں سب سے زیادہ ضروری ہیں تو ہمیں اپنے SME سیکٹر کا خیال کرنا ہے۔ آپ کی economy جب ایسے وقت سے گزر رہی ہو تو حکومت کے پاس ایک نہیں بہت سارے tools ہوتے ہیں جس سے وہ ان issues کو deal کرتی ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے ایک چیز ease of doing business کا بہت ذکر سنا ہے۔ اس میں اس حکومت نے یہ realize کیا ہے وہ یہ ہے کہ ہم نے پرائیویٹ سیکٹر کو وہ space دینی ہے کہ وہ اپنے business کو پھیلا سکے۔ Let them do the business. Government is not in the business of doing business ہم نے rules and regulations کو آسان کرنے کے لئے ایک کابینہ کمیٹی تشکیل کی ہے جو پنجاب کے سارے rules and

regulationsکو evaluateکر رہی ہے کہ آیا یہ business friendlyہیں یا نہیں۔ ان کو رکھنے کا کیا جواز ہے اور اس کے مطابق ہم نےactually rules and regulationsکو کم کر کے اس ملک میںease of doing businessکو فروغ دینا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ آج کل کیhigh interest rate environmentمیں SME sectorکے لئے منسٹری آف انڈسٹری کے تین بڑےprogrammesہم launch کرنے جا رہے ہیں۔ اس میں سے ایکmarkup support programmeہے، جب interest rateاتنا بڑھ چکا ہو تو حکومت بھی سمال انڈسٹریز کے بوجھ کو کچھ حد تک برداشت کرے گی۔ ایکCredit Guarantee Schemeہے بہت مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ بزنس اچھا ہوتا ہے لیکن بنکوں کو اس کےcollateralکی سمجھ نہیں آتی تو وہاں پر بھی حکومت اس کریڈٹ سکیم کے تحت بزنس کو فروغ دے گی تاکہbanksبھی اس کوlendکر سکیں۔

جناب سپیکر! تیسرا ہمارے نوجوانوں اور ہونہاروں کے لئےEntreprenure fund ہے تو انشاءاللہ ان تین سکیموں کے تحت ہم اپنےSME sectorکو بہتری کی طرف لے کر جائیں گے۔

جناب سپیکر! میں آجon the floor of the this Houseاس عزم کا بھی اظہار کرتا ہوں کہ انشاءاللہ اس دور حکومت میں ہم اپنے36کے36اضلاع میںindustrial estatesبنائیں گے جو کہ فعال ہوں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہر ضلع کی جوcompetitive strengthہے اس کو مد نظر رکھتے ہوئے industrial estateکو بنایا جائے گا۔ یہی تو موقع ہے کہ سی پیک کے فیز-IIمیں ہم نے economic supportاورstimulus achieveکرنا ہے اور ہم نے اپنی پالیسیوں کو اس کے مطابقalignکرنا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو اس کی مثال ایگریکلچر سے بھی دے سکتا ہوں کہ ایگریکلچر productivityکے لئے بہاولپور زون کوfoot and mouth diseaseسے پاک کیا جا رہا ہے، اس کا مقصد یہ ہے کہafter this process is completeآپ کوmeat export marketمیں ایک بہت بڑاbuyerمل جائے گا۔

جناب سپیکر! یہ پہلی مرتبہ ہونے جارہا ہے کہ ہم ایسی سوچ لے کر آئے ہیں کہ ہم نے سی پیک چائنا اور پوری دنیا کی ڈیمانڈ کو دیکھتے ہوئے اپنے ڈویلپمنٹ paradigm کے مطابق اس کی reorientation کی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے جس طرح SME sector کی بات کی ہے تو اسی طرح ایگریکلچر productivity کے حوالے سے پرائم منسٹر نے آتے ہی ایک پرائم منسٹر ایمر جنسی ایگریکلچر package announce کیا ہے۔ ہم نے اریگیشن میں maintenance and repair کے لئے جو رقم مختص کی ہے وہ پچھلے سال کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ ہم نے high value ایگریکلچر کی طرف جانا ہے اور جب ہم import substitution کی بات کرتے ہیں تو اگر آپ crops کو بھی بہتر rotate کر لیں، ہم edible oil باہر سے منگوا رہے ہیں اور ہمارے پاس surplus wheat اور باقی چیزیں خراب ہو جاتی ہیں لہٰذا ہم نے آگاہی کے لئے اپنا import bill کم کرنا اور بہتری کو بھی لانا ہے۔ اسی بات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم نے اس مرتبہ ایگریکلچر ADP میں 100 فیصد اضافہ کیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ایک طرف آپ نے اپنا ریونیو بڑھانا اور اپنی اکانومی کو بہتر کرنا ہے مگر ہم سب نے austerity سے کام لینا ہے لہٰذا اس کیبنٹ نے اس کی مثال اپنی تنخواہوں میں 15 فیصد کمی کر کے رکھی ہے۔ یہ بجٹ اگر آپ اس کا ٹوٹل حجم دیکھیں تو current expenditure صرف 2.7 فیصد سے grow کئے ہیں جبکہ 10 فیصد پنشن میں grow کیا ہے اس کے علاوہ ہم نے تنخواہیں بھی بڑھائی ہیں۔ وزیر اعلیٰ آفس کے بارے میں بھی بات کی گئی ہے تو اگر آپ وزیر اعلیٰ آفس کے سٹاف کو نکال کر اس کے علاوہ صوابدیدی خرچ، entertainment allowance, TA/DA اور سکیورٹی خرچ کے حوالے سے بات کریں تو میں آج فخر کے ساتھ اس ہاؤس کو بتا سکتا ہوں کہ ہم نے entertainment allowance میں 60 فیصد کمی کی ہے یعنی 11 کروڑ روپے سے کم کر کے 3 کروڑ روپے کر دیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے سکیورٹی کے expenditure کو بھی 66 فیصد سے کم کیا ہے جو کہ 88 کروڑ روپے سے کم کر کے 83 کروڑ روپے کر دیئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! It has to start from the top! اور وزیراعلیٰ نے یہ مثال قائم کی ہے۔ مجھے البتہ اس چیز کی بہت خوشی ہوئی ہے کہ across the division ہمارے تمام ساتھیوں نے میگا پراجیکٹس کی بات نہیں کی اور پہلی مرتبہ اس floor پر پھل فروش اور عام آدمی کی بات کی گئی بلکہ ہیلتھ، ایجوکیشن، rural development and regional development کی بات کی گئی جبکہ تنقید برائے تنقید ضرور ہوئی۔ مگر بنیادی بات یہ ہے کہ ہمارے پورے بجٹ میں نئی سمت کا تعین اور نئی ترجیحات میں ایجوکیشن، ہیلتھ اور regional equalization شامل ہیں۔ اگر آپ comparison میں ہمارا ہیلتھ کا بجٹ دیکھ لیں، ہیلتھ بجٹ میں سروس ڈلیوری بہت اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ ہیلتھ بجٹ 18-2017 کے مقابلے میں 233۔ارب روپے سے بڑھا کر 279۔ارب روپے تک لے کر گئے ہیں جو کہ 20 فیصد increase ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ایجوکیشن میں ان بُرے حالات میں بھی ہم نے 11 فیصد اضافہ کیا ہے جو کہ 345۔ارب سے 383۔ارب روپے کر دیا گیا ہے۔ یہ نیا ڈویلپمنٹ paradigm کیا ہے اور یہ ہماری کیا سوچ ہے؟ تو ہم نے ایک یکساں پنجاب کا خواب دیکھا ہے ہم نہیں چاہتے کہ سارا load اس ایک شہر پر رہے لہٰذا ہم نئے intermediate cities کو develop کریں گے اور ہم دیہی علاقوں کو develop کریں گے اس مقصد کے لئے ہم نے ایک multi-lateral institution کے ساتھ طے کر کے تقریباً 250 ملین ڈالر سے نئے پانچ شہروں کی ماسٹر پلاننگ کر کے ایک بہترین انداز میں ان نئے پانچ inter mediate cities پر اس سال انشاءاللہ کام شروع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں پھر یہ عرض کرتا چلوں کہ ہمیں اتنے مشکل حالات میں حکومت ملی کہ ہم نے ایک ایک روپے کی value کو دیکھا ہے کہ اگر ہم ہیلتھ پر اتنا خرچ کریں تو ہماری اکانومی اور ہمارے ہیومن ڈویلپمنٹ indicators پر کیا فرق پڑے گا؟

جناب سپیکر! جناب مراد راس کی ایجوکیشن منسٹری میں اتنے زیادہ ارب روپے مختص کئے جائیں تو one year of average education سے poverty پر کیا impact آئے گا لہٰذا ہم نے یہ تمام aspects پر سوچنے کے بعد ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ سوشل سیکٹرز ہی اوّلین ترجیح رکھتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ان معاشی حالات میں ضروری ہے کہ ہم ان طبقات کا خیال رکھیں جو کہ بہت عرصے سے محروم ہیں تو پنجاب احساس پروگرام کا بھی اس سال سے آغاز کیا جا رہا ہے اور مجھے پوری امید ہے کہ انشاءاللہ سال در سال اس میں اضافہ ہی ہو گا۔ جب ہم regional equalization کی بات کرتے ہیں تو ہم نے جب ہیلتھ اور ایجوکیشن indicators کو دیکھا اور اس میں صرف جنوبی پنجاب کے ہی علاقے شامل نہیں بلکہ اس میں سرگودھا ڈویژن اور باقی اضلاع بھی شامل ہیں۔ جہاں جہاں پر ہمیں کمی محسوس ہوئی ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم نے وہاں پر کوئی نہ کوئی اچھا بڑا اثبت پراجیکٹ ضرور دینا ہے۔

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب کے لحاظ سے میں یہ بات ضرور کرتا چلوں کہ اگر اس وقت ہماری دو تہائی اکثریت ہوتی تو انشاءاللہ اس خواب کی آج تعبیر ہو چکی ہوتی تو ہم political consensus کے ساتھ انشاءاللہ اپنے دور میں ضرور اس کو achieve کریں گے۔ مگر یہ problem three fold ہے اس میں ان بڑے بڑے ترقیاتی کام جن سے جنوبی پنجاب والے محروم رہے ہیں اس کا بھی ازالہ کرنا ہے ایک نئی تاریخ رقم کی جا رہی ہے کہ ہم نے نہ صرف جنوبی پنجاب کے لئے 35 فیصد کی ایک ریکارڈ allocation کی ہے بلکہ ساتھ ساتھ ایک شق کے تحت یہ بھی کیا ہے کہ جنوبی پنجاب کا پیسا آئندہ کہیں اور نہیں لگ سکے گا۔

جناب سپیکر! میں اس شق کی اہمیت بتاتا چلوں کہ اس کے نہ ہونے کی وجہ سے پچھلے سات سالوں میں جنوبی پنجاب کو اُس کے 265۔ ارب روپے سے محروم رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ جنوبی پنجاب کے لئے دوسری بڑی change یہ لائی جا رہی ہے کیونکہ وہاں کے لوگوں کو لاہور پہنچنا ایک بڑا issue تھا۔ رحیم یار خان اور صادق آباد سے آنے والے لوگوں کے لئے یہاں آنا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اگر ہر چیز کا فیصلہ لاہور میں ہی ہونا ہے تو یہ بہت بڑا ایڈمنسٹریٹو issue تھا لیکن اس سال بجٹ کے اندر 3۔ ارب روپے جنوبی پنجاب سیکرٹریٹ کے لئے رکھے گئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ان مشکلات کے اندر جب ملک معاشی بحران سے گزر رہا ہے تو میں فنانس ڈیپارٹمنٹ، پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ اور اپنے colleagues کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ کی guidance سے ہم نے ایک جامع اور نئی ترجیحات کے ساتھ بجٹ بنایا ہے۔ ہم نے اس میں ایک نئی سمت کا تعین کر لیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں اپوزیشن سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ ڈویلپمنٹ ممالک میں یہی ترجیحات ہونی چاہئیں اور ہیومن ڈویلپمنٹ ہی focus ہونا چاہئے۔ نمائشی پراجیکٹس کو ابھی چھوڑ دیں، اپنے انسان اور شہری پر invest کریں، اُس کی صحت اور ایجوکیشن پر invest کریں، اپنے کسان اور صنعتکار میں invest کریں، اپنی ایکسپورٹ کو بڑھائیں اور اپنے ملک کا نام روشن کرنے کے لئے اپنے روپے کے اندر strength پیدا کریں۔ یہ سب کچھ کرنے کے لئے ہم نے نئی ترجیحات کا فیصلہ کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں اللہ رب العزت سے دعاگو ہوں کہ وہ ہمیں ہمارے ان نیک مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

## مطالبات زر برائے سال 2019-20 پر بحث اور رائے شماری

**جناب سپیکر:** اب ہم سالانہ بجٹ برائے 2019-20 کے مطالباتِ زر پر بحث اور رائے شماری کا آغاز کرتے ہیں۔ سالانہ بجٹ 2019-20 کے مطالباتِ زر کی تعداد 41 ہے۔ اپوزیشن نے اِن میں سے پانچ مطالباتِ زر میں cut motions پیش کی ہیں۔

جناب سپیکر! پہلے cut motions والے مطالباتِ زر پر کارروائی ہو گی۔ یہ کارروائی کل مورخہ 25- جون 2019 شام 5:00 بجے تک جاری رہے گی۔ باقی مطالباتِ زر پر کارروائی قواعد انضباط کارِ صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 44(4) کے تحت گلوٹین کے اطلاق کے ذریعے براہِ راست سوال کے ذریعے ہو گی۔ اب خدمات صحت پر مطالبہ زر نمبر PC21016 ہے۔

وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC21016 پیش کریں۔

## مطالبہ زر نمبرPC21016

**وزیر خزانہ** (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب 41۔ارب 77 کروڑ 16 لاکھ 61 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**خدمات صحت**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

**جناب سپیکر**: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب 41۔ارب 77 کروڑ 16 لاکھ 61 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**خدمات صحت**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر پر جناب جہانگیر خانزادہ، جناب افتخار احمد خان، جناب تنویر اسلم ملک، جناب ناصر محمود، جناب عارف اقبال، خواجہ محمد منشااللہ بٹ، چودھری خوش اختر سبحانی، جناب لیاقت علی، رانا محمد افضل، جناب ذیشان رفیق، چودھری نوید اشرف، چودھری ارشد جاوید وڑائچ، رانا عبدالستار، جناب ابو حفص محمد غیاث الدین، جناب منان خان، بلال اکبر خان، خواجہ محمد وسیم، شوکت منظور چیمہ، چودھری عادل بخش چٹھہ، جناب بلال فاروق تارڑ، جناب عمران خالد بٹ، جناب محمد نواز چوہان، جناب محمد توفیق بٹ، چودھری اشرف علی، جناب عبدالرؤف مغل، چودھری وقار احمد چیمہ، جناب قیصر اقبال، جناب اختر علی خان، جناب امان اللہ وڑائچ، چودھری محمد اقبال، جناب عرفان بشیر، محترمہ حمیدہ میاں، جناب مظفر علی شیخ، جناب صہیب احمد ملک، جناب مناظر حسین رانجھا، جناب لیاقت علی خان، رانا منور حسین، جناب محمد وارث شاد، جناب محمد الیاس، جناب محمد شعیب ادریس، رائے حیدر علی خان، جناب جعفر علی، جناب محمد صفدر شاکر،

جناب شفیق احمد، جناب محمد اجمل، جناب ظفر اقبال، جناب محمد طاہر پرویز، جناب علی عباس خان، جناب فقیر حسین، جناب حامد راشد، جناب عبدالقدیر علوی، جناب محمد ایوب خان، میاں اعجاز حسین بھٹی، جناب محمد کاشف، آغا علی حیدر، جناب محمد اشرف رسول، میاں عبدالرؤف، میاں جلیل احمد، جناب محمود الحق، جناب سجاد حیدر ندیم، جناب سمیع اللہ خان، جناب غزالی سلیم بٹ، جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن، جناب شہباز احمد، جناب مرغوب احمد، جناب بلال یٰسین، رانا مشہود احمد خان، خواجہ عمران نذیر، چودھری اختر علی، ملک غلام حبیب اعوان، ملک محمد وحید، خواجہ سلمان رفیق، جناب محمد یاسین عامر، جناب نصیر احمد، جناب رمضان صدیق، جناب اختر حسین، رانا محمد طارق، جناب محمد مرزا جاوید، جناب محمد نعیم صفدر، ملک احمد سعید خان، ملک محمد احمد خان، شیخ علاؤالدین، رانا محمد اقبال خان، جناب محمد الیاس خان، جناب جاوید علاؤالدین ساجد، چودھری افتخار حسین چھچھر، جناب نورالامین وٹو، جناب علی عباس، میاں یاور زمان، جناب منیب الحق، جناب غلام رضا، جناب نوید علی، جناب کاشف علی چشتی، جناب خضر حیات، ملک ندیم کامران، جناب محمد ارشد ملک، جناب نوید اسلم خان لودھی، رانا ریاض احمد، جناب نشاط احمد خان، جناب بابر حسین عابد، جناب محمد فیصل خان نیازی، جناب عطاالرحمان، محترمہ نغمہ مشتاق، پیرزادہ محمد جہانگیر بھٹہ، جناب شاہ محمد، جناب خان محمد صدیق خان بلوچ، جناب محمد یوسف، جناب خالد محمود، میاں عرفان عقیل دولتانہ، جناب محمد ثاقب خورشید، رانا عبدالرؤف، جناب محمد جمیل، جناب کاشف محمود، جناب زاہد اکرم، چودھری مظہر اقبال، جناب محمد ارشد، جناب ظہیر اقبال، جناب محمد کاظم پیرزادہ، جناب محمد افضل گِل، ملک خالد محمود بابر، میاں محمد شعیب اویسی، جناب محمد ارشد جاوید، چودھری محمد شفیق انور، ملک غلام قاسم ہنجرا، جناب اظہر عباس، جناب اعجاز احمد، سردار اویس احمد خان لغاری، محترمہ ذکیہ خان، محترمہ مہوش سلطانہ، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، محترمہ عشرت اشرف، محترمہ سعدیہ ندیم ملک، محترمہ حنا پرویز بٹ، محترمہ ثانیہ عاشق جبین، محترمہ طحٰیا نون، محترمہ اُسوہ آفتاب، محترمہ صبا صادق، محترمہ کنول پرویز چودھری، محترمہ گلناز شہزادی، محترمہ رابعہ نصرت، محترمہ حسینہ بیگم، محترمہ راحت افزاء، محترمہ منیرہ یامین ستّی، محترمہ رخسانہ کوثر، محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور، محترمہ خالدہ منصور، محترمہ رابعہ احمد بٹ، محترمہ رابعہ نسیم فاروقی، محترمہ فائزہ مشتاق، محترمہ بشریٰ انجم بٹ، محترمہ سمیرا کومل، محترمہ راحیلہ نعیم، محترمہ سنبل ملک

حسین، محترمہ عنیزہ فاطمہ، محترمہ نفیسہ امین، محترمہ زیب النسا، جناب خلیل طاہر سندھو، محترمہ جوئس روفن جولیس، جناب منیر مسیح کھوکھر، جناب طارق مسیح گل، سید حسن مرتضیٰ، سید علی حیدر گیلانی، جناب غضنفر علی خان، سید عثمان محمود، رئیس نبیل احمد، جناب ممتاز علی اور محترمہ شازیہ عابد کی طرف سے کٹ موشن موصول ہوئی ہے۔ محرک کٹ موشن پیش کریں۔

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"اس رقم کو کم کر کے ایک روپیہ کر دیا جائے۔"

**جناب سپیکر:** جناب محمد وارث شاد! آپ مکمل تو پڑھ دیں۔

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک کھرب 41۔ارب 77 کروڑ 16 لاکھ 61 ہزار روپے کو کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

**جناب سپیکر:** جناب محمد وارث شاد! آپ پورا پڑھیں۔ یہ بسلسلہ مطالبہ زر نمبر PC21016 بھی ساتھ پڑھیں۔

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک کھرب 41۔ارب 77 کروڑ 16 لاکھ 61 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مد مطالبہ زر نمبر PC21016 **"خدمات صحت"** کو کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

**جناب سپیکر:** جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک کھرب 41۔ارب 77 کروڑ 16 لاکھ 61 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مد مطالبہ زر نمبر PC21016 **"خدمات صحت"** کو کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

**وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):** جناب سپیکر! میں اس کٹ موشن کو oppose کرتی ہوں۔

**جناب سپیکر:** اپوزیشن کی طرف سے ہمارے پاس 167 ممبران کی لسٹ آئی ہے۔ اب آپ دیکھ لیں کیونکہ اس میں ہمیں تین سے چار منٹ کا ٹائم رکھنا پڑے گا تاکہ آپ کے maximum ممبران بول لیں۔

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! ہم اس پر بولنا شروع کریں گے اور ہمارے ممبران کو پتا ہے کہ اس کٹ موشن پر کس کس نے بولنا ہے۔

**جناب سپیکر:** چلیں، ٹھیک ہے۔

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! آپ یہ بول دیں کہ جو بولنا چاہتا ہے وہ اس پر بول لے۔

**جناب سپیکر:** نہیں، اس پر جو ممبران بولنا چاہتے ہیں اُن کی لسٹ مجھے دے دیں۔ کیا آپ نے لسٹ دے دی ہے؟

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! یہی لسٹ ہے۔

**جناب سپیکر:** یہ لسٹ تو 167 کی ہے۔ اس کٹ موشن پر جنہوں نے بولنا ہے اُس کی لسٹ ہمیں دیں۔

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! لسٹ پر mention ہے جنہوں نے اس کٹ موشن پر بولنا ہے۔

**جناب سپیکر:** جناب محمد وارث شاد! لسٹ میں سب سے پہلے آپ نے اپنا نام ہی لکھا ہوا ہے۔ اِن کے بعد خواجہ عمران نذیر کا نام ہے۔ جی، اب آپ بسم اللہ کریں۔

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ ٹوٹل بجٹ 23 ہزار ارب روپے کا ہے جس میں سے 1606۔ ارب این ایف سی کے تحت آ رہے ہیں۔ سب سے پہلے تو ہمیں یہ خدشات ہیں کہ جو اوپر کا 700۔ ارب روپیہ ہے جس طرح پچھلے سال ان کی ریونیو recoveries ہوئی ہیں اس حساب سے یہ ریونیو recoveries نہیں کر پائیں گے اور انہوں نے یہ جو estimates بنائے ہیں یہ ٹوٹل presumptions پر ہیں جو کہ پورے نہیں ہوں گے۔ اس وجہ سے ان کا یہ بجٹ انتہائی غیر متوازن ہے۔

جناب سپیکر! ابھی وزیر خزانہ فرما رہے تھے کہ ہم نے یہ جو بجٹ رکھا ہے یہ surplus بجٹ ہے اور جو انہوں نے figures بتائیں تو اس میں تھوڑا سا figures کے ساتھ play کیا ہے۔ میں اس حوالے سے کچھ حقائق بیان کروں گا کہ ہماری حکومت مسلم لیگ (ن) کا 18-2017 میں ڈویلپمنٹ کا ٹوٹل بجٹ 635۔ ارب روپے کا تھا جس میں سے ہیلتھ کے لئے 52 بلین روپے رکھا تھا۔

جناب سپیکر! اب انہوں نے اس کو reduce کر دیا ہے جس کے متعلق ابھی اپنی speech میں وزیر خزانہ بتا رہے ہیں کہ ہم نے اتنا بجٹ surplus رکھا ہے حالانکہ حقائق یہ ہیں کہ اس بجٹ میں سے 5۔ ارب روپے reduce کر کے 47۔ ارب روپے پر لے آئے ہیں جبکہ ہمارا بجٹ 52 بلین روپے کا تھا۔

جناب سپیکر! انہوں نے comparison اس طرح شروع کر دیا ہے کہ پچھلی دفعہ 19-2018 میں جب یہ نئے نئے آئے تو ہم نے انہیں رعایت دے دی کہ یہ نئے آئے ہیں اور اس وقت most confused تھے اور بجٹ بنا نہیں پا رہے تھے۔ ماشاء اللہ اب تو ان کی مدد کے لئے آئی ایم ایف پہنچ گیا ہے تو اُس وقت ہم نے بھی انہیں زیادہ tough time نہیں دیا تھا۔

جناب سپیکر! اس دفعہ یہ ٹوٹل بجٹ لے آئے ہیں ناں ADP کا وہ 350۔ ارب روپے ہے۔ پچھلی دفعہ غالباً 238۔ ارب روپے تھا۔ یہ اپنا comparison اور جو jugglery of figures کر رہے ہیں یہ اپنا وہ بجٹ جو تین دفعہ بغیر اسمبلی کے بیٹھے بٹھائے منی بجٹ کی صورت میں دیتے تھے۔ اس منی بجٹ کے ساتھ یہ خود کو comparison کر رہے ہیں تو میں وزیر خزانہ کو ان کا ریکارڈ settle کرتے ہوئے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ یہ ہیلتھ کے لئے surplus پیسے رکھیں، انہوں نے اس بجٹ کو reduce کر دیا ہے اور یہ کب کیا ہے۔ اس وقت جب ہمارا 52 بلین روپے کا بجٹ تھا اور اس وقت ڈالر کی قیمت -/115 روپے تھی۔ اب ڈالر کی قیمت کے حساب یہ بجٹ تو بہت نیچے چلا گیا کیونکہ اس وقت -/158 روپے کی value ختم ہو گئی۔

**(اذان عصر)**

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، جناب محمد وارث شاد! اپنی بات جاری رکھیں۔

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! میں بات کر رہا تھا کہ انہوں نے ہیلتھ کا بجٹ curtail کر لیا ہے اور اسے کم کر دیا ہے جو کہ 47 بلین روپے پر لے آئے ہیں۔ اس حالت میں لے آئے ہیں جب روپے کی قیمت بھی کم ہو گئی ہے اور ڈالر -/158 روپے پر پہنچ گیا ہے جبکہ ہم نے 52 بلین روپے کا بجٹ دیا تھا تو اس وقت ڈالر کی قیمت -/115 روپے تھی۔

جناب سپیکر! ہمیں یہ بھی خدشہ ہے کہ جس طرح پچھلے سال یہ ریونیو collection پوری نہیں کر سکے اور GDP growth ہمارے 5.9 کے against 3.30 پر آ گئی ہے۔ یہ ان کی پوزیشن ہے اور یہ کس طریقے سے حکومت چلا رہے ہیں؟ اس میں جو سب سے بڑی زیادتی اور ظلم یہ کیا ہے کہ ادھر تو یہ حال کیا ہے کہ صحت کا بجٹ 52 بلین روپے سے کم کر کے 47 بلین روپے کر دیا ہے جبکہ 50 ملین روپے انہوں نے ایک نام لے کر سپیشل incentive جی، وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم سپیشل incentive کے لئے side پر رکھ کر syphon کے نکال کر رکھ لیا ہے at the cost of patients جبکہ ہماری اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ پنجاب میں ڈائیلسز کے مریضوں کو ادویات نہیں مل رہیں، ایمر جنسی میں ادویات نہیں مل رہیں اور انہوں نے 50۔ارب روپے syphon کے الگ کر کے وزیر اعلیٰ کے لئے رکھ لیا ہے کہ یہ ان کی discretion ہے کہ وہ جس کو مرضی آئے بے تاج بادشاہ ہیں، وزیر اعلیٰ کا ہما اُن کے سر پر بیٹھ گیا ہے اور وہ جہاں دل کرے وہاں لگاتے رہیں۔ ان ممبران میں سے جو جو پیارا ہو گا وہ لے جائے گا اور جو پیارا نہیں ہو گا وہ نہیں لے جا سکے گا۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ انہوں نے کیا کیا ہے اور یہ کس طریقے سے چل رہے ہیں؟ ہم نے ایک PKLI جو state of the art ادارہ بنایا۔ اس پنجاب میں لوگ گردوں کی بیماری اور جگر کی بیماری سے مر رہے تھے کہ میاں محمد شہباز شریف نے PKLI بنایا جس کا اپنا بورڈ آف گورنرز تھا، اپنا چیئرمین تھا جسے 25 فیصد پنجاب حکومت بجٹ دیتی تھی جبکہ 75 فیصد donation لیتے تھے۔ لوگ بے چارے انڈیا اور چائنا وغیرہ اپنے علاج کے لئے جاتے تھے کیونکہ وہ یہاں پر تو پرائیویٹ علاج afford نہیں کر سکتے تھے تو اس ادارے میں ڈاکٹروں کی ایک سپیشل ٹیم آئی

جس نے اس کا کنٹرول سنبھالا تو اسے صرف اس لئے اپنے پنجوں میں لایا گیا کہ میری محترمہ ہیلتھ منسٹر کے پنجوں میں آجائے اور جس طرح ان کا دل کرے میو ہسپتال اور جناح ہسپتال کی طرح PKLI کو چلائیں۔

جناب سپیکر! میں نے اس وقت بھی عرض کیا تھا کہ اب کیا ہوگا؟ اِدھر سے انہوں نے بجٹ کم کیا ہے اور اُدھر اپنے آپ کو over burden کر لیا ہے کہ PKLI کا سارا نظام جو اُدھر چل رہا ہے اسے اپنے پنجوں میں لے آئے۔ یہ صورتحال اس طرح نہیں، میں نے بجٹ کی ساری کتابیں دیکھیں۔

جناب سپیکر! ہمارا اور آپ کا علاقہ ایک جیسا ہے اور یہ کہتے تھے کہ سارا بجٹ لاہور پر لگ رہا ہے، میں نور پور تھل خوشاب کا رہنے والا ہوں میں نے ایک بھی نیا بی ایچ یو ہسپتال یا کوئی چیز اپنے تینوں اضلاع میں نہیں دیکھی۔

جناب سپیکر! میرا بھکر ہے، میرا خوشاب ہے، میرا میانوالی ہے اور میرا نور پور تھل ہے ان سے پوچھیں باتیں کرنی تو بہت آسان ہیں۔ انہوں نے ہمارے علاقے کے لئے کیا دیا ہے؟ کوئی چیز بھکر میں دی، کوئی چیز نور پور تھل خوشاب میں دی ہے اور نہ میانوالی میں دی ہے۔ میانوالی تو وزیراعظم پاکستان کا علاقہ ہے اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ مہربانی کریں یہ بہت غیر متوازن ہے، اس طریقے سے بجٹ نہیں چلے گا، اس کو کم کرکے ایک روپیہ کر دیا جائے۔ بہت شکریہ

**خواجہ عمران نذیر:** جناب سپیکر!۔۔۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** خواجہ عمران نذیر! آپ تشریف رکھیں۔ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمنٰ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟ جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

**خواجہ عمران نذیر:** جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** خواجہ عمران نذیر! آپ تشریف رکھیں۔ میں نے جناب خلیل طاہر سندھو کو floor دیا ہے۔

**جناب خلیل طاہر سندھو:** جناب سپیکر! بہت شکریہ

کچھ وقت کی خاموشی پھر شور آئے گا
تمہارا صرف وقت آیا ہے ہمارا دور آئے گا

(قطع کلامیاں)

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، جناب خلیل طاہر سندھو! بات کریں۔ Order in the House, No cross talk

**جناب خلیل طاہر سندھو:** جناب سپیکر! I will be so precise اور میں کوشش کروں گا کہ جو معزز ہیلتھ منسٹر صاحبہ ہیں چند گزارشات اُن کے گوش گزار کر سکوں۔ انہوں نے 47.5۔ ارب روپے ہیلتھ کے لئے مختص کئے ہیں جبکہ اس کے برعکس پی ایم ایل (ن) نے صحت کے بجٹ میں 525 فیصد اضافہ کیا تھا۔ ہم نے آٹھ نئے ہسپتال بنائے جس میں state of the art، طیب اردگان ہسپتال مظفر گڑھ میں بنایا گیا اور جس طرح میرے ساتھی پی کے ایل آئی کا نام لے رہے تھے وہاں پر پہلا لیور کا کامیاب ٹرانسپلانٹ ہوا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ تاریخی جرم کیا گیا ہے کہ اس کو بھی انہوں نے گورنمنٹ کے ہاتھوں میں دے دیا ہے اور وہ ڈاکٹرز جو سب کچھ چھوڑ کر اور اپنی ہزاروں ڈالرز کی تنخواہیں چھوڑ کر امریکہ اور بہت سارے دوسرے ملکوں سے آئے تھے اِنہوں نے اُنہیں یہاں سے جانے پر مجبور کر دیا ہے یہ historical dishonesty کی ہے۔

جناب سپیکر! آج میں ایک چھوٹی سی بات بتانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے technically کیا کیا ہے تاکہ پنجاب کی عوام اور پاکستان کی عوام کو سمجھ آسکے۔ ایک دوائی جو جس generic name سے یا جو اُس میں salt ہوتا تھا وہ اگر multi international company کی تھی جیسے Imodium سمجھ لیں یا ایسے کسی اور میڈیسن کا نام لے لیتے ہیں یا Omeprazole سمجھ لیں اگر وہ Abbott کی کمپنی بیچتی تھی یا اور کوئی کمپنی بیچتی تھی وہ -/850 روپے کا پیکٹ بیچتی تھی اگر وہی دوائی generic نام کے ساتھ جو اُس میں salt تھا وہ پاکستانی کمپنی بیچتی تھی تو -/250 روپے کی بیچتی تھی تو انہوں نے کیا کیا اُن کمپنیوں سے فیڈرل منسٹر نے 9۔ ارب روپیہ کمیشن لیا اور raid میڈیکل

سٹوروں پر گئے گئے اور اُن سے کہا کہ آپ multi national companies کی medicines کی قیمت 15 فیصد کم کر کے دوائی بیچ لیں۔ اُس کا نقصان یہ ہوا کہ جو غریب آدمی تھا جیسے اب بھی ایک مریض ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے تو اُسے بلڈ پریشر، شوگر ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے مجھے ایک دن کی دوائی دے دیں، میرے پاس کل کے پیسے نہیں ہیں پھر پرسوں دوائی لے لوں گا۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ مسلم لیگ (ن) کی گورنمنٹ نے 84 فیصد ادویات مفت فراہم کی ہیں۔ اب انہوں نے کیا کیا؟ ہیپاٹائٹس کے ٹیسٹ فری ہوتے تھے، سٹی سکین فری ہوتا تھا، او پی ڈی میں میڈیسن فری ملتی تھیں انہوں نے تاریخی جرم کیا ہے اور سارے کام کو ختم کر دیا ہے، ایک آدمی کے روح اور جسم کا رشتہ اُس کے لئے برقرار رکھنا مشکل ہو گیا ہے۔ پی ایم ایل (ن) کے دور میں پندرہ DHQs اور پچیس THQs کی revamping ہوئی تھی اور اس کے علاوہ موبائل ہیلتھ سروس کا آغاز کیا گیا تھا۔

جناب سپیکر! اب ہم حیران ہیں میں یہاں پر بات نہیں سنانا چاہتا کہ لوگ پنجابی میں کہتے ہیں کہ "ہور چوپو گنے" انہوں نے کہہ دیا ہے کہ 9 ہسپتال بنیں گے، کہاں بنیں گے؟ آپ کے پاس زمین ہے، آپ کے پاس مشین ہے، آپ کے پاس تعلیم ہے، آپ نے اُس کی کوئی feasibility report بنائی ہے اور نہ ہی آپ نے اُس کا پی سی ون بنایا ہے۔ آپ نے پتا نہیں یہ خلا میں بنایا ہے، کیونکہ آپ کو خلا میں رہنے کا شوق ہے اور خلا والوں کے ساتھ رہنے کا شوق ہے۔ آپ نے یہ منصوبے بنا دیئے اور صرف کہہ دیا کہ اتنی رقم ہم نے اُن کے لئے رکھ دی ہے۔ کوئی ایک منصوبہ، کوئی ایک جگہ بتا دیں جہاں پر انہوں نے جگہ خریدی ہو؟ وہ کہتے ہیں کہ:

کس کس کی زبان رُوکنے جاؤں تیری خاطر
کس کس کی تباہی میں تیرا ہاتھ نہیں ہے

جناب سپیکر! آج یہ مسلم لیگ (ق) کے منصوبوں کے پیچھے چھپتے ہیں انہوں نے چودھری ظہیر الدین کو جو وزیر پبلک پراسیکیوشن ہیں اور وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا کو رکھا ہوا ہے کہ وہ دونوں صاحبان مسلم لیگ (ق) کے منصوبے گنواتے رہتے ہیں اور پی ٹی آئی کے ہمارے سارے منسٹرز بالکل خاموش ہیں اور وہ جو دونوں باتیں کرتے ہیں کہ جناب پرویز الٰہی نے یہ

کیا، جناب پرویز الٰہی نے وہ کیا۔ ان کو بارہواں مہینہ ہے اور 9 مہینے کے بعد تین ماہ کے بعد تو ایک بچہ بھی چلنا پھرنا شروع ہو جاتا ہے اور انہوں نے کیا کیا ہے؟ کوئی ایک بات بتا دیں، جتنی کی جتنی باتیں ہیں وہ خلا میں ہیں۔

جناب سپیکر! آج دیکھیں ہر طرف کہ جو میں کہہ رہا تھا کہ ایک لیور ٹرانسپلانٹ ہوا اور کامیاب ترین لیور ٹرانسپلانٹ ہوا، ٹیسٹ فری ہوتے تھے، اس کے علاوہ ہیپاٹائٹس کے ٹیسٹ بھی بند کر دیئے ہیں اور میں حیران ہوں۔ ڈاکٹر صاحبہ کی قابلیت ہے اور اُن کی جو honesty ہے اُس پر مجھے ذرا بھر شک نہیں ہے I will give the due credit to doctor sahiba لیکن ڈاکٹر صاحبہ ایک بات تاریخی جرم ہے جو پی ٹی آئی کی گورنمنٹ کر رہی ہے کہ آپ نے غریب آدمی کا جینا دوبھر کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! اس میں میری آپ سے humble submission ہے کہ جتنی رقم آپ نے رکھی ہے اور جو آپ فضا میں اور خلا میں منصوبے بنا رہے ہیں ان کو بند کریں، آپ کچھ نہیں کر رہے، صرف آپ کو ایک سال بعد دو سال بعد پتا چلے گا۔

جناب سپیکر! دیکھیں الفاظ ہمیں بھی بہت پیارے آتے ہیں احساس پروگرام، محسوس پروگرام، پتا نہیں کیا کیا نام ہیں، بڑے اچھے دانشور ہیں جو بھی ان کا speech writer ہے۔

جناب سپیکر! میں اُس کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ وہ ان کے لئے اچھے لفظ بولتا ہے کہ احساس کر لیں، محسوس کر لیں۔ یہ کر لیں وہ کر لیں لیکن عملی طور پر کچھ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میری آخر میں یہی گزارش ہو گی to save the time at the end کہ یہ جتنی رقم رکھی گئی ہے۔ یہ simple and futile exercise ہے ڈاکٹر صاحبہ! اس پر دوبارہ غور کریں اور ہماری آپ کی خدمت میں عرض ہے کہ اس کے جتنے ارب روپے آپ نے رکھیں ہیں اس کو کم کر کے ایک روپیہ رکھا جائے ورنہ میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ:

اس دیس میں لگتا ہے عدالت نہیں ہوتی
جس دیس میں انسان کی حفاظت نہیں ہوتی
مخلوق خدا جب کسی مشکل میں پھنسی ہو
سجدے میں پڑے رہنا عبادت نہیں ہوتی

ہر شخص سر پر کفن باندھ کر نکلے
حق کے لئے لڑنا کوئی بغاوت نہیں ہوتی

جناب سپیکر! بہت شکریہ

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، محترمہ راحیلہ نعیم!

**رانا محمد اقبال خان:** جناب سپیکر!۔۔۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، رانا محمد اقبال خان!

**رانا محمد اقبال خان:** جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ خواجہ محمد عمران نذیر ہیلتھ کے منسٹر بھی رہے ہیں ان کو بولنے کا موقع دیں ان کا نام بھی اس میں شامل ہے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** رانا محمد اقبال خان! میں نے محترمہ کا نام بول دیا ہے اس کے بعد ان کو موقع دے دیتے ہیں۔

**رانا محمد اقبال خان:** جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، محترمہ!

**محترمہ راحیلہ نعیم:** جناب سپیکر! شکریہ۔ ہمارے ممبران کی جو اکثریت بجٹ کی بہت ساری speeches کے اندر ہیلتھ کے issues کو لے کر بات کرتے رہے اور آج جب ہم یہاں پر بجٹ دیکھ رہے ہیں تو 141۔ ارب 77 کروڑ 16 لاکھ 61 ہزار روپے مانگے جا رہے ہیں پنجاب میں ہیلتھ سروسز کے لئے تو میں یہاں پر ایک ذکر ضرور کرنا چاہوں گی کہ آپ تو پہلے سے ہی 200 فیصد ادویات میں اضافہ کر چکے جس کی بار بار نشاندہی کرنے پر سپریم کورٹ کی مداخلت کرنے پر بھی آپ اُس کی ادویات کی قیمتوں میں کمی نہیں لا سکے جس کا اثر عام عوام پر گیا ہے۔

جناب سپیکر! آپ بار بار بات کرتے ہیں کہ ہم عوام کے ریلیف کے لئے کام کر رہے ہیں تو جب اُس کے اوپر بات کی جائے کہ یہ بجٹ جو پنجاب کی ہیلتھ سروسز کے اوپر ہے تو اُس کو ریلیف دینے کے لئے تو یہی بات تھی کہ آپ ادویات کی قیمتوں کو کنٹرول کرتے، ہسپتالوں میں فری ادویات مہیا کرتے۔ آج پاکستان اور پورے پنجاب کے لوگ سب سے زیادہ اس وجہ سے suffer

کر رہے ہیں کہ انہیں فری ادویات حاصل نہیں ہیں۔ میاں محمد شہباز شریف کے دور میں سرکاری ہسپتالوں میں یہ سہولتیں تھیں اور تمام ٹیسٹ فری کئے جاتے تھے آج آپ جا کر دیکھیں تمام سرکاری ہسپتالوں پر یہ قدغن لگا دی گئی ہے اور کہیں پر بھی فری ٹیسٹ میسر نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! اہم بات یہ ہے کہ جب لوگ ہسپتالوں میں اپنے علاج معالجے کے لئے جاتے ہیں تو ان کے ہاتھ میں ادویات کی ایک لمبی لسٹ تھما دی جاتی ہے کہ وہ باہر سے خرید کر لائیں۔ مجھے بتائیں کہ پھر کیسے اِن کو اتنا بڑا بجٹ دینے کی اجازت دی جا سکتی ہے؟ انہوں نے ہمارے دور کے وہ بجٹ جو ہم نے ہیلتھ کے لئے رکھے تھے اس سے بھی کٹوتی کر کے کم بجٹ مانگ رہے ہیں اور دوسری طرف یہ ہسپتال بھی مانگ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ جب پرانے ہسپتالوں کی ایمرجنسی میں بچے فوت ہو رہے ہیں تو اِن کے نئے ہسپتال کہاں سے بنیں گے؟ آپ فیصل آباد چلے جائیں، چنیوٹ چلے جائیں اور ساہیوال چلے جائیں وہاں ہیلتھ facilities نہ ہونے کے برابر ہیں تو یہ کس لئے اتنا بجٹ مانگ رہے ہیں؟ ہمیں تو یہ بات سمجھ نہیں آتی۔

جناب سپیکر! سب سے اہم بات یہ ہے کہ کینسر کی ادویات کو فری کیا گیا تھا وہ سہولت بھی انہوں نے بند کر دی ہے پھر انہوں نے اتنے اخراجات کہاں کرنے ہیں؟ پہلے ہی انہوں نے بجٹ میں کٹوتی کر دی ہے اور دوسری طرف کہہ رہے ہیں کہ ہم بہت سارے ہسپتال بنانے کے لئے جا رہے ہیں۔ نہ جانے یہ کون سے وژن کی پیروی کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر! ایک طرف ہم بات کرتے ہیں کہ عوام کو ریلیف کیسے ملے گا دوسری طرف ان کے عجیب وغریب نعرے شروع ہو جاتے ہیں۔ آج بھی ہم یہاں پر کھڑے پنجاب کے عوام کے درد اور ان کی سسکیوں کی آواز بلند کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جس قسم کی انہوں نے بجٹ کے اندر کٹوتی کی ہے، یہ تو غریب عوام کو مارنے کے لئے پیسے مانگ رہے ہیں کیونکہ انہوں نے کہیں پر بھی ہیلتھ services دی ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! مجھے بتائیے کہ یہ ہیپاٹائٹس کا علاج کس طرح سے کرنے جا رہے ہیں، اس کے لئے کیا allocate کیا ہے؟ لاہور کے مضافات میں جو ہسپتال موجود ہیں یہ وہاں آٹھ مہینوں میں سٹاف مہیا نہیں کر سکے اور ہسپتال والے مریضوں کو بڑے ہسپتالوں میں refer کر رہے ہیں۔

آپ کے ہمسائے میں میو ہسپتال موجود ہے اس کی ایمر جنسی میں اور وارڈ میں AC کی سہولت میسر نہیں ہو پا رہی ہے، یہ ان کو facilitate نہیں کر پا رہے ہیں، ادویات نہیں دے پا رہے ہیں، زچہ بچہ کی سہولتوں کے لئے فقدان پیدا کرتے جا رہے ہیں تو ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ انہیں یہ بجٹ کیوں دے دیا جائے؟ یہ جتنا بجٹ مانگ رہے ہیں تو یہ لوگوں کو کیا سہولیات دینے جا رہے ہیں ہمیں اس کے بارے میں بھی تفصیلات بتائی جائے؟ ادویات کی خریداری کے لئے لوگوں کا خون چوسا جا رہا ہے اور یہ ان کے درد کی باتیں صرف ٹاک شوز، جلسوں یا کنٹینروں پر کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے ٹیکس اکٹھا کرنے کی مد میں ادویات کے چکر میں غریب عوام سے پیسے اینٹھ لئے ہیں۔ انہوں نے کن لوگوں کو مستفید کرنے کے لئے ادویات مہنگی کی ہے؟ سپریم کورٹ کی مداخلت کے باوجود بھی یہ ادویات کی قیمتوں کو کنٹرول نہیں کر سکے۔ یہاں پر زچہ بچہ کی باتیں کی جاتی تھیں، تمام فری ہیلتھ سروسز موجود تھیں، ایمبولینس دور دراز علاقوں میں جا رہی تھی اور ہماری قابل احترام منسٹر صاحبہ نے ان کا افتتاح دوبارہ سے کر دیا۔

جناب سپیکر! ان وجوہات کی بنا پر میں آپ سے request کرتی ہوں کہ ہیلتھ کے بجٹ میں کمی کر کے اس کو ایک روپیہ کر دیا جائے۔ بہت شکریہ

**جناب ڈپٹی سپیکر:** بہت شکریہ۔ جناب مظفر علی شیخ!

**جناب مظفر علی شیخ:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! اس دفعہ ہیلتھ کے بجٹ میں 141.77۔ ارب روپے سے زائد کی جو allocation ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس سلسلہ میں عرض کروں گا کہ جو میاں محمد شہباز شریف کے reforms تھے ابھی تک یہ وہی سلسلہ چلا آ رہا ہے۔ میں آپ کے توسط سے ہیلتھ منسٹر صاحبہ سے یہ پوچھنے کی جسارت کروں گا کہ کون سی ایسی ہیلتھ کے سلسلہ میں دودھ اور شہد کی نہریں بہنا شروع ہو گئی ہیں جن سے میرے جیسا حقیر آدمی بھی شفاء یاب ہو سکے؟ چلیں نہریں تو دور کی بات ہے ایک آدھ نالی کا ہی ذکر فرما دیں جس سے میں تھوڑا سا پانی پی کر اپنے آپ کو صحت مند کہہ سکوں۔

جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحبہ بخوبی جانتی ہیں کہ انسانی زندگی کے اندر چار بڑی ایمرجنسیز ہیں۔ پہلے نمبر پر ٹراماٹالوجی، دوسرا زچگی کے دوران اموات، تیسرا MI یعنی ہارٹ اٹیک اور چوتھے نمبر پر جو آج کل پاکستان اور خاص طور پر پنجاب کے اوپر طاری ہے وہ ہے ہیپاٹائٹس بی اور سی۔

جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری اپنی ذاتی ریسرچ ہے جو میں نے 1993 میں کی تھی۔ اس میں ورلڈ آرگنائزیشن، آغا خان یونیورسٹی اور امریکہ نے تعاون بھی کیا تھا۔ اس مرض میں 10 فیصد سے زیادہ کی آبادی مبتلا ہو چکی ہے۔ جو اُس وقت ہیپاٹائٹس کے مریض تھے آج بے چارے اس سٹیج پر پہنچ چکے ہیں کہ ان کو لیور ٹرانسپلانٹ کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنے کی جسارت کروں گا کہ اتنی بڑی ایمرجنسی کہ ایک منٹ میں بندہ upper GI bleeding سے اچانک موت کا شکار ہو جاتا ہے اس کے گھر والوں، اس کے لواحقین کو اور اس مریض کو بچانے کے لئے ہیپاٹائٹس کے سلسلہ میں کیا progress ہوئی ہے؟ PKLI جو میاں محمد شہباز شریف نے ایک state of the art ادارہ بنایا تھا اس کو بھی تنازعہ کا شکار کر دیا گیا، وہاں کے ڈائریکٹر ڈاکٹر سعید صاحب جو امریکہ سے آئے تو آپ سب کو معلوم ہے کہ کس بناء پر اس شخصیت کو بھی controversial بنا دیا گیا۔ اس کے پیچھے vested interest تھے جو آج پورے ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ ادارہ جو اتنی انوسٹمنٹ کے ساتھ بنایا گیا تھا اس کو بہتر کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے؟ 8، 9 چھوڑ کر 10 ہسپتال مزید بنا لیں لیکن جب تک ہمارے معاشرے میں cleanliness نہیں آئے گی، preventable diseases جن کا ہمارے معاشرے پر 35 فیصد سے زیادہ کا بوجھ ہے جب تک وہ prevent نہیں کی جائیں گی یہ ہسپتال اسی طرح سے بھرتے رہیں گے۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سلسلہ میں آپ نے بجٹ میں کیا allocation کی ہے، میڈیسن کی کوالٹی improve کرنے کے لئے کیا allocate کیا گیا ہے؟ میاں محمد شہباز شریف نے تحصیل اور ڈسٹرکٹ لیول پر computerize documentation کر دی ہے آپ اس کو لے کر آگے چلئے۔ اس وقت انگلینڈ میں سب سے بڑا فلاحی منصوبہ جس کو وہ لے کر دنیا میں بھاگتے پھرتے ہیں وہ NHS ہے۔ یہ وہ فلاحی منصوبہ ہے جو دنیا میں تیسرے نمبر پر

سب سے زیادہ employees رکھتا ہے۔ ڈاکٹر صاحبہ بھی انگلینڈ کی پڑھی ہوئی ہیں اور میں بھی انگلینڈ کا پڑھا ہوا ہوں ہمیں پتا ہے کہ وہاں پر اگر ایک آدمی پر ایک ارب روپیہ بھی خرچ ہونا ہو تو اس کو لاچار نہیں چھوڑا جاتا۔

جناب سپیکر! یہاں پر میں دیکھتا ہوں کہ ہسپتالوں میں ایک سٹریچر پر دل کے دو دو مریض لیٹے ہوئے ہیں، ان کے ہارٹ اٹیک کا علاج وہیل چیئر پر ہو رہا ہے، برآمدوں میں زچگیاں ہو رہی ہیں اور درجنوں کے حساب سے بچوں کی کسی نہ کسی ہسپتال میں death ہو رہی ہیں۔ کس سلسلہ میں یہ بجٹ مانگا جا رہا ہے، یہ اس کا کیا کریں گے؟

جناب سپیکر! میں ہیلتھ منسٹر صاحبہ سے یہ التجا کروں گا کہ:

بے نیازی حد سے گزری بندہ پرور کب تلک
آپ کہیں گے حال دل ہم کہیں گے کیا

جناب سپیکر! اس طرح کی چکنی چوپڑی باتوں سے عوام کو ریلیف نہیں ملتا۔ دوائیوں کی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ، ہسپتالوں میں پہلے سے موجود سہولتوں کی کمی یہ اس بات کا متقاضی ہیں کہ ان پر کیوں اعتبار کیا جائے؟ ان کو 141۔ارب روپیہ کیوں دے دیں تاکہ یہ جن سہولتوں کو پہلے ہی curtail کر چکے ہیں یہ ان پیسوں سے مزید curtail کر دیں؟ یہ پیسا مانگ رہے ہیں یہ ہمیں show تو کریں کہ ہم وہ امین ہیں جو اس پیسے کا صحیح استعمال کریں گے۔

جناب سپیکر! ان کے اندر اتنی ability ہی نہیں ہے، پچھلے سال بھی ان کا تقریباً 20۔ارب روپے کا بجٹ lapse ہوا ہے اور اس دفعہ میں پورے یقین کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ 141۔ارب روپے سے زائد کا جو بجٹ ہے وہ تقریباً چالیس فیصد lapse ہو جائے گا۔ یہ 9 ہسپتالوں کے نام لے رہے ہیں جس طرح پہلے سے میرے مقرر نے فرمایا کہ کہاں ہے ان کے پاس زمین، کہاں ہے ان کا PC-I، کہاں ہے ان کی feasibility؟ یہ بالکل صحیح فرما رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اسی کے بعد یہ عرض کروں گا کہ یہ سارے کام ہمیشہ joint efforts سے ہوتے ہیں۔ اگر آپ یہ کہیں ناں کہ آپ ہی اکیلے ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا لیں گے تو وہ آپ سے بننے والی نہیں اور یہ مختلف واقعات سے ثابت ہو چکا ہے۔ انہوں نے ہیلتھ سسٹم کیا improve کیا ہے، ابھی چلے جائیں کیونکہ میرا شہر حافظ آباد ہے اور مجھے پتا ہے کہ میں اس کو proto بنا کر سارے

ضلعوں اور سارے شہروں کی مثال دے سکتا ہوں۔ آپ کے ایم این اے اور ایم پی اے غلط پرچے کٹوانے کے لئے وہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک CMO جب غلط پرچہ کاٹتا ہے تو اس کی سزا بے گناہ انسان کو سپریم کورٹ تک بھگتنا پڑتی ہے۔ انہوں نے ہیلتھ کو الٹی improve کرنے کے لئے کیا ہے اور وہاں پر کیا چیک ہے کہ لوگوں کو صحیح انصاف مل سکے؟

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں آپ کے توسط سے اور بھی گزارش کروں گا کیونکہ ان کا شعبہ گائنی کا ہے۔ اب ہمارے پاس دو سسٹم کام کر رہے ہیں، ایک رورل ہیلتھ سنٹر اور بی ایچ یو کا ہے اور ایک ٹی ایچ کیو اور ڈی ایچ کیو کا ہے ان دونوں کو آپس میں علیحدہ کیا ہوا ہے تو کیا یہ integrate کر کے جہاں پر گائنی اور Obs کی سہولتیں چھوٹے بی ایچ یو یا آر ایچ سی میں نہیں ہیں، اگر ان کو integrate کر دیا جائے تو وہاں سے گائنا کالوجسٹ لے کر تو کیا ہم موبائل یونٹ کے طور پر وہاں کے لوگوں کی مشکلات کو address نہیں کر سکتے تو یقیناً کیا جا سکتا ہے، کیا اس سلسلے میں بھی سوچا گیا ہے؟

جناب سپیکر! اس کے علاوہ اور بہت سارے سیکٹرز ہیں جو میں چاہوں بھی تو اتنی مختصر تقریر میں بیان نہیں کر سکتا لیکن میں یہ آپ کے ساتھ ہمدردی کرتے ہوئے یہ بات کر رہا ہوں کہ ڈاکٹر صاحبہ ایک ڈاکٹر ہیں، آپ ایک انقلابی لیڈر رہی ہیں، آپ PMO کی نہ صرف جنرل سیکرٹری رہی ہیں بلکہ اس کو آپ نے preside بھی کیا ہوا ہے اور اس کی لیڈر رہی ہیں۔ آپ کی ڈاکٹرز کمیونٹی suffer کر رہی ہے، ہیلتھ سسٹم میں تین stakeholders ہیں، ایک سب سے پہلا مریض ہوتا ہے، دوسرا ڈاکٹر ہوتا ہے اور تیسرا ہیلتھ سسٹم ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! آپ یہ دیکھیں کہ ان کی improvement کے لئے آپ کیا کر رہی ہیں؟ آپ کو کرنا پڑے گا اور آپ کو ان پانچ سالوں میں اس کو آگے لے کر جانا پڑے گا۔ یہ آپ نہ کریں کہ یہ میاں محمد شہباز شریف کا منصوبہ ہے اس لئے اس کو التواء میں ڈال دیا جائے۔ آپ اس کو لے کر آگے بڑھیں، آپ تو روایات کی امین بننے کے لئے آئی ہیں، آپ کا یہ دعویٰ ہے لیکن آپ کے سارے دعوے آپ کے کام کی نفی کر رہے ہیں۔ آپ پڑھی لکھی ہیں آپ اس کو لے کر چلیں، وہ چھوڑیں جو پچھلی باتیں ہو چکی ہوئی ہیں۔ ہم سب نے مل کر اپنی عوام کو سہولت دینی ہے۔ پنجاب کا 11 سے 12 کروڑ آدمی suffer کر رہا ہے، لوگوں کو سہولتیں میّسر نہیں ہیں، میں تب مانوں

گا جب آپ کا ہیلتھ سسٹم improve کر چکا ہو گا جب ایک بازار میں چلتا ہوا یا کہیں جھونپڑی میں پڑا ہوا بکھی واس اس کو بھی اگر لیور ٹرانسپلانٹ کی ضرورت پڑتی ہے تو گورنمنٹ اس کو چھاتی سے لگا کر کہے کہ آپ میری امانت ہیں، آپ میرے پاکستانی ہیں، آئیں میں آپ کا لیور ٹرانسپلانٹ کرتا ہوں اور آپ کا کڈنی ٹرانسپلانٹ کرتا ہوں تو کیا ان کے پاس ان باتوں کا جواب ہے؟ اگر نہیں ہے تو کس لئے ہم یہ 141-ارب روپیہ ضائع کریں تو میری آپ سے استدعا ہے کہ اس بجٹ کو کم کر کے ایک روپیہ کریں تاکہ ان کا بھی بھلا اور ہمارا بھی بھلا ہو۔ بہت شکریہ

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، جناب مناظر حسین رانجھا!۔۔۔ موجود نہیں ہیں، رانا منور حسین!۔۔۔ موجود ہیں۔

**جناب محمد اشرف رسول:** جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، No point of order. آپ تشریف رکھیں۔ چودھری افتخار حسین چھچھر!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

**جناب خلیل طاہر سندھو:** جناب سپیکر! وہ نماز پڑھنے گئے ہیں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** سارے نماز پڑھنے گئے ہیں۔ جناب محمد طاہر پرویز!

**جناب محمد طاہر پرویز:** جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ محکمہ صحت کے لئے مطالبہ زر نمبر 21016 میں 141-ارب 77 کروڑ 16 لاکھ اور 61 ہزار روپے مانگے گئے ہیں۔ محکمہ صحت کی یہ رقم کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے کیونکہ تبدیلی سرکار نے حکومت میں آتے ہی غریب آدمی کا علاج کروانا بھی مشکل کر دیا ہے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** ویسے آپ چیئر سے اجازت لے کر read کر سکتے ہیں۔ آپ پہلے اجازت لے لیں اس کے بعد read کر لیں۔

**جناب محمد طاہر پرویز:** جناب سپیکر! read کرنے کی اجازت ہے؟

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، اجازت ہے۔

**جناب محمد طاہر پرویز:** جناب سپیکر! حکومت نے ادویات کی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ کر دیا ہے۔ عوام کی جیبوں پر ڈاکا ڈالا جا رہا ہے۔ کیا کوئی حکومتی ذمہ دار ادوایات ساز کمپنی اور بر آمد کنند گان سے یہ پوچھنے کی جسارت کرے گا کہ وہ کون سی وجوہات ہیں جن کی بناء پر ادویات کی قیمتوں میں100سے لے کر250فیصد تک اضافہ کیا گیا ہے۔اب-/50روپے والی گولی کی قیمت -/100روپے سے تجاوز کر گئی ہے۔

جناب سپیکر! عوام اتنا حق ضرور رکھتے ہیں کہ وہ پوچھ سکیں کہ ایسا کیا ہوا ہے کہ ادویات کی قیمتوں میں اتنا زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ کیا خام مال کی قیمتیں دُگنی ہو چکی ہیں یا حکومت نے بر آمدی خام مال پر ڈیوٹی اور ٹیکس دُگنے کر دیئے ہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ مقامی لاگت میں یکایک کئی گناہ اضافہ ہو گیا ہو؟ ویسے تو ہم بھارت سے ہر چیز کا مقابلہ کرتے ہیں کبھی فرصت نکال کر پاکستان اور بھارت میں ادویات کی قیمتوں کا بھی جائزہ لے لیں یقیناً اسی میدان میں بھی ہم بھارت سے بہت آگے ہیں کیونکہ انڈیا میں ادویات کی قیمتیں پاکستان سے بہت کم ہیں۔

جناب سپیکر! ہسپتالوں کی حالت زار دیکھ لیں کہ وہاں مریض علاج معالجہ کے لئے رُل رہے ہیں۔ ڈاکٹرز ہڑتال پر ہیں، حکومت ڈاکٹرز کے مطالبات ماننے کے لئے تیار نہیں، ان کی تنخواہوں میں اضافہ تک نہیں کیا گیا اور جو پانچ فیصد اضافہ ہوا ہے وہ بھی انکم ٹیکس کی نذر ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ محکمہ صحت کا مطالبہ زر کم کر کے ایک روپیہ کر دیا جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فیصل آباد کے اندر الائیڈ ہسپتال اور ڈی ایچ کیو جس کو ہم سول ہسپتال فیصل آباد بولتے ہیں اس کے علاوہ ایک نئے ہسپتال کی جو تعمیر میاں محمد شہباز شریف کے دور میں ہوئی تھی اس کے لئے پچھلے سال ہم نے کوئی 22 کروڑ روپے کی رقم رکھی تھی لیکن وہ پیسے بھی utilize نہیں کئے جا سکے۔ اسی طرح الائیڈ ہسپتال کی جو extension ہونی تھی اس کے لئے پیسے رکھے گئے تھے لیکن وہ پیسے بھی utilize نہیں کئے جا سکے اور اس ہسپتال میں بھی ایمر جنسی کی extension نہیں کی ہو سکی۔ اسی طرح سول ہسپتال میں جو وارڈوں کی extension ہونی تھی اس میں بھی کوتاہی سے کام لے گیا، وہ پیسے بھی utilize نہیں ہو سکے تو میری وزیر خزانہ سے یہ گزارش ہو گی کہ کس لئے 141- ارب اور 77 کروڑ روپے کی اتنی بڑی رقم یہاں ہاؤس کے اندر

پیش کی گئی اور یہ کس لئے رکھنی ہے؟ جبکہ پچھلے پیسے بھی utilize نہیں ہو سکے تو میری استدعا ہے کہ اس رقم کو ختم کر کے ایک روپیہ کر دیا جائے۔ بہت شکریہ

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، جناب طارق مسیح گل!

**جناب طارق مسیح گل:** جناب سپیکر! شکریہ۔ اگر میں معذرت کے ساتھ یہ کہوں کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو مجھ سے پہلے خواجہ عمران نذیر کو موقع دیا جائے تو میں آپ کا شکر گزار رہوں گا۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** وہ اپنی باری کا wait کر رہے ہیں۔ وہ مجھے خود ہی کہہ کر گئے تھے کہ نماز پڑھنے جا رہا ہوں۔

**جناب طارق مسیح گل:** جناب سپیکر! آج شروع کرتا ہوں اس نام سے جو کہتے ہیں کہ دیکھ میں جلد آنے والا ہوں اور ہر کام کے موافق دینے کے لئے اجر میرے پاس ہے۔ میں آج وزیر صحت سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو ایک کھرب 41۔ ارب 77 کروڑ 16 لاکھ اور 61 ہزار کا اتنا بڑا بجٹ صحت کے محکمہ کے لئے مانگ رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں آج زیادہ لمبی چوڑی تقریر نہیں کروں گا آپ مجھے صرف اتنا بتا دیں کہ آپ اتنا بجٹ کس کے لئے مانگ رہی ہیں؟ ہر ہسپتال کو تو پرائیویٹ کیا جا رہا ہے، صحت کے محکمے میں تو ہر شخص کو پرائیوٹائزیشن کے اداروں میں ڈالا جا رہا ہے۔ جب ہسپتال جاتے ہیں تو کوئی دوائی نہیں، جب ہسپتال جاتے ہیں تو ڈائیلسز کے مریض سیڑھیوں پر بیٹھ کر ہمیں بد دعائیں دے رہے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں تک کہ ممبران صوبائی اور قومی اسمبلی کو بھی ادویات نہیں مل رہیں لیکن آپ ادھر کھرب روپے تک کی رقم مانگ رہے ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں لگ رہی کہ آپ اتنا بڑا بجٹ کس لئے مانگ رہے ہیں؟ قائد محترم میاں محمد شہباز شریف کی حکومت میں ہیلتھ کے بجٹ میں 525 فیصد تک اضافہ کیا گیا لیکن اب یہ بجٹ خسارے میں جا رہا ہے اور اسے کم سے کم کر کے پیش کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! ہماری تو سمجھ سے بھی باہر ہے کہ یہ بجٹ کس لئے مانگا جا رہا ہے؟ ادویات تو مل نہیں رہیں، میڈیکل سٹور والے بددعائیں دے رہے ہیں، جو دوائی -/2 روپے کی تھی وہ آج -/12 روپے کی ہو گئی ہے۔ مہنگائی کا انبار لگا دیا گیا ہے، لوگ پریشان ہیں، گھر گھر ماتم ہو رہا ہے لیکن جیسے آپ پہلے کنٹینر پر باتیں کرتے رہے اب حکومتی بنچوں پر بیٹھ کر بھی وہی کنٹینر والی بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے اس بات کے لئے پُر زور اپیل کرتا ہوں کہ یہ سارا بجٹ جس کے بارے میں کسی کو نہیں پتا کہ آپ نے کہاں لگانا ہے اسے ختم کر کے اس کی رقم ایک روپیہ رکھ دی جائے تاکہ غریب عوام جس طریقے سے بھی جی رہی ہے انہیں جینے تو دیا جائے۔ آج ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس کے مریض تڑپ رہے ہیں پہلے ان کے سارے ٹیسٹ مفت میں ہوتے تھے لیکن اب جب وہ چیک اپ کے لئے جاتے ہیں تو انہیں لیب کے اندر جانے سے پہلے یہ کہا جاتا ہے کہ -/1200 روپے لے کر آئیں۔

جناب سپیکر! میں خود ایک مریض کے ساتھ گیا تو انہوں نے کہا کہ فیس دیں میں نے کہا کہ پہلے تو ہم نے کبھی فیس جمع نہیں کرائی تو انہوں نے کہا کہ پہلے اور بات تھی لیکن اب عمران خان کی حکومت ہے، اب نیازی کی حکومت ہے اس لئے اور بات ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ اتنی بڑی رقم کس لئے مانگ رہے ہیں؟ دوائیاں تو ہسپتالوں میں نہیں ہیں لوگ پریشان ہیں لہٰذا اس ساری رقم کو ختم کر کے اس کا بجٹ صرف ایک روپیہ کر دیا جائے۔ بہت بہت شکریہ

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جناب عبدالرؤف مغل!

**جناب عبدالرؤف مغل:** جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ہیلتھ سروسز کی رقم کی جو ڈیمانڈ ایک کھرب 41۔ارب 77 کروڑ 16 لاکھ 61 ہزار روپے بسلسلہ مد مطالبہ زر نمبر PC21016 **"خدمات صحت"** طلب کی گئی ہے اس کو کم کر کے ایک روپیہ کر دیا جائے۔"

جناب سپیکر! میں اس بابت مجموعی طور پر بات بعد میں کروں گا لیکن پہلے گوجرانوالہ کے بارے میں بات کروں گا کہ گوجرانوالہ ایک ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے وہاں کے لئے جو روٹین میں تین قسطیں جاری کی جاتی تھیں اس میں تیسری قسط جو فروری میں جاری کی جاتی تھی وہ آج تک نہیں دی گئی اور وہ فائلوں اور correspondence کے چکر میں ہے اور محکمہ لیت و لعل سے کام لے رہا ہے۔ مریضوں کو 60 فیصد ادویات دی جارہی ہیں چونکہ ان کے پاس بقیہ ادویات نہیں ہیں اس لئے وہ پرچیاں لکھ لکھ کر دے رہے ہیں جس سے غریب آدمی کے لئے باہر سے ادویات خریدنا مشکل ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر صحت سے گزارش کروں گا کہ تیسری قسط جو فروری میں جاری کی جاتی تھی باخداوہ آج ہی جاری کرادیں۔

جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ missing facilities for District Head Quarter Hospital Gujranwala کے لئے 1575 ملین روپے کی بہت بڑی رقم درکار تھی لیکن اس میں سے صرف 500 ملین روپے کی allocation کی گئی ہے جس سے اس ہسپتال کی missing facilities پوری نہیں کی جا سکتیں۔ اگر اس رقم کو بڑھا دیا جائے تو جو عمارت اس ڈی ایچ کیو کے لئے بن چکی ہے اس کا بہتر مصرف ہو جائے گا اور لوگوں کو outdoor کی facilities مل سکیں گی۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر صحت کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آپ نے نرسنگ سکولز کو اپ گریڈ کرنے کے لئے ایک پروگرام دیا ہے جس کے تحت انہیں کالج کی شکل دی جائے گی اور دو سال کے کورس کو چار سال کا کورس کیا جائے گا تاکہ نرسنگ سٹاف بہتر طور پر equip ہو سکے اور اپنی صلاحیتوں کو بہتر کر سکے۔ یہ 1000 ملین روپے کا پروگرام ہے لیکن estimated cost میں صرف 2 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ تو اسی طرح ہے جس طرح کالا باغ ڈیم کے لئے ہر سال تھوڑی سی رقم رکھ دی جاتی ہے تاکہ پتا چلے کہ وہ alive ہے وہ کسی وقت بنے گا۔ کب بنے گا یہ کوئی پتا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ اگر پنجاب حکومت اس میں مخلص ہے اور فوری طور پر نرسنگ سٹاف کی اپ گریڈیشن چاہتی ہے تو اس کے لئے معقول رقم رکھی جائے تاکہ اداروں کی عمارات تعمیر ہو سکیں اور پورے پنجاب کو بہتر طور پر یہ سہولت مہیا کی جا سکے۔

جناب سپیکر! میں مختصر بات کرتے ہوئے گزارش کروں گا کہ جب آپ نے تین تین ہزار ملین روپے وزیر اعلیٰ کی صوابدید پر رکھ دیئے ہیں اگر ان کی بجائے وہ رقم ان مدات میں جاری کی جائے تاکہ جو پروگرام بن چکے ہیں، جو بہتری اور ڈویلپمنٹ کے کاموں کے پروگرام وضع ہو چکے ہیں انہیں عملی شکل دی جا سکے۔

جناب سپیکر! میں چاہوں گا کہ وزیر خزانہ اس معاملے میں ذاتی توجہ دیں اور وہ معاملات جن میں ان کے PC-I اور باقی ساری تفصیلات طے ہو چکی ہیں انہیں معقول مقدار میں رقومات جاری کریں تاکہ ان پر عملدرآمد ہو سکے۔ شکریہ

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، ملک محمد احمد خان!

**ملک محمد احمد خان:** جناب سپیکر! شکریہ۔ گزارش ہے کہ ہیلتھ میں ایک بڑا ambitious plan ہے لیکن ground reality سے تھوڑا سا divorced ہے، suggest یہ کیا جا رہا ہے کہ اتنے نئے ہسپتال ہوں گے، suggest یہ کیا جا رہا ہے کہ human factor پر spending تھی اس میں ایک بڑا pillar تھا کہ تحریک انصاف کا یہ بنیادی نظریہ تھا اور پچھلے پانچ سالوں میں ان کی جتنی campaign تھی وہ یہ تھی کہ لوگوں کی صحت پر خرچ کرنا بنیادی طور پر انسانی ترقی دینے کی بات ہے جب تک صحت نہیں دے پائیں گے آگے بات نہیں ہو گی۔ یہ کہتے تھے کہ کوئی infrastructure other than hospitals and schools وہ کسی صورت، کسی ترقی کی شرح پر کچھ بھی بات کرنا بے معنی ہے جب تک کہ صحت اور تعلیم پر ایک خطیر رقم خرچ نہیں کی جائے گی۔ اگر آج two percent of the budget تعلیم یا صحت پر خرچ ہوتا ہے تو اسے 4 فیصد پر جانا چاہئے یعنی کم از کم ہم اس کو double کریں۔

Mr Speaker! I failed to see that increase which was promised by the PTI political party but PTI government has slept over it

جناب سپیکر! مجھے پولیٹیکل پارٹی تحریک انصاف کی طرف سے کی گئی وہ بات کہیں پر نظر نہیں آ رہی۔

جناب سپیکر! وزیر خزانہ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ ان کی حکومت اس سال 9 نئے ہسپتال تعمیر کرنا چاہتی ہے لیکن حقائق کو ignore کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ پچھلے دور حکومت میں کوئی نیا ہسپتال نہیں بنایا گیا۔ میں کوئی comparison نہیں کرنا چاہتا کیونکہ مجھے as a reality پتا ہے کہ ہمارے دور حکومت میں 14 یا 15 نئے ہسپتال تو صرف لاہور کے اندر بنائے گئے تھے۔ اس کے علاوہ بھی صوبہ پنجاب میں بہت سے نئے سپیشلائزڈ اور جنرل ہسپتال بنائے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اصل حقائق کو جانتا ہوں اس لئے میں کوئی موازنہ کرتا اور نہ ہی کوئی comparison draw کرتا ہوں لیکن اتنا ضرور عرض کروں گا کہ پی ٹی آئی کی حکومت نے صحت کے شعبہ کی جانب وہ توجہ نہیں دی جس کا انہوں نے حکومت میں آنے سے پہلے وعدہ کیا تھا۔ میں انہی الفاظ میں اس بات کو سامنے رکھوں گا جو پچھلے پانچ سال تحریک انصاف کی طرف سے drum beating کی جاتی رہی اور شاید کہیں نہ کہیں یہ حقیقت پر مبنی تھی۔

جناب سپیکر! میں اس حقیقت سے انکار نہیں کرتا۔ میں آج بی ایچ یو کے اندر اس صحت کی سہولت کو مانتا ہوں جو کہ کسی بھی حکومت کا دینا فرض ہے۔ آج آر ایچ سی کے اندر اس بنیادی صحت کی سہولت کو مانتا ہوں جو کہ کسی بھی حکومت کا دینا فرض ہے۔ آج میں ڈی ایچ کیو کے اندر ان تمام ڈاکٹرز کی appointments کو مانتا ہوں جو کہ کسی حکومت کا دینا فرض ہے۔

جناب سپیکر! میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ brain drain نہ ہو، میں مانتا ہوں کہ قابل ڈاکٹرز اس ملک سے باہر نہ جائیں۔

جناب سپیکر! میں مانتا ہوں کہ اس ملک کے اندر صحت کے شعبہ کے لئے اتنی خطیر مختص کی جائے کہ یہاں سے ڈاکٹرز نکل کر بیرون ملک USMLE یا کوئی اور امتحان دینے نہ جائیں، وہ یہیں پر رہیں کیونکہ تحریک انصاف کی طرف سے پچھلے پانچ سال یہی کہا جاتا رہا ہے۔ تحریک انصاف کی طرف سے یہ کہا جاتا رہا کہ ڈاکٹرز بروقت نہیں آتے، professionals نہیں ہیں اور specialists doctors دیہاتی علاقوں میں جا کر کام نہیں کرنا چاہتے۔ They don't like to go and serve in rural areas. میری یہ دقت ہے کہ جب میں ان specialists

اس لئے میں یہاں پر کیوں کام کروں؟ وہ professionals ہیں اور میں انہیں زبردستی پابند کر کے کھینچ کر لانے کی کوشش کرتا ہوں تو YDA والے ہڑتال کر دیتے ہیں۔ کیا تحریک انصاف کی اس ایک سال کی حکومت میں circumstances change ہو گئے ہیں؟ I failed to see that. مجھے تو کوئی تبدیلی نظر نہیں آئی بلکہ آج ہسپتال اس سے بُرے حالات میں ہیں۔ پہلے ہسپتالوں میں مریضوں کو ادویات ملتی تھیں لیکن اب ندارد ہیں۔ آج ہسپتالوں کے اندر اسپرین اور ڈسپرین تک میسر نہیں ہے تو اس بارے میں تحریک انصاف کی حکومت کیا کہتی ہے؟

doctors کو دیہی علاقوں میں بُلاتا ہوں تو وہ کہتے ہیں I get very well pay abroad.

جناب سپیکر! یہاں پر IDAP کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا گیا تھا۔ The previous government actually realized that fact. ہماری حکومت نے اس بات کو realize کر لیا تھا کہ جب تک ہم موجودہ ہسپتالوں کو revamp نہیں کریں گے اس وقت تک حالات بہتر نہیں ہو سکیں گے۔ ہم PKLI، طیب اردگان ہسپتال یا نشتر-II ہسپتال بنا لیں لیکن جب تک ہم ان basic hospitals کو revamp نہیں کریں گے اُس وقت تک شعبہ صحت کے حالات بہتر نہیں ہو سکیں گے۔ Revamping یہ نہیں تھی کہ ہم نے ان ہسپتالوں کی چھت پر یا باہر کی طرف گٹکا اینٹ لگا دینی تھی۔ Revamping سے مراد یہ تھی کہ تمام surgical equipment کے ساتھ ایک designed hospital کی طرز پر ان ہسپتالوں کو بنایا جائے۔ ان کے لئے ایک خطیر رقم مختص کی گئی اور اس کے لئے Infrastructure Development Authority Punjab (IDAP) کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا گیا۔ IDAP نے علامہ اقبال میڈیکل کالج سیالکوٹ کے اندر اپنے flagship project پر کام شروع کر دیا تھا۔ اس نے PKLI کو بھی undertake کیا تھا۔ ہماری حکومت کا یہ منصوبہ تھا کہ صوبہ کے چالیس ہسپتالوں کو revamp کیا جائے گا۔ وہ چالیس ہسپتال جو revamp ہو رہے تھے موجودہ بجٹ میں ان کے لئے فنڈز کہاں ہیں؟ Can I find the foot print and, where the amount is today? یہ جو چالیس ہسپتال revamp ہونے تھے میری کوئی ذاتی پراپرٹی نہیں تھی۔ اس منصوبے کے تحت جو THQ or DHQ revamp ہو رہے تھے ان کے بارے میں کوئی ان سے پوچھے گا اور کیا

8 یا 9 نئے ہسپتال بنانے سے وہ مقصد حاصل ہو سکے گا؟ Will it suffice the purpose?
میں نے ساری fault lines کو exploit کرتے ہوئے ہوئے وزیر صحت کو سُنا ہے۔
جناب سپیکر! میں نے وزیر صحت کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ ان کے selected لوگ بہتر نہیں ہیں۔ آج selected کے لفظ پر بھی اعتراض ہو رہا ہے۔ شُور مچا ہوا ہے کہ selected کا لفظ کیوں استعمال کیا جاتا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ ڈکشنری ان چیزوں کو redefine کرے گی۔
جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ حکومت تمام ہسپتالوں کے اندر 100 فیصد نہیں تو کم از کم 60، 70، 80 یا 90 فیصد اسامیوں کو fulfill کرے، اس کے لئے بجٹ بڑھائے، ڈاکٹرز کی تنخواہوں میں اضافہ کرے، ہسپتالوں کی services کے لئے بڑی رقوم مختص کی جائیں، BHU,RHC,THQ اور DHQ ہسپتالوں کو بہتر کیا جائے۔ ہماری حکومت کی طرف سے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتالوں کو revamp کرتے ہوئے ایک اچھی شکل دی جا رہی تھی ان کو abandon نہ کرے۔ Pakistan Kidney and Liver Institute(PKLI) کے لئے میں نے حکومتی بنچوں سے تعلق رکھنے والے تقریباً تمام لوگوں سے درخواست کی ہے۔ اس بات کو ایک سال ہو چکا ہے۔
جناب سپیکر! میں نے سپیکر صاحب سے بھی درخواست کی تھی۔ Sir, show me if that hospital is working today? حکومتی بنچوں سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران بھی ڈاکٹر جواد ساجد کو جانتے ہیں۔ That gentleman better than anyone else. وہ ایک کارڈیالوجسٹ ہیں اور ان کو یورالوجی ہسپتال چلانے کے لئے لگا دیا گیا۔

Mr Speaker! Can you tell me that Doctor Nasir could be taken out of Sind Institute of Urology and then things will work?

جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا for goodness sake کہ سابقا حکومت کی دشمنی میں اس حد تک نہ جائیں کہ جس سے پنجاب کی عوام کا نقصان ہو جائے۔ موجودہ حکومت کی جو چیز اچھی ہے میں اس کو تسلیم کرتا ہوں۔

Mr Speaker! I had served as a spokesperson to Shabaz Sharif. I will take the responsibility on this office failure and I will quit if he has misconceived one project with the mala-fide. I am stating on the floor of the House.

جناب سپیکر! اگر کہیں پر کوئی honest mistake ہوئی ہے تو آپ اس کو acknowledge کریں۔ اگر آپ کچھ بہتر کریں گے، عوام کی صحت کے لئے بہتر سہولتیں دیں گے، تعلیم کی سہولتیں دیں گے تو یقین کریں I will submit to you the word of honor. اور آپ کی طرف کوئی انگلی اُٹھا کر بات نہیں کر پائے گا۔ Let's call spade a spade ہم بار بار یہی بات کرتے ہیں کہ آپ ایک پارلیمانی کمیشن بنا دیں جو determine کرے کہ آیا PKLI کی ضرورت تھی یا نہیں، روزانہ کتنے لوگ ہیپاٹائٹس سے مر رہے ہیں؟ آج لاڑکانہ کے لوگوں کے بارے میں شُور کیا جا رہا ہے کہ وہ HIV یعنی ایڈز زدہ ہو رہے ہیں لیکن اگر اسی حوالے سے منڈی بہاؤالدین کا data یہاں پر پیش کیا جائے گا تو آپ حیران رہ جائیں گے اور یہ successive government کی لفاظی ہے۔ اگر آپ ہیلتھ آفیسر کو بُلائیں اور اس سے data لیں تو آپ حیران رہ جائیں گے۔ For goodness sake ہم کب تک چیخ چیخ کر یہ کہتے رہیں گے؟

جناب سپیکر! میں حکومت میں تھا تو تب بھی میرے اُوپر یہ الزام تھا کہ یہ بے لگام بولتے ہیں، حق کی بات کرتے ہیں۔ اب اگر میں حزب اختلاف میں ہوں تو اس حکومت کو کہتا ہوں کہ آج بھی وقت ہے اپنا قبلہ درست کریں۔ حکومت وہ کام کرے جو کہ public interest میں ہیں۔ حکومت ان پراجیکٹس کو کم از کم abandon نہ کرے جو کہ عوامی مفاد میں ہیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ کہوں گا کہ 70 یا 80 کے قریب ایسے منصوبے ہیں جو کہ عوامی مفاد میں ہیں میاں محمد شہباز شریف کی دشمنی میں موجودہ حکومت ان کو ختم نہ کرے۔ بہت شکریہ

**جناب ڈپٹی سپیکر:** اب خواجہ عمران نذیر بات کریں گے۔

**خواجہ عمران نذیر:** جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اَمَّا بَعْدُ۔ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کا دو دفعہ شکریہ ادا کروں گا۔ میں نے سُنا ہے کہ قومی اسمبلی میں لفظ selected کہنے پر پابندی لگ گئی ہے۔ یہاں پنجاب اسمبلی میں کسی کو کوئی selected نہیں کہہ رہا لیکن یہاں بجٹ تقریر کرنے کے حوالے سے selection ضرور ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں مزید کچھ نہیں کہنا چاہتا، اللہ تعالیٰ آپ کو زیادہ عزت دے اور میں آپ کا اب بھی شکر گزار ہوں کہ بہر حال آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دے دیا ہے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** خواجہ عمران نذیر! آپ کی اطلاع کے لئے میں کچھ پڑھنا چاہتا ہوں۔ آپ تھوڑی دیر کے لئے تشریف رکھیں۔ قاعدہ 205(1) میں کہا گیا ہے کہ:

205. Order of speeches and right of reply.-

(1) After the member who makes a motion has spoken, other members may speak on the motion in the order in which the Speaker may call upon them and if any member who is so called upon, does not speak, he shall not be entitled, except with the permission of the speaker, to speak on the motion at any later stage of the debate.

**خواجہ عمران نذیر:** جناب سپیکر! میرا خیال تھا کہ میرا نام فہرست میں موجود ہے لیکن اگر نہیں ہے تو ٹھیک ہے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** خواجہ عمران نذیر! آپ کا نام ادھر فہرست میں لکھا ہوا ہے لیکن آپ خود ہی باہر چلے گئے تھے۔ آپ نے شاید کہا تھا کہ میں نماز پڑھنے جا رہا ہوں۔

**خواجہ عمران نذیر:** جناب سپیکر! آپ نے اس وقت مجھے مائیک دینا مناسب نہیں سمجھا اور میری عادت ہے کہ میں جماعت نہیں چھوڑتا۔ میں نماز پڑھنے کے لئے گیا تھا۔ بہرحال اس بات کو چھوڑیں میں اب بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** خواجہ عمران نذیر! صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔ آپ نے صبر کیا اور اب آپ کو موقع مل گیا ہے۔

**خواجہ عمران نذیر:** جناب سپیکر! میں آپ کا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میرے بھائی وزیر خزانہ کچھ دیر پہلے تک یہاں پر تشریف فرما تھے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

**جناب چیئرمین:** جی، خواجہ عمران نذیر! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

**خواجہ عمران نذیر:** جناب چیئرمین! وزیر خزانہ ہمارے colleague رہے ہیں۔ وہ بڑا اچھے انسان ہیں۔ وہ ہماری پارٹی کا حصہ رہے ہیں۔ انہوں نے جب تقریر کی تو اس وقت شُور و غل تھا اس لئے میں اس وقت تو ان کی تقریر نہیں سُن سکا لیکن میں نے بعد میں ان کی تقریر کو غور سے پڑھا ہے۔ وہ تقریر کرتے ہوئے بڑے خوش تھے اور انہوں نے کہا کہ یہ بڑا مثالی بجٹ ہے۔ جب میں باہر گیا تو مجھے بہت سارے لوگوں نے کہا کہ آج ہماری بہن وزیر صحت بھی بڑی خوش تھیں اور انہوں نے کہا ہے کہ محکمہ صحت کا بجٹ بڑا تاریخی ہے۔ ایک اچھے منسٹر کے محکمہ کو جب زیادہ بجٹ ملتا ہے تو definitely وہ خوش ہوتا ہے۔ ہم بھی خوش ہوا کرتے تھے لیکن جب لفظ "تاریخی" کا میں نے موازنہ کیا اور بجٹ کی کتابیں دیکھیں تو مجھے احساس ہوا کہ اس میں تاریخی بجٹ والا کوئی معاملہ نہیں ہے۔ حزب اقتدار سے تعلق رکھنے والے سارے دوست بار بار یہ کہتے ہیں کہ جو ہمار آخری بجٹ تھا وہ 55 بلین روپے سے زیادہ تھا اور موجودہ بجٹ 47 بلین روپے کے قریب ہے اس لئے میری درخواست ہے کہ اس میں سے تاریخی والا لفظ ضرور ہٹا دیں لیکن پچھلے دنوں سے جو حالات و واقعات چل رہے ہیں جس طرح سے ہر چیز میں cut لگا ہوا تھا تو شاید اسی لئے یہ خوشی کی وجہ تھی کہ اس میں کوئی زیادہ cut نہیں لگا اور اللہ کرے گا کہ معاملات زیادہ اچھے طریقے سے چلیں گے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ صرف تین چار باتوں کی طرف دلانا چاہوں گا کہ یہاں پر جب کبھی اورنج لائن ٹرین کی بات ہوتی تھی تو ہم بڑا شور سنتے تھے کہ اورنج لائن ٹرین ہیلتھ کی قاتل بن جاتی تھی، کبھی کسی اور پراجیکٹ کی بات ہوتی تھی تو وہ ہیلتھ اور ایجوکیشن کی قاتل بن جاتی تھی اور ہمیں یہ لگتا تھا کہ جب نیک لوگوں کی حکومت آئے گی کیونکہ ہم تو بُرے لوگ تھے ہم چلے گئے اور خاص کر میرے بھائی میرے لئے بڑے محترم ہیں ہم شہر دار ہیں اور ہم سیاستدان ہیں ہمیں ایک دوسرے کا خیال بھی کرنا چاہئے اور ایک دوسرے کی عزت بھی کرنی چاہئے اس میں کوئی دورائے نہیں ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر مجھ سمیت کوئی ایسا نہیں کرتا تو وہ زیادتی کرتا ہے۔

جناب چیئرمین! آج ہمارے بھائی جو وزراء کرام ہیں کل ہمارے ان بنچوں پر بیٹھے ہوتے تھے تو اُن کی دُھواں دھار تقاریر سے لگتا تھا کہ سب کچھ ہی غلط ہو رہا ہے اور جب یہ آئیں گے تو سب کچھ ٹھیک ہونا شروع ہو جائے گا۔ اللہ کے فضل سے آج 99 فیصد پالیسیاں وہی چل رہی ہیں جو میاں محمد شہباز شریف کی تھیں انہوں نے اُنہی کو follow کیا ہے۔

جناب چیئرمین! اگر میں ہیلتھ کی بات کروں ابھی میرے بھائی ملک محمد احمد خان نے بڑی جذباتی باتیں کیں انہوں نے revamping کا ذکر کیا یہ میاں محمد شہباز شریف کا ہی idea تھا کہ ہم ہر وقت مریض پر کام کرتے ہیں جب کوئی شخص بیمار ہو جاتا ہے اُس کے علاج کے لئے سپیشلائز ہسپتال ہوتے ہیں وہاں اُن کا علاج کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! میں ایک مثال دینا چاہتا ہوں کہ اگر خدانخواستہ کسی کو ہیپاٹائٹس کا مرض ہو جاتا ہے، حالت بگڑ جاتی ہے اور اُس کو ٹرانسپلانٹ کرانا پڑ جائے تو وہ ٹرانسپلانٹ لاکھوں روپے میں ہوتا ہے اور اگر ہم نے اُس مریض کو ہیپاٹائٹس کے مرض میں مبتلا ہونے سے پہلے بچانا ہو تو اُس کے لئے شاید چند -/100 روپے per head درکار ہیں۔ میاں محمد شہباز شریف نے اس بات کا احساس کر لیا اور انہوں نے محکمہ صحت کو دو شعبوں میں bifurcate کر دیا ایک شعبہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر اور دوسرا شعبہ سپیشلائز ہیلتھ کیئر۔ وقت نے ثابت کیا کہ جب پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کو بنایا گیا اور preventives پر اپنا کام تیز کیا گیا تو اللہ کے فضل سے اچھے results آنا شروع ہوئے، میرے الفاظ پر غور کریں "اچھے results آنا شروع

ہوئے" کیونکہ یہ ایک ایسی پالیسی تھی کہ جب یہ پالیسی دس بیس سال چلے گی تو ہم جس ملک میں رہتے ہیں یہاں پر اس کا ground پر واضح اثر نظر آئے گا۔

جناب چیئرمین! پرائمری ہیلتھ کیئر جس کا بعد میں، میں بھی منسٹر بنا مجھے آج بھی یاد ہے کہ جب میں پارلیمانی سیکرٹری تھا تو میں نے انہی بنچوں پر کھڑے ہو کر کہا تھا کہ ہمارے BHU's میں بمشکل 27/26 فیصد میں ڈاکٹرز ہیں لیکن اللہ کے فضل سے میاں محمد شہباز شریف کی حکومت کی جو پالیسی رہی ہم نے ہر بی ایچ یو سے لے کر محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر میں سب کی ہیلتھ کونسلز بنا دیں۔ تمام ہیلتھ کونسلز کو ایک بجٹ جاری کر دیا کہ یہ ایک ایسا بجٹ ہو گا جس میں کوئی red-tapism نہیں ہو گا آپ کو اگر کوئی چیز چاہئے تو آپ فوری طور پر کونسل کا اجلاس بلائیں اور اس چیز کو اپنے لئے حاصل کر لیں۔ کسی بی ایچ یو کا اگر واش رُوم خراب ہے تو اُس کو فوری ٹھیک کروا لیں اور میں نے یہ ایک مثال دی ہے ایسی بہت ساری چیزیں اُس میں شامل تھیں۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ Central Induction Policy کی بڑی مخالفت کی گئی آج اللہ کا شکر ہے کہ اسی پالیسی کو آگے چلایا جا رہا ہے اس پر میں وزیر صحت کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے حقیقت سمجھی اور اس پالیسی کو آگے بڑھایا۔ جب ہم نے حکومت چھوڑی تو اللہ کے فضل سے 97 فیصد BHUs میں ڈاکٹرز تھے اور لوگ ہمارے ساتھ لڑتے تھے کہ ہمیں بی ایچ یو میں لگائیں کیونکہ ہم نے Central Induction Policy میں اُس پر 10 marks بھی رکھ دیئے تھے۔

جناب چیئرمین! میں مزید یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ بڑا شور سنتے ہیں کہ ادویات کا بہت اچھا بجٹ دیا گیا۔ ادویات کا 12 بلین روپے بجٹ دیا گیا اور ہم نے کوئی دو اڑھائی سال پہلے 12 بلین روپے کا بجٹ دیا تھا۔

جناب چیئرمین! آج احتساب کی بڑی بات ہوتی ہے۔ ہم روزانہ احتساب کے نام پر لیکچر سنتے ہیں، کرپشن کے نام پر لیکچر سنتے ہیں۔ ہم نے گھر سے احتساب شروع کرنے کا نعرہ بار بار سُنا۔ مجھے سمجھ نہیں آتی اور میں کوئی محترمہ علیمہ خان کی بات نہیں کرنا چاہتا اس لئے آپ حوصلہ رکھیں میں کوئی اور بات کرنا چاہتا ہوں۔ جب ٹی وی پر ہر اینکر چیخ چیخ کر کہہ رہا ہے کہ آپ کی ادویات کی قیمتیں بڑھیں۔ Pharmaceutical Companies کے نمائندوں نے ساؤتھ افریقہ میں کس

کے ساتھ بیٹھ کر میٹنگ کی اور یہ ساری چیزیں طے کیں اور آپ کے جو وزیر چھوڑ کر پاک صاف ہو کر چلے گئے ہیں اور DRAP کے ایک اعلیٰ عہدیدار چلے گئے ہیں ان ادویات کی قیمتیں بڑھانے کے لئے اُن کو کتنے پیسے ملے؟ اس بات کا آپ کو بھی پتا ہے، مجھے بھی پتا ہے اور قوم کو بھی پتا ہے آج اُن کا احتساب کیوں نہیں کیا جارہا آج آپ اس چیز کو کیوں نہیں دیکھ رہے اور آپ 12۔ارب روپے کی procurement کی بات کرتے ہیں۔۔۔

**جناب چیئرمین:** خواجہ عمران نذیر! آپ پلیز! wind up کریں۔

**خواجہ عمران نذیر:** جناب چیئرمین! اگر آپ سچ نہیں سُننا چاہیں گے تو میں بیٹھ جاؤں گا لیکن یہ سچ سُننے میں آپ کا اپنا مفاد ہے۔ ہم نے جب ادویات کی procurement کی تھی اُس وقت ڈالر کا ریٹ کیا تھا اور آج جب آپ ادویات procure کرنے جارہے ہیں ڈالر کا ریٹ کیا ہے؟

جناب چیئرمین! میں چیلنج کر کے کہہ رہا ہوں میرے الفاظ پر غور کریں کہ BHUs سے لے DHQs تک محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کی جتنی facilities ہیں آپ کی procurement کی ہوئی ایک گولی بھی کسی ہسپتال تک نہیں پہنچی۔

جناب چیئرمین! ہم دو سال پہلے جو procure کر گئے تھے اب تک آپ اُسی میڈیسن سے گزارا کر رہے ہیں۔ ہم نے تاریخ میں پہلی مرتبہ میڈیسن کی procurement کا جو سسٹم بنایا تھا ہر غریب، مزدور، کسان سب کو اُن اعلیٰ ادویات کی فراہمی ممکن ہوئی تھی جو میڈیسن اس ملک کی اشرافیہ کھاتی ہے۔ ایک غریب شخص تصور ہی نہیں کر سکتا تھا اور یہ میاں محمد شہباز شریف کا credit تھا کہ انہوں نے راجن پور کے دُور بیٹھے کسان اور مزدور تک یہ ادویات پہنچائیں۔۔۔

**جناب چیئرمین:** خواجہ عمران نذیر! بہت شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔

**خواجہ عمران نذیر:** جناب چیئرمین! میں نے تو ابھی اپنی بات شروع کی ہے۔ جب سے پاکستان تحریک انصاف کی حکومت آئی ہے تو پتا نہیں 2030 SDG's کی بجائے 2020 میں ہی achieve ہو جائیں گی۔ حالت یہ ہے کہ اس وقت پاکستان کے کروڑوں لوگوں کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہے اور آپ ہی کہتے تھے کہ ہر دسواں شخص ہیپاٹائٹس میں مبتلا ہے تو ہر دسویں شخص کو بچانے کے لئے بھی تو اپنا کردار ادا کرنا تھا آپ نے ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کو کھُڈے لائن لگا دیا۔ میاں محمد

شہباز شریف ہیپاٹائٹس کی جو دوا TCS کے ذریعے گھر بیٹھے مریض تک پہنچاتے تھے آپ نے وہ دوائی ختم کر دی اور procure بھی نہیں کر سکے۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین! ابھی میرا بھائی tests کی بات کر رہا تھا آپ نے تو PSR ٹیسٹ پر پابندی لگا دی۔ حزب اقتدار کے میرے بھائی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی بتا دے کہ ان کے تحصیل سطح کے ہسپتال میں ہیپاٹائٹس کا فلٹر کلینک نہیں ہے تو میں جرم دار ہوں میں اپنا جرم قبول کروں گا۔ ہم نے ہر تحصیل میں ہیپاٹائٹس فلٹر کلینک بنایا، وہاں پر ادویات کی فراہمی ممکن بنائی۔۔۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ**(جناب شہباز احمد): جناب چیئرمین! میں اپنے بھائی کو چیلنج کرتا ہوں میری تحصیل احمد پور سیال میں ہیپاٹائٹس فلٹر کلینک نہیں ہے۔

**جناب چیئرمین:** جناب شہباز احمد! آپ بیٹھ جائیں پلیز۔ آپ تشریف رکھیں۔ خواجہ عمران نذیر! آپ wind up کریں کیونکہ آپ کے دوسرے ساتھیوں نے بھی بات کرنی ہے۔

**خواجہ عمران نذیر:** جناب چیئرمین! اگر میں بجٹ سے ہٹ کر کوئی بات کروں تو پھر مجھے ضرور کہئے گا مجھے بات کرنے کا حق تو دیں۔۔۔

**جناب چیئرمین:** خواجہ عمران نذیر! اب آپ تشریف رکھیں آپ نے بہت ٹائم لے لیا۔ اب اس کٹ موشن پر محترمہ عنیزہ فاطمہ بات کریں گی۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اس کے بعد محترمہ مہوش سلطانہ۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ فائزہ مشتاق۔۔۔

**جناب سعید اکبر خان:** جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب چیئرمین:** جناب سعید اکبر خان! پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔(قطع کلامیاں)

جناب سعید اکبر خان سینئر ممبر ہیں وہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں اور میں نے اُن کو مائیک بھی دے دیا ہے اُن کی بات سُن لیں۔

**جناب سعید اکبر خان:** جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ اس cut motion پر حکومت اور حزب اختلاف کا definitely کوئی agreement ہوا ہو گا۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

**جناب سپیکر:** جی، جناب سعید اکبر خان! اپنی بات جاری رکھیں۔

**جناب سعید اکبر خان:** جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ انہوں نے جن محکموں کے لئے کٹوتی کی تحاریک دی ہوئی ہیں ان پر انہوں نے بات کرنی ہے۔ یہ کل بھی ان پر بات کریں گے اور پھر ایک خاص وقت پرguillotine apply ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ اپوزیشن کے بھائیوں کو یہ بھی دیکھنا ہے کہ وہ بھی کتنے محکمہ جات پر بات کرنا چاہتے ہیں اگر انہوں نے شعبہ صحت پر ہی ایک ڈیڑھ دن لگا دیا تو پھر باقی شعبہ جات پر بات نہیں کر سکیں گے۔ کل5:00 بجے کے بعدguillotine apply ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ یہ اپوزیشن کے مفاد میں ہے کہ مختصر بات کریں نہیں تو دوسرے شعبہ جات رہ جائیں گے۔ آپ بے شک اسی پر ڈیڑھ دن بات کر لیں لیکن وقت آنے پر آپ پچھتائیں گے۔

**جناب سپیکر:** میں نے پہلے ہی چار سے پانچ منٹ کا وقت مقرر کیا ہوا ہے۔

**جناب سعید اکبر خان:** جناب سپیکر! آپ بالکل صحیح فرما رہے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ کٹوتی کی تحاریک پر حکومت اور اپوزیشن کا معاہدہ ہوتا ہے۔ انہوں نے چار یا پانچ شعبہ جات کے نام دیئے ہوں گے جن پر انہوں نے بات کرنی ہے۔ انہوں نے اپنا وقت خود تقسیم کرنا ہے کہ ہم تمام پر بات کر لیں۔

**جناب سپیکر:** جناب سعید اکبر خان! آپ فکر نہ کریں۔ ان کو معلوم ہے۔ میں نے پانچ منٹ کا وقت مقرر کیا ہوا ہے تو وہ پانچ منٹ ہی بولیں گے۔ انہوں نے جو نام دیئے ہیں ان کی مرضی ہے۔ اگر یہ اسی پر بات کریں گے تو باقی ان کی کٹوتی کی تحاریک پر بحث رہ جائے گی۔

**جناب سعید اکبر خان:** جناب سپیکر! میں یہی تو ان کو کہہ رہا ہوں۔ یہ اپنا نقصان کر رہے ہیں۔

**جناب سپیکر:** یہ تو ان کی بات ہے۔ آپ ان کو کیوںguide کر رہے ہیں؟ یہ بڑے سیانے لوگ ہیں۔ آپ کی یاد دہانی کی بڑی مہربانی۔ آپ تشریف رکھیں۔ ان کا یہاں دسواں سال ہے ان کو معلوم ہے کہ کیا کرنا ہے؟

**خواجہ عمران نذیر:** جناب سپیکر! میرے لئے کیا حکم ہے۔

**جناب سپیکر:** خواجہ عمران نذیر !آپ نے بات کر لی ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ حسینہ بیگم!

**محترمہ حسینہ بیگم:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔

جناب سپیکر! میں یہ کہتی ہوں کہ یہ کہتے ہیں جناب عثمان احمد خان بزدار بہت اچھے ہیں۔ میں کہتی ہوں کہ اچھے ہیں مگر وہ اپنی صاف پانی کی نہر میں گندے پانی کو کیوں شامل کر رہے ہیں۔ ہمارے میاں محمد شہباز شریف نے سیور یج کی جو پائپ لائن ڈالی تھی اس میں کیوں گندا پانی نہیں ڈالتے۔ ہمیں وہاں کے لوگ آکر کہتے ہیں کہ یہ کیا کر رہے ہیں؟ ہمارے پانچ سالہ دور حکومت میں بہت اچھے کام ہوئے میاں محمد شہباز شریف دو دفعہ وزیر اعلیٰ بنے۔

جناب سپیکر!ہمارے پانچ سالہ دور حکومت میں بہاولپور میں بہت اچھے کام ہوئے ہیں۔ میاں محمد شہباز شریف نے چولستان میں سولر سسٹم لگایا، حاصل پور میں دانش سکول بنایا اور ہسپتال بنائے جہاں غریب تو غریب اب امیر بھی جا رہے ہیں۔ انہوں نے ماڈل بازار بنائے اور خوبصورت پارک بنائے۔ حاصل پور کے لئے ٹرانسپورٹ کی سہولت دی جہاں کوئی نہیں جاتا تھا اب وہاں غریب اور امیر سفر کر رہا ہے۔ لودھراں سے بہاولپور ائر کنڈیشنڈ سروس شروع کی۔ میاں محمد شہباز شریف نے بہت کام کیا ہے۔ غریب آدمی کہاں سے بچوں کو سکول بھیجے گا اور کہاں سے میڈیسن لے گا۔ وہ تو اپنی روٹی پوری کرنے کے لئے بچوں کو ہوٹل پر لگاتا ہے۔ ہسپتالوں سے اسے میڈیسن نہیں مل رہی۔ وہ کہاں سے اپنی روٹی، دال اور چینی پوری کرے گا۔ وہ تو اپنی دو وقت کی روٹی پوری نہیں کر سکتا۔ وہ خون کے آنسو رو رہا ہے۔

جناب سپیکر!یہ میٹرو کا کہتے ہیں تو پہلے اس پر غریب سفر کرتا تھا اب تو اس پر امیر بھی سفر کرتا ہے۔ ہم نے غریبوں کے لئے فائدہ کیا۔ آپ کسی چیز کو نہ بھولیں میاں محمد شہباز شریف نے بہت کام کئے ہیں۔ ہاں میں یہ بھی کہتی ہوں کہ آپ نے ریسکیو1122 بنائی تھی۔ وہ غریب کے دروازے پر پہنچ جاتی ہے تو اس پر ہم کہتے ہیں کہ یہ جناب پرویز الٰہی کی بنائی ہوئی ہے۔ یہ ٹھیک ہے۔ انہوں نے بہاولپور میں کیا بنایا ہے۔ یہ ایک کام بتا دیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! انہوں نے کیا خان صاحب، خان صاحب اور نیازی نیازی لگایا ہوا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ میاں محمد شہباز شریف زندہ باد۔ شیر جنگل کا بھی بادشاہ اور عوام کے دلوں کا بھی بادشاہ ہے۔ پاکستان زندہ باد، میاں محمد شہباز شریف زندہ باد۔ میاں محمد نواز شریف زندہ باد۔ شکریہ

**جناب سپیکر:** چودھری مظہر اقبال!

**چودھری مظہر اقبال:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہم اس لئے چاہتے تھے کہ خواجہ عمران نذیر کو بات کرنے دی جائے کیونکہ وہ سابق دور حکومت میں وزیر پرائمری ہیلتھ رہ چکے ہیں۔ ان کو سارے aspects کا بہت اچھی طرح ادراک ہے۔ یہ اس سلسلہ میں خاصی inputs دے رہے تھے۔ ہماری موجودہ وزیر صحت کے لئے بھی وہ باتیں guideline کا موجب بن سکتے تھے۔

جناب سپیکر! میں سپیشلائزڈ ہیلتھ کے حوالے سے بات کروں گا کہ اس کے اندر گورنمنٹ آنے والے سالوں میں اس سے بری الذمہ ہونا چاہ رہی ہے۔ آپ کے جتنے ٹیچنگ ہسپتال ہیں ان کو حکومت corporate bodies میں تبدیل کر کے آہستہ آہستہ پبلک ہسپتال سے پرائیویٹ کرنا چاہ رہی ہے۔ اس طرح آپ جنرل پبلک کے لئے tertiary care کو بہت مہنگا کر دیں گے اور اس کو ناممکن بنا دیں گے کیونکہ یہ پبلک کے ہسپتال ہیں، ان کو پبلک کے لئے ہی چلانا چاہئے اور حکومت کو ان سے بری الذمہ نہیں ہونا چاہئے لیکن Medical Teaching Institutions Act جو محترمہ وزیر ہیلتھ نے اسمبلی میں introduce کیا ہے اس میں جو قباحتیں ہیں وہ خیبر پختونخوا میں آگئی ہیں۔ اس کی وجہ سے وہاں کے میڈیکل ٹیچنگ Institutions میں پانچ سال سے غیر یقینی صورتحال اور بے چینی ہے وہ آپ کے سامنے ہے کہ کس طرح پروفیسر اور ٹیچنگ کیڈر کے لوگ نہ صرف ٹیچنگ کیڈر کے لوگ بلکہ پیرامیڈکس اور دیگر بنیادی ملازمین میں بے چینی پائی جاتی ہے۔ وہاں پر پانچ سال میں حالات stand still ہو گئے ہیں۔ وہی Medical Teaching Institutions Act یہاں پر نافذ العمل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے میں چند گزارشات آپ کے اور ہیلتھ منسٹر صاحبہ کے گوش گزار کرنا چاہ رہا ہوں۔ اس سے ایک تو میڈیکل profession کو آپ گورنمنٹ کی سروسز سے بالکل denial کر رہے ہیں۔

Mr Speaker! In future doctors are not entitled to enter into a Government service rather they would be servants of the institutions.

جناب سپیکر! وہاں پر جو آپ Board of Directors دینا چاہ رہے ہیں جن کے وہاں پر کوئی stakeholders ہی نہیں ہیں لہٰذا آپ politically لوگوں کو چن کر five members board بنانا چاہ رہے ہیں جن کے ٹیچنگ institutions میں کوئی stakeholders نہیں ہوں گے اور ان کو پوری power دے کر آپ ان کے under جو directors لگانا چاہ رہے ہیں اس کی continuity next government میں نہیں ہوگی unless and until کہ وہ سارا ایکٹ اس ہاؤس میں discuss نہیں ہوتا اور اپوزیشن اور دیگر پارٹیاں اس پر inputs دے کر اس کو متفقہ طور پر منظور نہیں کرتیں تو میرے بہت سے خدشات ہیں کہ آنے والے دنوں میں اس کی continuity نہیں ہوگی، آنے والی حکومت اس کو break کرے گی اور وہ اپنے Board of Directors لے کر آئے گی اور آپ کا جو teaching curve ہے جس میں سینئر رجسٹرار، اسسٹنٹ پروفیسرز اور پروفیسرز کی ایک تربیت ہوتی ہے اور وہ پھر آپ کو ہمیشہ available ہوتے ہیں لہٰذا اس سے وہ بھی break ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! یہ experiment پہلے بھی میاں محمد شہباز شریف کے دور میں شروع ہوا جب autonomy دی گئی اور اس کے بعد مشرف صاحب یا آپ کی گورنمنٹ تھی اس میں بھی اس کو continue کیا تو اس سے ہوا کیا کہ ہم نے پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور ایسوسی ایٹ پروفیسرز کی selections پبلک سروس کمیشن کے through نہیں کیں اور اس کے بعد institutions میں انٹرویوز ہوتے تھے وہ uncertain time کے لئے آتے تھے ان کا future اور job security نہیں ہوتی تھی۔

**جناب سپیکر:** چودھری مظہر اقبال! جی، آپ کا point آ گیا ہے۔ اب محترمہ عنیزہ فاطمہ بات کریں گی۔

**چودھری مظہر اقبال:** جناب سپیکر! میرا ایک پوائنٹ بہت اہم ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں اس پر بات کر لوں۔

**جناب سپیکر:** چودھری مظہر اقبال! آپ جلدی سے اس پر بات کر لیں۔

**چودھری مظہر اقبال:** جناب سپیکر! پہلا تو ٹیچنگ والا issue ہے۔ دوسرا آپ میڈیکل گورنمنٹ سروس کی denial کر رہے ہیں۔ تیسرا آپ کی ownership اس سے جا رہی ہے اس سے جو unrest ہوا ہے اس میں ان کے اپنے پشاور میں خیبر ٹیچنگ ہسپتال اور لیڈی ریڈنگ ہسپتال کے جو آڈٹ کروائے گئے ہیں اس میں Deterioration in every index of the service hospital ہے۔

**جناب سپیکر:** چودھری مظہر اقبال! ٹھیک ہے آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ جی، اب محترمہ عنیزہ فاطمہ اپنی بات کریں۔ اس کے بعد اس پر ووٹنگ ہو گی اور پھر ہم ایجوکیشن پر بات کریں گے۔ جی، محترمہ!

**محترمہ عنیزہ فاطمہ:**

تا حشر زمانہ تمہیں مکار کہے گا
تم عہد شکن ہو تمہیں غدار کہے گا

جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتی کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ شعبہ صحت کے لئے جو ایک ارب روپے سے بھی زائد بجٹ حکومت مانگ رہی ہے تو میری محترمہ ہیلتھ منسٹر اور ان کی ٹیم میں اتنی اہلیت نہیں ہے کہ یہ اس بجٹ کو اچھے طریقے سے صحت کے شعبے پر صرف کر سکیں لہٰذا اس لئے ہم نے کٹوتی کی تحریک پیش کی ہے۔ پنجاب کے سینکڑوں BHUs, RHCs, THQs, and DHQs کی حالت انہوں نے خراب کر دی ہے اور ہر جگہ کا بیڑا غرق کر کے ستیاناس کر دیا ہے۔ انہوں نے 2018 میں بھی بجٹ رکھا تھا تو پھر آج کیوں ان ہسپتالوں میں غریب لوگوں کو مفت ادویات نہیں مل رہیں، کیوں وہاں پر میڈیکل ٹیسٹ مفت نہیں ہو رہے جو کہ میاں محمد شہباز شریف کے دور میں ہوتے تھے۔ جن ڈاکٹرز کو میاں محمد شہباز شریف باہر کے ممالک سے یہاں لا کر کام کروا رہے تھے اور وہ ڈاکٹرز یہاں ہمارے ملک میں آ کر کام کرنے میں فخر

محسوس کرتے تھے لیکن آج کیوں ان کے دور میں وہ تمام ڈاکٹرز یہاں پر کام نہیں کر رہے تو مجھے اس بات کا جواب چاہئے؟ تمام ہسپتالوں میں نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی کمی ہے کیونکہ یہ لوگ ان کے ساتھ کام کرنا پسند نہیں کرتے اور آئے روز وہ ہڑتالیں کرتے ہیں لیکن یہ لوگ کوئی بات سننے کو تیار ہی نہیں ہیں۔ یہ صرف اور صرف اپنے اقتدار کے نشے میں چُور ہیں اور اپنی اپنی کرسی کو enjoy کر رہے ہیں انہیں عوام اور قوم کا کوئی خیال ہی نہیں ہے۔ انہوں نے تمام تر پراجیکٹس کا ستیاناس کر دیا ہے ان کے پاس کوئی پلان اور نہ ہی کوئی وژن ہے۔

جناب سپیکر! ان سے پوچھیں کہ یہ جو اتنا زیادہ بجٹ مانگ رہے ہیں کیا ان کے پاس اس بجٹ کو allocate کرنے کا کوئی پلان ہے، کیا انہوں نے اس بارے میں کچھ سوچا ہے؟ تو ان کے پاس کوئی پلان نہیں ہے ان کو بس اس بات کا پتا ہے کہ ہم نے صرف کرسی کو enjoy کرنا ہے، ہم نے مزہ لینا ہے، عوام کو تنگ کرنا ہے، عوام کا خون چُوسنا ہے اور پھر ہم نے یہاں سے انشاءاللہ ذلیل و خوار ہو کر جانا ہے۔ ان کے پاس اپنا کوئی بھی منصوبہ نہیں ہے اور وہ تمام منصوبے جو کہ میاں محمد شہباز شریف نے شروع کئے تھے انہوں نے ان تمام منصوبوں کا بیڑا غرق کر دیا ہے لہٰذا یہ ان منصوبوں کو بھی carry on نہیں کر رہے تو یہ نئے منصوبے کیا بنائیں گے؟

جناب سپیکر! میرا آپ سے مطالبہ ہے کہ ایسی حکومت، ایسے وزراء کو ایک روپیہ بھی بجٹ میں نہیں دینا چاہئے کیونکہ یہ اتنی اہلیت ہی نہیں رکھتے۔ انہوں نے میاں محمد شہباز شریف کے ہیلتھ کارڈ پروگرام کا نام تبدیل کر کے انصاف کارڈ رکھ دیا ہے کیا یہ ہے ان کا تبدیلی کا نعرہ ہے کہ یہ ہمارے پراجیکٹس کے نام تبدیل کر کے انہیں اپنے نام سے پیش کر رہے ہیں اگر یہ اتنے بہادر ہیں تو ان کا اپنا کوئی پراجیکٹ کیوں نہیں ہے، ان کا اپنا کوئی عوامی منصوبہ ابھی تک کیوں سامنے نہیں آسکا؟

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ ان نالائقوں، نااہلوں اور سلیکٹڈ پی ٹی آئی حکومت کو ایک روپے کا بھی بجٹ allocate نہ کیا جائے اور جتنی جلدی ہو سکے ان سے جان چھڑا لی جائے۔ شکریہ

**جناب سپیکر:** جی، محترمہ! مہربانی۔ اب جناب محمد اشرف رسول اپنی بات کریں۔

**جناب محمد اشرف رسول:** جناب سپیکر! شکریہ

آپ کہتے ہیں تو ٹھیک ہی کہتے ہوں گے
میرے اجداد نے تہذیب نہ سیکھی ہو گی
مفلسی حسِ لطافت کو مٹا دیتی ہے
بھوک آداب کے سانچے میں ڈھل نہیں سکتی

جناب سپیکر! میں پورے پنجاب کی بات نہیں کروں گا یہاں پر محترمہ ہیلتھ منسٹر بیٹھی ہیں۔ میرے فیروز والہ کا ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہے میں صرف اس کی بات کروں گا اس حوالے سے یہ میرے پاس تمام documents موجود ہیں۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر فیروزوالا کا ایک ہسپتال ہے جب آپ وزیر اعلیٰ تھے اس وقت میں اس ہاؤس کا ممبر نہیں تھا اس ہسپتال کے لئے ہم نے ویلفیئر سوسائٹی سے 80 کروڑ روپے کی زمین دلوائی تھی، وہاں ہسپتال میں جو سابق ایم ایس تھا وہ ہسپتال کو 38 پوائنٹ سے 98 پوائنٹ تک لے گیا تھا لیکن آج اس کا یہ حال ہے کہ منسٹر صاحبہ نے وہاں پر ایک ایم ایس سیاسی بنیاد پر لگا دیا تو آپ اس کا ڈوپ ٹیسٹ کروالیں اگر وہ نشئی نہ ہو تو مجھے اسمبلی سے فارغ کر دیں اس کے خلاف ڈی سی اور کمشنر صاحب نے بھی خط لکھے لہٰذا آج سے تین دن پہلے اس کو سیکرٹری ہیلتھ نے فارغ کر دیا لیکن وہ سیٹ نہیں چھوڑ رہا ہے۔ آپ وہاں ہسپتال کا آڈٹ کروائیں تو آپ کو پتا چلے گا کہ انہوں نے 50 لاکھ روپے کا گھپلا کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سیکرٹری ہیلتھ اور ڈی سی صاحب سے بھی ملا ان سب نے میری حمایت کی کہ آپ کی بات تو سچ ہے لیکن وہاں پر بات رسوائی کی ہے۔ وہاں پر مقامی فیروزوالا کا جو ایم این اے ہے ان کا منشی ایم ایس کے کمرے میں نہ رہتا ہو تو تب بھی میں جرم دار ہوں۔

جناب سپیکر! میری بات لوگوں کو اس لئے تلخ لگتی ہے کہ میں جب بیمار ہوتا ہوں تو میں اس ہسپتال میں علاج نہیں کرواتا۔ آپ خود اس چیز کے گواہ ہیں کہ آپ نے کئی مرتبہ یہاں پر ہیلتھ منسٹر صاحبہ کو کہا کہ دوائیاں نہیں مل رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے یہاں پر اس لئے آواز نہیں اٹھائی کہ مجھے دوائی نہ ملے اور میں مر بھی جاؤں تو کوئی بات نہیں میں عوام کے لئے مروں گا۔ میں شوگر کا مریض ہوں یہاں پر شوگر کی دوائی نہیں ملتی اگر میں اس کی بات کروں تو وہ پھر میری ذاتی بات ہو گی۔ آپ مجھے بتائیں کہ پنجاب کے ہسپتالوں میں پچھلے سال انہوں نے ایک دوائی بھی سپلائی کی ہے؟ میرا تحصیل فیروز والا کے ہسپتال کا منسٹر صاحبہ کے دور کا خدا کے لئے آڈٹ کروا دیں۔

**جناب سپیکر:** جناب محمد اشرف رسول! ٹھیک ہے آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ ہیلتھ منسٹر صاحبہ! ان کے پوائنٹ کو positively آپ check کروائیں اور اس کو positive طریقے سے لیں اور اب wind up کے لئے آپ اپنی بات شروع کریں۔

**وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر و سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر / میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):** جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے میں check کروا لیتی ہوں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی بڑی شکر گزار ہوں کہ آپ مجھے بولنے کا موقع دے رہے ہیں۔ میری فاضل بہن نے یہ بات کہی کہ یہ حکومت بغیر کسی حجم کے کام کر رہی ہے۔

Mr Speaker!I just want to remind the respected Members of this Parliament that you are international signatory to the Sustainable Development Goals, which indicate two and three that we are to reduce the maternal mortality ratio by half and we have to reduce the infant mortality ratio by half by year 2030. You have already failed in 2015 by not coming up to the mark in terms of Millennium Development Goals, which meant that you could not bring down the maternal and infant mortality rate.

**جناب سپیکر:** محترمہ! آپ نے انگلش میں بولنے کی اجازت نہیں لی۔

**وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):** جناب سپیکر! ملک احمد صاحب انگریزی اِچ بول رہے سن ایس لئی اوہناں نوں جواب دے رئی ساں۔

**جناب سپیکر:** جی، آپ اُردو میں بولیں۔

**وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):** جناب سپیکر! میں معافی چاہتی ہوں۔ میں بتا رہی تھی کہ 2015 کے اندر Millennium Development Goals میں maternal mortality decrease کرنے کا کام تھا لیکن ہمیں internationally بڑی شرم سے کہنا پڑا کہ ہمارے Millennium Development Goals نامکمل رہے جس کی وجہ سے آپ نے Sustainable Development Goals پر sign کر دیئے۔ آپ کے وژن کا تعین ہی ان چیزوں سے ہوتا ہے جب آپ internationally agree کرتے ہیں اس لئے اِس حکومت کا تعین ہی سب سے کمزور طبقے یعنی ماں اور بچے کی صحت پر ہے اور ہم سب سے پہلے اس پر concentrate کر رہے ہیں۔ ہمارا بجٹ جب آپ دیکھیں گے جو میں آپ کو explain کروں گی وہ بالکل اس کے عین مطابق بنایا گیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم پر بار بار الزام لگایا گیا کہ شاید ہم لوگ اتنا ہی بغض اپنے دل میں رکھتے ہیں جتنا یہ رکھتے تھے کہ اُن کی بنائی ہوئی سکیموں کو ہم آگے نہیں چلا رہے۔

جناب سپیکر! میں بتاتی ہوں کہ 133 سکیمیں ہیں جن میں سے کچھ 2009 میں چلیں، کچھ 2012 میں، کچھ 2013 اور کچھ 2014 میں چلیں وہ چلتی آ رہی ہیں۔ اگر ہم اُن سکیموں کے بجٹ کو through forward کریں تو 65- ارب روپے مزید چاہئیں۔ ہم نے اِن کی ongoing سکیموں کو جاری رکھا ہے جہاں پر میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی تختی لگی ہوئی ہے۔ ہم وہ کام نہیں کر سکتے جیسے انہوں نے کیا تھا کہ ڈینٹل کالج کا کام رُوک دیا لیکن ہم نے اب وہ بھی شروع کر دیا ہے۔ ہم نے یہ بھی نہیں کیا کہ سرجیکل ٹاور نہ بناتے بلکہ ہم نے تمام ongoing سکیموں کو اس لئے جاری کیا ہے کیونکہ یہ پیسا کسی کا ذاتی نہیں بلکہ عوام کا پیسا ہے۔

جناب سپیکر! مجھ سے سوال پوچھا جاتا ہے کہ میں نے ابھی کوئی نئی اینٹ کیوں نہیں رکھی تو جب میں اِن کی پرانی اینٹیں سنبھال رہی ہوں تو نئی کہاں سے رکھتی؟ میں ہاؤس کو بتاتی چلوں کہ بجٹ کے اندر ہم نے صرف پچھلے سال دو بلین روپے PKLI کو دیئے۔

جناب سپیکر! پہلے دن میاں محمد شہباز شریف نے مجھے کہا کہ آپ نے PC-I اور زمین کا بندوبست نہیں کیا حالانکہ PKLI کا پہلے کوئی PC-I نہیں تھا بلکہ PKLI was not ECNEC approved یہ 15۔ارب سے ایک ادارہ بنا دیا گیا اور اس 15۔ارب روپوں کے اندر 40 کمرے، دو آپریشن تھیٹرز اور چالیس Consultants رکھ لئے گئے۔ جس بڑے ادارے کے بارے میں آپ بات کر رہے ہیں میں اس کے متعلق بتاتی چلوں کہ جب سے ہم نے take over کیا ہے تو اس ادارے میں 400 چھوٹے بڑے گردوں کے آپریشن کئے ہیں اور 28 گردوں کے ٹرانسپلانٹ کئے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے فاضل بھائی جناب محمد حمزہ شہباز شریف نے فرمایا کہ جس سرجن نے لیور کا ٹرانسپلانٹ کرنا تھا وہ امریکہ سے آیا اور ناراض ہو کر واپس چلا گیا۔ میں اُن کی correction کرنا چاہتی ہوں کہ اُس بچے کا نام فیصل ڈار ہے جو کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں میرا student بھی تھا۔ اِس وقت وہ شفا ہسپتال میں کام کر رہا ہے اور پچھلے کئی سال سے وہاں لیور ٹرانسپلانٹ کر رہا ہے۔ اُس کے ساتھ میری بات ہوئی تو یقین جانیں کہ ہمارے آنے کے بعد وہاں تین لیور ٹرانسپلانٹ ہوئے ہیں جبکہ اِن کے دَور میں نہیں ہوئے۔ میں اگلی بات بھی بتاتی چلوں کہ ہم نے اس چیز کو بالکل نہیں رُوکا بلکہ نیا بورڈ آف گورنرز بنایا جس میں وہ لوگ لائے گئے جن سے ہم امید رکھتے ہیں کہ وہ انشاء اللہ آئندہ کام کریں گے۔ جس بندے کا یہ ذکر بار بار کرتے ہیں وہ بھی بہت عرصے سے شفا ہسپتال میں کام کرتے تھے اور پاکستان آئے اُن کو بڑا عرصہ ہو گیا تھا۔

جناب سپیکر! اگر یہ تفصیل چاہتے ہیں تو میں بتا دوں گی کہ کس دن وہ باہر سے تشریف لائے تھے اور شفا ہسپتال میں کام کب شروع کیا؟ وہ پندرہ سولہ سال سے اِدھر ہی تھے اور میری اُن سے کافی ملاقات رہی ہے۔ آپ سے شاید ملاقات نہیں ہوئی اس لئے آپ کا خیال تھا کہ وہ امریکہ سے آئے ہیں لیکن وہ امریکہ سے نہیں بلکہ کافی عرصہ سے اِدھر ہی رہتے تھے۔ مقصد یہ ہے کہ آپ نے ایک quaternary ہسپتال at the cost of periphery بنایا؟ انہوں نے ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو کی revamping کے متعلق کہا تو میں بتاتی چلوں کہ انہوں نے 23۔ارب روپے کا پراجیکٹ بنایا جس میں انہوں نے 25 ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال اور 15 تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال توڑ ڈالے اور ایک ہسپتال بھی مکمل نہیں تھا لیکن ہم نے 3۔ارب روپے دے کر کہا کہ جو ہسپتال

مکمل ہو سکتا ہے اُس کو مکمل کریں۔ اِن کے دَور میں وہ ہسپتال مکمل نہیں ہوئے لیکن 4۔ارب روپے کے instruments, beds and equipment خرید کر ایک warehouse میں رکھے گئے جس کا ہم کروڑوں میں کرایہ دیتے ہیں۔ وہ ہسپتال ابھی بننے ہیں لیکن equipment کے لئے کرایہ دے رہے ہیں۔ ہم نے دو بلین روپے PKLI کو دیئے، 78 کروڑ اُن ventilators کے لئے دیئے جن کو انہوں نے خریدنا تھا۔ اپریل میں انہوں نے commitment کی کہ ہم خریدیں گے لیکن نہیں خریدے کیونکہ انہوں نے ہیلتھ کے پیسے کہیں اور لگا دیئے تھے۔ انہوں نے جون میں اُس کو فارغ کر دیا لیکن ان کی خاطر میں نے چیف جسٹس کے سامنے تین بار بے عزتی کروائی حالانکہ ventilators خریدنا میرا نہیں بلکہ اِن کا کام تھا۔ اُن ventilators کے 78 کروڑ روپے میں نے اپنے بجٹ میں سے دیئے۔ جس طیب اردگان ہسپتال کا یہ ذکر فرما رہے ہیں کہ وہ مکمل ہو گیا تھا لیکن وہ نامکمل تھا۔

جناب سپیکر! میں نے اُس ہسپتال کو 40 کروڑ روپیہ اس بجٹ میں سے دیا جو پچھلا والا تھا۔ چونکہ یہ توڑ توڑ کر پیسے دیتے تھے اس لئے دس دس سال سے چلنے والے پراجیکٹس ختم نہیں ہو رہے تھے البتہ ہم نے یہ کوشش کی کہ وہ پراجیکٹس مکمل ہوں۔ ریڈیالوجی کے لئے ہم نے 40 کروڑ روپے دیئے تاکہ کام شروع ہو۔ ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال کی اپ گریڈیشن کے لئے 45 کروڑ اور ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈی جی خان کے لئے 45 کروڑ روپے دیئے۔ ایک اور تکلیف دہ بات جس کی خبر یہاں ہاؤس میں بیٹھے ڈاکٹروں کو بھی ہونی چاہئے۔ PKLI میں PET scan خریدا گیا جو بہت اہم ہے کیونکہ کینسر کے مریضوں کی اُس میں screening ہوتی ہے وہ ساتھ ایک radioisotopes پر چلتا ہے جس کی قیمت 18 کروڑ روپے ہے۔ Cyclotron ایک equipment ہوتا ہے جو radioisotopes بناتا ہے جس کی قیمت اِس وقت تقریباً 42 کروڑ روپے ہے لیکن وقت سے پہلے خرید لیتے تو 30 کروڑ روپے ہونی تھی جبکہ انہوں نے اُس وقت cyclotron نہیں خریدا جس کے بغیر PKLI میں PET scan چل نہیں سکتا جب تک وہ ترلے نہ کریں کہ ہمیں تھوڑا radioisotope دو۔

جناب سپیکر! آج میں نے یہاں آنے سے پہلے انمول ہسپتال والوں سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ ہمارا اُن کے ساتھ کوئی MOU تو نہیں ہے، ہمارے پاس جو تھوڑا بہت بچ جاتا ہے ہم اُن کو radioisotope اُس کی half-life دے دیتے ہیں جو just three hours ہے۔ You would understand what I am talking about.

جناب سپیکر! آخر کار یہ equipment لے آئے لیکن یہ نہیں پتا تھا کہ یہ equipment چلنا بھی ہے یا نہیں حالانکہ یہ صرف لوگوں کے پیسوں کا زیاں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے 7- ارب روپے اِن کی ongoing سکیموں کو اس وجہ سے نہیں دیئے کہ انہوں نے بڑے معرکے مارے تھے بلکہ اس لئے دیئے کہ اس سے پہلے بھی عوام کے پیسے خرچ ہوئے تھے اور میں نے عوام کے پیسوں کا خیال رکھنا تھا اس لئے میں نے یہ پیسے دیئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جہاں تک بجٹ کا تعلق ہے تو اِن کا بجٹ 73 فیصد خرچ ہوا تھا لیکن 19-2018 کا 91 فیصد بجٹ 21 تاریخ کو ہوا ہے اور 95 فیصد انشاء اللہ 30- جون کو ہو گا۔ اب یہ سُن لیں جن چیزوں کے بارے میں یہ بہت ناراض ہو رہے ہیں۔

**جناب سپیکر:** جی، آپ مختصر کر کے wind up کریں کیونکہ ایجوکیشن کی کٹ موشن بھی take up کرنی ہے۔ آپ نے بڑا اچھا جواب دے دیا ہے۔

**وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):** جناب سپیکر! میں صرف ایک ہی بات کرنا چاہتی ہوں۔

**جناب سپیکر:** ڈاکٹر صاحبہ! وہ تو پھر پوری کتاب ہے آپ کے پاس۔

**وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):** جناب سپیکر! نہیں، نہیں۔ میں پوری کتاب نہیں پڑھوں گی۔ یہ میرا آپ سے وعدہ ہے۔

**جناب سپیکر:** چلیں۔ ٹھیک ہے۔

**وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):** جناب سپیکر! اس مرتبہ کے بجٹ میں۔۔۔

**جناب سپیکر:** ڈاکٹر صاحبہ! مختصراً صرف دو تین چیزوں کے متعلق بتا دیں۔

**وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):** جناب سپیکر! صرف major اور تھوڑی تھوڑی بات کروں گی کہ اس مرتبہ ہم کیا نیا کام کر رہے ہیں۔ اگر اپوزیشن کو اس پر اعتراض ہے تو ضرور بتائے۔ Establishment of Tertiary care Hospital Nishter II in Multan. ضروری ہے، کیا خیال ہے؟ Establishment of University of Child Health and Pediatrics. ضرورت ہے اس کی؟

**جناب سپیکر:** ٹھیک ہے اس کی ضرورت ہے اور اس کا ذکر بجٹ میں ہو گیا ہے جسے سب نے پڑھ لیا ہے۔ اب ہم ووٹنگ کے لئے put کر رہے ہیں۔

**MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTH AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION (Ms Yasmin Rashid):** Mr Speaker! Establishment of Mother and Child blocks.

**جناب سپیکر:** ڈاکٹر صاحبہ! وہ آ گیا ہے اور وزیر خزانہ نے بھی اپنی بجٹ تقریر میں پڑھا ہے جبکہ معزز ممبران حزب اختلاف کو بھی پتا ہے۔

**وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):** جناب سپیکر! آخری بات ہے۔

**جناب سپیکر:** جی، فرمائیں!

**وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):** جناب سپیکر! ایک جو بہت تکلیف دہ بات ہے۔۔۔

**جناب سپیکر:** ڈاکٹر صاحبہ! آپ نے تعلیم پر تو نہیں بولنا؟

**وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):** جناب سپیکر! جی، نہیں۔

**جناب سپیکر:** چلیں، بس ٹھیک ہے اب آپ تشریف رکھیں۔

**وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):** جناب سپیکر! اپوزیشن کو بڑی tension تھی کہ لوگوں کی۔۔۔

**جناب سپیکر:** ڈاکٹر صاحبہ! tension دور ہوگئی ہے۔

**وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):** جناب سپیکر! نہیں۔ Employment لوگوں کی۔۔۔

**جناب سپیکر:** ڈاکٹر صاحبہ! تشریف رکھیں۔ اب سوال یہ ہے کہ۔۔۔

**وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):** جناب سپیکر! میں صرف یہ بتانا چاہتی ہوں۔۔۔

**جناب سپیکر:** جی، ہو گیا، ہو گیا۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک کھرب 41۔ارب 77 کروڑ 16 لاکھ 61 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مد مطالبہ زر نمبر PC21016 "**خدمات صحت**" کو کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

جو اس کٹ موشن کے حق میں ہیں وہ "ہاں" کہیں اور جو اس کے خلاف ہیں وہ "ناں" کہیں گے۔

(تحریک نامنظور ہوئی)

**جناب سپیکر:** اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب 41۔ارب 77 کروڑ 16 لاکھ 61 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**خدمات صحت**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

**جناب سپیکر:** وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC21015 پیش کریں۔

## مطالبہ زر نمبر PC21015

**وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):** جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 66-ارب 37 کروڑ 36 لاکھ 7 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

**جناب سپیکر:** یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 66-ارب 37 کروڑ 36 لاکھ 7 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

**MRS GULNAZ SHAHZADI:** Mr Speaker! I Oppose.

**جناب سپیکر:** اس مطالبہ زر جناب جہانگیر خانزادہ، جناب افتخار احمد خان، جناب تنویر اسلم ملک، جناب ناصر محمود، جناب عارف اقبال، خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ، چودھری خوش اختر سبحانی، جناب لیاقت علی، رانا محمد افضل، جناب ذیشان رفیق، چودھری نوید اشرف، چودھری ارشد جاوید وڑائچ، رانا عبدالستار، جناب ابو حفص محمد غیاث الدین، جناب منان خان، بلال اکبر خان، خواجہ محمد وسیم، شوکت منظور چیمہ، چودھری عادل بخش چٹھہ، جناب بلال فاروق تارڑ، جناب عمران خالد بٹ، جناب محمد نواز چوہان، جناب محمد توفیق بٹ، چودھری اشرف علی، جناب عبدالرؤف مغل، چودھری وقار احمد چیمہ، جناب قیصر اقبال، سید حسن مرتضیٰ، سید علی حیدر گیلانی، جناب غضنفر علی خان، سید عثمان محمود، جناب اختر علی خان، جناب امان اللہ وڑائچ، چودھری محمد اقبال، جناب عرفان

بشیر، محترمہ حمیدہ میاں، جناب مظفر علی شیخ، جناب صہیب احمد ملک، جناب مناظر حسین رانجھا، جناب لیاقت علی خان، رانا منور حسین، جناب محمد وارث شاد، جناب محمد الیاس، جناب محمد شعیب ادریس، رائے حیدر علی خان، جناب جعفر علی، جناب محمد صفدر شاکر، جناب شفیق احمد، جناب محمد اجمل، جناب ظفر اقبال، جناب محمد طاہر پرویز، جناب علی عباس خان، جناب فقیر حسین، جناب حامد راشد، جناب عبدالقدیر علوی، جناب محمد ایوب خان، میاں اعجاز حسین بھٹی، جناب محمد کاشف، آغا علی حیدر، جناب محمد اشرف رسول، میاں عبدالرؤف، میاں جلیل احمد، جناب محمودالحق، جناب سجاد حیدر ندیم، جناب سمیع اللہ خان، جناب غزالی سلیم بٹ، جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن، جناب شہباز احمد، جناب مرغوب احمد، جناب بلال یٰسین، رانا مشہود احمد خان، خواجہ عمران نذیر، چودھری اختر علی، ملک غلام حبیب اعوان، ملک محمد وحید، خواجہ سلمان رفیق، جناب محمد یاسین عامر، جناب نصیر احمد، جناب رمضان صدیق، جناب اختر حسین، رانا محمد طارق، جناب محمد مرزا جاوید، جناب محمد نعیم صفدر، ملک احمد سعید خان، ملک محمد احمد خان، شیخ علاؤالدین، رانا محمد اقبال خان، جناب محمد الیاس خان، جناب جاوید علاؤالدین ساجد، چودھری افتخار حسین چھچھر، جناب نورالامین وٹو، جناب علی عباس، میاں یاور زمان، جناب منیب الحق، جناب غلام رضا، جناب نوید علی، جناب کاشف علی چشتی، جناب خضر حیات، ملک ندیم کامران، جناب محمد ارشد ملک، جناب نوید اسلم خان لودھی، رانا ریاض احمد، جناب نشاط احمد خان، جناب بابر حسین عابد، جناب محمد فیصل خان نیازی، جناب عطاالرحمان، محترمہ نغمہ مشتاق، پیرزادہ محمد جہانگیر بھٹہ، جناب شاہ محمد، جناب خان محمد صدیق خان بلوچ، جناب محمد یوسف، جناب خالد محمود، میاں عرفان عقیل دولتانہ، جناب محمد ثاقب خورشید، رانا عبدالرؤف، جناب محمد جمیل، جناب کاشف محمود، جناب زاہد اکرم، چودھری مظہر اقبال، جناب محمد ارشد، جناب ظہیر اقبال، جناب محمد کاظم پیرزادہ، جناب محمد افضل گل، ملک خالد محمود بابر، میاں محمد شعیب اویسی، جناب محمد ارشد جاوید، چودھری محمد شفیق انور، ملک غلام قاسم ہنجرا، جناب اظہر عباس، جناب اعجاز احمد، سردار اویس احمد خان لغاری، محترمہ ذکیہ خان، محترمہ مہوش سلطانہ، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، محترمہ عشرت اشرف، محترمہ سعدیہ ندیم ملک، محترمہ حنا پرویز بٹ، محترمہ ثانیہ عاشق جبین، محترمہ طحٰیا نون، محترمہ اُسوہ آفتاب، محترمہ صبا صادق، محترمہ کنول پرویز چودھری، محترمہ گلناز شہزادی، محترمہ رابعہ نصرت، محترمہ حسینہ بیگم،

محترمہ راحت افزاء، محترمہ منیرہ یامین ستی، محترمہ رخسانہ کوثر، محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور، محترمہ خالدہ منصور، محترمہ رابعہ احمد بٹ، محترمہ رابعہ نسیم فاروقی، محترمہ فائزہ مشتاق، محترمہ بشریٰ انجم بٹ، محترمہ سمیرا کومل، محترمہ راحیلہ نعیم، محترمہ سنبل ملک حسین، محترمہ عنیزہ فاطمہ، محترمہ نفیسہ امین، محترمہ زیب النسا، جناب خلیل طاہر سندھو، محترمہ جوئس روفن جولیس، جناب منیر مسیح کھوکھر، جناب طارق مسیح گل، سید حسن مرتضیٰ، سید علی حیدر گیلانی، جناب غضنفر علی خان، سید عثمان محمود، رئیس نبیل احمد، جناب ممتاز علی، محترمہ شازیہ عابد کی طرف سے کٹ موشن موصول ہوئی ہے۔ محرک کٹ موشن پیش کریں۔

MRS GULNAZ SHAHZADI: Mr Speaker! I move:-

"That total of Rs 66373607000/- on account of Demand No PC21015 education be reduced to Re 1/-"

**جناب سپیکر:** یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"66۔ارب 37 کروڑ 36 لاکھ 7 ہزار روپے کی کل رقم میں سے بسلسلہ مطالبہ زر نمبرPC20105 "ایجوکیشن" کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION (Mr Murad Raas): Mr Speaker! I oppose.

**جناب سپیکر:** جی، محترمہ! چار منٹ ہیں آپ کے پاس اور اس وقت میں آپ نے اپنی بات مکمل کرنی ہے۔

**محترمہ گلناز شہزادی:** جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ جو Demand for grant ہے یہ بہت زیادہ amount ہے۔ میں Trend of allocation کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہوں گی کہ 2018-19 میں سکولز ایجوکیشن کے لئے بجٹ allocate کیا گیا تو یہ 25 ہزار ملین روپے تھا اور اب اس کو 32 ہزار ملین روپے کر دیا گیا۔ پچھلے ایک سال میں تو کوئی ڈویلپمنٹ کا کام ہوتا دکھائی دیا اور نہ ہی سکولز ایجوکیشن کے جتنے بھی انہوں نے targets کئے تھے انہیں کہیں پر بھی achieve

نہیں کیا۔ اب جو targets ہیں، اگر میں ان کی بات کروں تو اس وقت صرف اور صرف "انصاف سکول پروگرام" کی بات کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر! "انصاف سکول پروگرام" شام کی شفٹ کے لئے ہے اس میں سب سے پہلے تو میں اس کے نام پر strong reservation رکھتی ہوں اور دوسرا اس پروگرام پر بھی۔ یہ پروگرام پہلے ہی پاکستان مسلم لیگ(ن) کے tenure کے last month میں 2017-18 میں اس کے نوٹیفکیشن ضلعی سطح پر ہو چکے ہوئے تھے۔ اس وقت تو اس پروگرام کے بہت خلاف تھے ہمارے حکومتی ممبران جو اس وقت کی اپوزیشن میں تھے۔ پی ٹی آئی کے تمام لوگ کنٹینرز پر کھڑے ہو کر بلند و بانگ دعوے کرنے والے ممبران آج کس طرح سے ہر پروگرام کو "انصاف" کے نام سے label کر دیتے ہیں؟ میں بہت حیران ہوں ان کے ان دعوؤں کی اور ان کی جو performance ہے اس کو لے کر اور ان کے claims اور ان کے U turns کو لے کر۔

جناب سپیکر! اس سے آگے اگر دیکھیں تو زیر تعلیم پروگرام ہم نے ان بچیوں کے لئے شروع کیا جو کہ ایک Gender parity gap کو دور کرنے کے لئے تھا۔ ان بچیوں کو ایک ہزار روپے فی طالبہ stipend کے طور پر دیا کرتے تھے لیکن اب اس کا follow up نہیں ہے جو کہ ہمیں نظر نہیں آرہا۔ بھٹوں پر کام کرنے والے مزدوروں کے بچوں کے لئے جو سکول بنائے گئے جنہیں uniform اور scholarships دیئے جاتے تھے وہ ویران ہو گئے اور ان کا کوئی follow up نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر! یکساں تعلیمی نصاب کا بڑا چرچا تھا۔ میں پوچھنا چاہوں گی کہ ابھی تک کوئی frame-work بھی نہیں بنا سکے۔ اس سال اور پچھلے سال بھی آپ نے جو 10 ماہ گزارے ان میں اور اگلے سال کے لئے جو آپ targets لے رہے ہیں ان میں ابھی تک آپ نے یکساں تعلیمی نصاب کے لئے کوئی frame-work تیار نہیں کیا۔ ہمارے دور میں under the visionary leadership of قائد محترم میاں محمد نواز شریف اور قائد محترم میاں محمد شہباز شریف نے دن رات کی محنت سے جو پروگرام اور پراجیکٹس کامیابی سے صوبہ پنجاب میں لگائے ان سے quality education outcome ہوئی۔ ان میں سے ایک سکول کو پرائمری، ایلیمنٹری و سیکنڈری لیول تک انگلش میڈیم کرنا تھا۔ بہت محنت سے شروع کیا ہوا یہ پراجیکٹ تھا اور بڑے افسوس سے کہنا

پڑتا ہے کہ ہماری موجودہ حکومت نے اسے ختم کر کے ان سکولوں کے بچوں کو دوبارہ اردو میڈیم books ہاتھوں میں تھمادیں تو حیرانی کی بات ہے کہ جو دو نہیں ایک پاکستان کا نعرہ لگاتے تھے وہ خود دو پاکستان کی بنیادیں بہت کامیابی سے رکھ رہے ہیں جس پر میری طرف سے مبارکباد ہو۔

جناب سپیکر! دانش سکولوں کے فنڈز کو بھی کم کر دیا گیا۔ ہائر ایجوکیشن میں چار یونیورسٹیوں کے لئے بجٹ allocate کیا گیا جبکہ بجٹ تقریر میں وزیر خزانہ نے چھ یونیورسٹیوں کا ذکر کیا ہے۔ Scholarship کو کم کر دیا گیا اور چائنا میں بیٹھے ہوئے students اس کی زندہ مثال ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میری reservations اس پر بھی ہیں کہ انہوں نے جو established universities کو اپنے name plates لگا کر اپنی گنتی کو بڑھانا چاہا میں چونکہ سیالکوٹ سے belong کرتی ہوں تو میں جی سی وومن یونیورسٹی سیالکوٹ کا یہاں پر حوالہ دینا چاہوں گی۔

جناب سپیکر! میں witness ہوں اُن تمام syndicate meetings کی کہ جہاں پر اس کے لئے FHEC نے اُس sub-campus کے لئے فنڈز release کئے تھے جس کی تختی جناب عمران خان سے لگوائی گئی ہے تو میں بہت حیران ہوں کہ ناقص حکمت عملی اختیار کرتے ہیں اور اُس کے لئے ہوم ورک نہیں کیا ہوتا۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ سپیشل ایجوکیشن کو دیکھیں تو سپیشل ایجوکیشن میں glad to see کہ وہاں دو سکولز کی establishment کی بات کی گئی ہے I wish کہ وہ ایسا کر پائیں لیکن ابھی تک جو دعوے کئے جارہے ہیں اگر ہم دیکھیں ایک سال بعد جب کھڑے ہو کر بات کرتے ہیں تو وہ دعوے بالکل کورے کاغذ کی طرح ہیں، کوئی کارکردگی دکھائی دیتی ہے، وہاں پر Voucher Scheme کا آغاز کیا جا سکا، سکالرشپ دیئے گئے اور نہ ہی کوئی ٹرانسپورٹ مہیا کی گئی۔

جناب سپیکر! میں اگر literacy and non-formal basic education کی بات کروں تو میں حیران ہوں اور اس پر بھی میرے reservations ہیں کہ اس کے لئے بھی صرف اور صرف کاغذوں میں خانہ پُری کی گئی ہے ادھر اُدھر سے figures اُٹھا کر دی گئی ہیں۔ یہاں پر بھی کوئی credible کوئی practical working نہیں ہو پائی تو میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی working سے ہمارے منسٹری سے قطعاً بھی مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر! میں تو یہی سمجھتی ہوں کہ ڈویلپمنٹ کے لئے کوئی بجٹ allocate کیا گیا تو overall اگر دیکھا جائے تو میرا نہیں خیال یہ اس amount کا بھی۔۔۔

**جناب سپیکر:** محترمہ! آپ کے points آ گئے ہیں۔ جی، اب جناب محمد وارث شاد بات کریں۔

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! شکریہ۔ اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا اور میں وزیر خزانہ کی speech سے بات شروع کروں گا کہ یہاں on the floor of the House جو کہ ایک august House ہے یہاں میرے حساب سے غلط بیانی نہیں ہونی چاہئے۔ یہاں یہ کہا گیا کہ ہم نے پچھلے سالوں سے اتنا زیادہ بجٹ allocate کر دیا۔ ابھی ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی figures میرے سامنے ہیں انہوں نے 46 بلین ایجوکیشن کا ADP میں رکھا جبکہ پچھلے سال 2017-18 میں میاں محمد شہباز شریف کی حکومت میں 72.3 billion budget ADP کا تھا۔ کسی بھی ملک میں اگر priorities کریں تو صحت کے بعد تعلیم انتہائی اہم شعبہ ہے اور جس طرح ادھر ہماری طرف سے کہا گیا کہ پہلے یہ ڈھنڈورا پیٹا گیا کہ ہیلتھ اور تعلیم پر خرچ نہیں ہو رہا تو اس میں تقریباً 26 billion rupees less خرچ کیا گیا۔ ادھر سے جو جواب آتے ہیں جس کو میں سن رہا تھا آپ نے بھی وہ smell کیا کہ ایک micro level پر چلے جانا ابھی جو منسٹر صاحب آئیں گے وہ بھی micro level پر چلے جائیں شاید ہو سکتا ہے وہ اس سے بھی نیچے چلے جائیں۔

جناب سپیکر! یہ یہاں micro level کی بات نہیں ہو رہی۔ یہاں macro level کی بات ہونی ہے اور یہ figures بول رہی ہیں کہ آپ نے 26 بلین ایجوکیشن کے ADP میں کم کر دیا اور 30 فیصد آپ کا inflation سے کم ہو گیا ہے تو اس میں اب impact کیا ہوا۔ آپ نے ماشاءاللہ بڑا کام کیا تھا اُس وقت 1998 یا 1999 میں PEEF ابھی بنا ہی تھا کہ آپ نے اُس کو takeover کر لیا۔ آپ کو یاد ہو گا کہ اُس وقت یہ PEEF نے پنجاب میں اتنے بہترین رزلٹ دیئے۔ PEEF کی وجہ سے پنجاب کے جو dying cadre of public schools تھے اُن کو سہارا مل گیا اور اس کی وجہ سے گورنمنٹ آف پنجاب 400,500 روپیہ per student دیتی تھی اور غریب کے بچے کا ایک معیار آپ نے laydown کیا، آپ سے پہلے بھی ہوا اُس کو لے کر PEEF میں پورے پنجاب میں اتنے بڑے بڑے افسر بنے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے آکر اُس کا بجٹ curtail کر لیا۔ اسی طرح PEEF بنا تھا، انڈوومنٹ فنڈ بنا تھا مخیر حضرات اُس میں فنڈز دیتے تھے انہوں نے اُس میں دلچسپی ختم کر دی، اُس میں لوگ جاتے تھے اور جو ذہین طلباء غریبوں کے بچے وہ سکالر شپ لے کر کبھی LUMS میں پڑھتے تھے، کبھی NUST میں پڑھتے تھے، کبھی امریکہ کی یونیورسٹیز میں جاتے تھے۔ ابھی آپ نے recent case دیکھا یہاں پہلے بھی ذکر ہوا کہ میاں محمد شہباز شریف نے ایک سکیم دی تھی جس طرح اب global سلسلہ چل رہا ہے Chinese language سیکھنے کے لئے میاں محمد شہباز شریف نے ایک پروگرام شروع کیا تھا اُس میں سے غریب بچوں کے تین چار گروپس پڑھ کر آگئے ہیں۔ بچوں کا آخری گروپ جن کا مجھے بھی WhatsApp آیا چیختے رہے، چلاتے رہے کہ خدا را ہمیں فنڈز دے دیں، ہم یہاں مزدوری کر رہے ہیں۔ ہم یہاں پڑھنے کے لئے آئے تھے بجائے چینی زبان سیکھنے کے مزدوری کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری بات وزیر خزانہ بھی کہیں سن رہے ہوں گے اور وزیر ایجوکیشن ادھر بیٹھے ہیں وہ 140 بچے اُدھر پھنسے ہوئے ہیں وہ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ وہ میرے بچے نہیں ہیں وہ آپ کے بچے نہیں ہیں وہ غریبوں کے بچے ہیں، آپ نے ایسے کر دیا ہے کہ ہر طرف دہائی ہے اور بچے پھنسے ہوئے ہیں اب میں یہ سوچتا ہوں کہ وہ میرے بچے ہیں۔ اس طرح کے پروگرام انہوں نے شروع کر رکھے ہیں۔

جناب سپیکر! میں تو بریف کر رہا ہوں کہ جو ان کی health financial ہے اُس کو کنٹرول کریں۔ پھر یہ سارے بجٹ بنائیں۔ اپنی priority درست کریں۔ 52 فیصد سرمایہ کاری بیرون ملک سے ان کو کم آئی ہے۔۔۔

**جناب سپیکر:** جی، آپ کی بات ہوگئی ہے، ٹھیک ہے شکریہ۔ اب محترمہ کنول پرویز!

**محترمہ کنول پرویز:** جناب سپیکر! گورنمنٹ نے 66۔ ارب سے زائد کا مجوزہ بجٹ پیش کیا اور یہ دعویٰ کیا کہ یہ تعلیم دوست حکومت ہے۔ میں چند نکات میں ان کی تعلیم دوست پالیسوں کا ذکر آپ کے سامنے کروں گی۔ جیسے ہی نیا تعلیمی سال شروع ہوا تو تین ماہ تک مارکیٹ سے کتابیں غائب تھیں اور بچے دربدر ہوتے رہے۔ ان کی پرنٹنگ نہ ہونے کی وجہ سے اور ان کی محکمانہ لاپروائی کی

وجہ سے حکومت نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ ہم اداروں کو غیر سیاسی بنائیں گے لیکن اس کی سب سے بڑی مثال وزیر اعظم جناب عمران خان کے اپنے آبائی حلقے میں چار ایم پی ایز نے مل کر وہاں کے سی او کو زبردستی معطل کروا کر بالکل اپنے اُس دعوے کے خلاف چلے اور وہ چاروں معزز ایم پی ایز ہمارے اس ایوان کے ایم پی ایز اس بات کی مبارکباد کے مستحق ٹھہرے کہ انہوں نے مل کر ایک ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ایک بندے کو جبری معطل کروایا۔

جناب سپیکر! پچھلے دس ماہ میں وزیر صاحب سکول ایجوکیشن میں کوئی نئی پالیسی نہ لا سکے، کوئی نئی سکیم متعارف نہ کروا سکے جبکہ ہمارے وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کا سیکنڈ شفٹ سکول کا ایک پروگرام چل رہا تھا اُسی کو اب Insaf Afternoon school programme کا نام دے کر جھوٹے کریڈٹ لے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! لاہور شہر سمیت، گجرات، مظفر گڑھ اور سرگودھا میں e-libraries کے نام پر ہمارے دور میں libraries قائم ہوئیں، جو کہ بڑی کامیابی سے چل رہیں تھیں لیکن ان کی محکمانہ غفلت اور لاپروائی کی وجہ سے اُن تمام libraries کے بجلی کے بل pay نہ ہوئے جس کی وجہ سے اُن کے کنکشن معطل کر دیئے گئے، ختم کر دیئے گئے اور لوگ اُس سہولت سے بھی مستفید نہ ہو پائے۔

جناب سپیکر! پنجاب کی دو بڑی جامعات، زرعی یونیورسٹی فیصل آباد اور راولپنڈی یونیورسٹی دونوں کے جو وائس چانسلر بغیر interviews کے لگوائے گئے، وہ بغیر Selection Committee کے process کے رکھے گئے اور صرف نواز دیا گیا۔

جناب سپیکر! ان کی تعلیم دوست پالیسی کا اندازہ اس بات سے لگائیں، ان کی غیر مستحکم پالیسی کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ پہلے آٹھ ماہ میں آٹھ سیکرٹری ہائر ایجوکیشن تبدیل ہوئے۔ لوگ ان کے ساتھ کام کرنے میں comfort feel نہیں کرتے یا انہیں لوگوں سے کام لیناہی نہیں آتا۔ وزیر موصوف کا سب سے بڑا کارنامہ سنئے۔ ٹیکسٹ بک بورڈ کا مخصوص نجی ادارے کو نوازنے کا خفیہ منصوبہ بے نقاب ہوا۔ وزیر سکول ایجوکیشن کی ہدایت پر ڈیڑھ لاکھ روپے ماہانہ تنخواہ کے عوض ڈاکٹر سلمیٰ لالک اور علی حنین کو 90 روز کے لئے hire کیا گیا۔ سرکاری خزانے سے بورڈ کی عمارت میں خفیہ کمرہ بھی بنایا گیا جہاں یہ تمام process ہو تا رہا اور سیکنڈ فلور کے auditorium کو

no go area قرار دیا گیا کیونکہ وزیر صاحب اپنی مرضی کے ایک نجی ادارے کو اپنی ہی بنائی ہوئی کتب کو فروخت کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ ضرور کہوں گی کہ یہاں نیب نے کوئی کارروائی نہیں کی۔

**جناب سپیکر:** محترمہ! آپ کے چھ منٹ ہوگئے ہیں۔

**محترمہ کنول پرویز چودھری:** جناب سپیکر! میں آخری بات کر کے wind up کروں گی کہ وزیر موصوف کا اختیار اپنی پالیسی پر اتنا بھی نہ تھا کہ انہوں نے ایک آرڈر جاری کیا کہ اساتذہ کو تبدیل نہیں کیا جائے گا لیکن ان کے تبادلے پر پابندی کے باوجود ان کے ضلعی افسران نے۔۔۔

**جناب سپیکر:** محترمہ! بس ٹھیک ہے یہ بات آگئی ہے۔ جناب مناظر حسین رانجھا!

**جناب مناظر حسین رانجھا:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ تعلیم ایک انتہائی اہم موضوع ہے اور پاکستان کے اندر بسنے والے ہر مرد و عورت کے لئے بہت ضروری ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب تک ایک انسان تعلیم حاصل نہیں کرتا وہ ایک مکمل انسان نہیں بن سکتا۔

جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ کوئی بھی حکومت ہو چاہے وہ مسلم لیگ کی ہو، پی ٹی آئی کی ہو یا کسی بھی پارٹی کی ہو تعلیم اور صحت ایسے شعبے ہیں جن پر ہر حکومت کو انتہائی خلوص، سچائی اور ایمانداری کے ساتھ توجہ دینی چاہیے۔ میری سوچ کے مطابق ہمارا جو موجودہ تعلیمی نظام ہے اس میں سب سے بڑی قباحت یہ ہے کہ۔۔۔

**(اذان مغرب)**

**جناب سپیکر:** جی، جناب مناظر حسین رانجھا! اپنی بات جاری رکھیں۔

**جناب مناظر حسین رانجھا:** جناب سپیکر! میری سوچ کے مطابق پنجاب میں اور پاکستان میں تعلیمی نظام کو دو متوازی طبقوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ایک غریبوں کا طبقہ ہے دوسرا امیروں کا طبقہ ہے۔ غریبوں کے بچے دیہاتی سکولوں میں پڑھتے ہیں جہاں پر فرنیچر نہیں ہے اور ضروری سہولتیں موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر!میں ایک اور بات آپ کی وساطت سے وزیر تعلیم کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب ہم صبح سویرے سڑکوں پر نکلتے ہیں تو چھوٹے چھوٹے بچے سکول جارہے ہوتے ہیں ان کی کمر پر بستوں کا اتنا وزن ہوتا ہے کہ خدا کی قسم اپنی حکومت پر بھی اور اپنے ملک پر بھی افسوس ہوتا ہے کہ ان معصوم بچوں پر اتنا بوجھ ڈال دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!میری آپ کی وساطت سے وزیر تعلیم سے درخواست ہوگی کہ سب سے پہلا قدم آپ کو یہ اٹھانا چاہئے،اسے اگر پاکستان میں نہیں کرسکتے تو کم از کم پنجاب میں ضرور کردیں کہ پورے صوبے میں یکساں تعلیمی نظام قائم کیا جائے۔لاہور کا کوئی بھی سکول ہو چاہے پرائمری ہو، سیکنڈری ہو،ہائی سکول ہو، پرائیویٹ ہو یا سرکاری ہو ان سب کا اور میرے گاؤں کے پرائمری سکول کا تعلیمی نصاب ایک جیسا ہونا چاہئے۔ آج غریب بچے تعلیم حاصل کرنے کے لئے ترس رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آج امیروں کے بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کرکے پاکستان کے بڑے سے بڑے قیمتی سکولوں میں پڑھ کر جہاں فیس کا تصور کرنا بھی مشکل ہے اور سپریم کورٹ کے کہنے کے مطابق،ہائی کورٹ کے کہنے کے مطابق پرائیویٹ سکولوں نے اپنی فیس میں کمی نہیں کی۔جو لوگ انگلش میڈیم سکولوں میں پڑھ کر آتے ہیں اور دوسری طرف غریب کا بچہ،زمیندار کا بچہ یا کسان کا بچہ ایک پرائیویٹ سکول سے پڑھ کر آئے گا تو آپ ان دونوں کے درمیان کیسے مقابلہ کرسکتے ہیں؟

جناب سپیکر!میری آپ کی وساطت سے جناب وزیر تعلیم سے درخواست ہوگی کہ یہ مہربانی فرمائیں جب یہ اِس سائیڈ پر ہوتے تھے تو ان کی تقریریں ہمیں بہت اچھی لگتی تھیں،ان کے اندر جو محبت اور پیار تھا،جو پاکستان ازم تھا وہ ہمیں بہت اچھا لگتا تھا اور ہم یہ سوچتے تھے کہ اگر ان کو موقع ملا تو یہ ضرور اس میں تبدیلی لائیں گے۔

جناب سپیکر!وزیر تعلیم!اللہ کے فضل و کرم سے اِس وقت آپ کی حکومت ہے، آپ وزیر تعلیم ہیں اس لئے تعلیم میں ایسا نظام لائیں جس سے دریا کے کنارے غریب بچہ بھی وہی فائدہ حاصل کرسکے جو ایچی سن یا اعلیٰ تعلیمی اداروں کے بچے حاصل کرتے ہیں۔جب تک آپ ایسا نہیں کریں گے اس وقت تک پاکستان کے اندر تبدیلی آسکتی اور نہ ہی یہاں کا غریب اس قابل ہوسکے گا کہ۔۔۔

**جناب سپیکر:** ٹھیک ہے، آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ جی، جناب خالد محمود!

**جناب مناظر حسین رانجھا:** جناب سپیکر! ماشاء اللہ آپ بہت تجربہ کار ہیں میری آپ سے صرف اتنی گزارش ہے کہ اتنا بڑا موضوع ہے اور اس پر آپ صرف تین تین، چار چار منٹ دے رہے ہیں پھر اس پر بات تو نہیں ہو سکے گی۔

**جناب سپیکر:** جناب مناظر حسین رانجھا! صرف پوائنٹ آنا ضروری ہوتا ہے، آپ to the point بات کریں اس طرح لمبی بحث کا فائدہ نہیں ہے۔ بستے، بستے، بستے چھوڑ کر آپ to the point بات کریں پھر آپ کو جواب ملے گا۔ بستے تو انگلینڈ میں بھی بچوں نے اتنے بڑے اُٹھائے ہوتے ہیں۔ اب ساری دنیا میں بستے ہیں جو اُٹھانے پڑتے ہیں۔ جی، جناب خالد محمود!

**جناب خالد محمود:** جناب سپیکر! شروع کرتا ہوں رب جلیل کے اس بابرکت نام سے جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ لمبے figures میں نہ جاؤں بلکہ آپ کی طرف سے دیئے گئے ٹائم میں ہی اپنی بات وزیر خزانہ اور وزیر ایجوکیشن کے گوش گزار کر سکوں۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو یہ کہوں گا کہ ایجوکیشن کے حوالے سے جو پیار پی ٹی آئی کے وژن میں تھا وہ اس بجٹ میں ہمیں بہت اچھی طرح نظر آیا ہے۔ سکول ایجوکیشن کے بجٹ میں 40 فیصد کمی کر دی گئی، میں ٹائم کی کمی کی وجہ سے figure نہیں بتاتا اور ہائر ایجوکیشن کے بجٹ میں بھی تقریباً 60 فیصد کمی کر دی گئی۔ اس کے ساتھ سپیشل ایجوکیشن جس کے بچے پہلے ہی بڑی توجہ کے طالب ہوتے ہیں اس کے بجٹ میں بھی 6 فیصد کمی کر دی گئی۔ اس کے ساتھ میں سرکاری سکولوں کے حوالے سے دو تین باتیں کروں گا۔

جناب سپیکر! سابقہ ادوار میں (ن) لیگ کی حکومت اور میاں محمد شہباز شریف نے پنجاب کے پرائمری سکولوں میں انفراسٹرکچر کو بہتر کرنے کے لئے PRSP اتھارٹی کے ذریعے ضرورت کے مطابق کمرے بنوائے۔ اس کے باوجود آج بھی چونکہ آبادی اور تعداد زیادہ ہے تو آج بھی بچے باہر lawns، پلاٹوں اور ٹاٹوں پر بیٹھتے ہیں۔ مگر انہوں نے PESRP کے ذریعے کمرے دیئے، فرنیچر زدیئے اور سکولوں کی حالت بہتر بنائی۔

جناب سپیکر! میں اپنے ضلع وہاڑی، بورے والا سمیت اپنے ضلع کی بات کرتا ہوں کہ جب وہاں پر ان سکولوں کی strength کو دیکھتے ہوئے میاں صاحب نے ایک سولر سسٹم جو خاص طور پر پنجاب کے ہر پرائمری سکول میں دیا اور جب وہ لگا دیا گیا تو اس کے بعد ان کی دیکھ بھال اور ان کو سنبھالنے کے لئے چونکہ ٹیچرز صبح آتے تھے اور جب شام کو چھٹی ہو جاتی تھی تو وہ 2:00 بجے گھر چلے جاتے تھے تو سولر سسٹم چوری ہونے کے ڈر سے ایک بھرتی کا سسٹم شروع کیا جس میں باقی پنجاب میں بھی ایسا ہو گا مگر میں بورے والا سمیت اپنے ضلع کی بات کرتا ہوں کہ وہاں پر 1418 لوگوں کو بھرتی کے لئے call کیا گیا۔ جب وہ سارا process مکمل ہوا then چونکہ پی ایم ایل (ن) کا tenure پورا ہوا تو نئی گورنمنٹ نے اس سسٹم کو ابھی تک break کیا ہوا ہے بلکہ 50 فیصد سے زائد وہاں پر سولر سسٹم کی پلیٹیں چوری ہو چکی ہیں اور ایف آئی آرز موجود ہیں۔ میں منسٹر ایجوکیشن سے request کروں گا کہ اس سسٹم پر چونکہ قوم کا پیسا لگا ہوا ہے اس کو بچانے کے لئے کم از کم ہر پرائمری سکول میں ایک درجہ چہارم کا نائب قاصد یا چوکیدار کوئی بندہ depute کر دیا جائے جو رات کی ڈیوٹی پر اس کی حفاظت کر سکے۔ اسی طرح پرائمری سکول میں جو بجلی کے بلز آتے تھے موجودہ گورنمنٹ نے ہیڈ ماسٹرز کو یہ پیغام convey کیا کہ ہمارے پاس بجلی کے بلز دینے کے لئے پیسے نہیں ہیں۔ آپ اپنے NSB فنڈز جو نان سیلری بجٹ دیا جاتا ہے اس سے اس بل کو pay کریں۔

جناب سپیکر! آپ منسٹر صاحب سے یہ پوچھ کر بتائیں کہ وہ نان سیلری بجٹ اتنا کم ہوتا ہے کہ وہ سکول کی چاردیواری کے اندر جو maintenance ہوتی ہے اس کو بھی بامشکل ہیڈ ماسٹر صاحب کمیٹی کے ذریعے پورا کرواتے ہیں تو پھر بجلی کے بلز وہ کہاں سے afford کریں گے؟ یہ ہے وہ پیار جو پی ٹی آئی کی گورنمنٹ نے تعلیم کے ذریعے قوم کو دیا۔ اس میں، میں PEEF کے سکولوں کا بھی حوالہ دیتا ہوں کہ وہاں پر پی ٹی آئی کی گورنمنٹ نے PEEF سکولوں کو نئے ایڈمیشن سے منع کر دیا ہے کہ اگر آپ کے پاس 100 سیٹ ہے تو اب 100 ایڈمیشن کریں گے اس کو 100 سے اوپر نہ لے کر جائیں جس کی وجہ سے غریب آدمی کے بچے داخلے کے لئے در بدر ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ ان کو داخلے کی کہیں جگہ نہیں ملتی، اسی طرح ایک NSP پروگرام شروع کیا گیا تھا ان علاقوں میں وہ پروگرام شروع کیا گیا تھا جن پسماندہ علاقوں میں دو کلومیٹر کے قریب گورنمنٹ کا یا کوئی دوسرا

سکول موجود نہیں تھا۔ وہاں پر وہ سکولز NSP کے ذریعے اس لئے بنائے گئے تھے کہ وہاں پر وہ غریب لوگوں کے بچے بھی تعلیم حاصل کر سکیں اور وہ اچھے شہری ثابت ہو سکیں۔ میں اس کے ساتھ ہی ایک گھریلو سسٹم میں چھوٹے چھوٹے محلوں میں بچیوں کے لئے BECS کے نام سے ایک سکول دیا جسے غیر رسمی تعلیم کا ادارہ کہتے ہیں یا Basic Education Community Schools کہتے ہیں ان کی ٹیچرز کو پچھلے چار یا چھ ماہ سے سیلری دی جا رہی ہے اور نہ ہی ان بچوں کو کتابیں اور ان کی فیسوں کی ادائیگی کی جا رہی ہے تو جب بجٹ میں پہلے ہی اتنی کمی کر دی گئی ہے تو یہ کیسے ممکن ہے۔۔۔

**جناب سپیکر:** جی، ٹھیک ہے۔ محترمہ مہوش سلطانہ!

**محترمہ مہوش سلطانہ:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ گورنمنٹ نے 20-2019 کے لئے ایجوکیشن میں 383 بلین کا ٹوٹل بجٹ allocate کیا ہے جو کہ ٹوٹل بجٹ کا 16.64 فیصد ہے۔ اس سے پہلے جب پی ٹی آئی نے اکتوبر میں آٹھ مہینے کا بجٹ دیا تھا تو وہ 373 بلین روپے تھا جو کہ ٹوٹل بجٹ کا 18.4 فیصد تھا لیکن اس لحاظ سے پی ٹی آئی حکومت نے جو ابھی بجٹ دیا ہے وہ اپنے ہی دیئے ہوئے بجٹ سے بھی کم بجٹ دیا ہے جبکہ 18-2017 میں پی ایم ایل(ن) نے جو ایجوکیشن کے لئے 345 بلین روپے بجٹ رکھا تھا وہ ٹوٹل بجٹ کا 17.51 فیصد تھا۔ اس کے مطابق پی ایم ایل(ن) کے دور میں ٹوٹل ایجوکیشن بجٹ 0.87 فیصد پی ٹی آئی گورنمنٹ کے بجٹ سے زیادہ رہا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ابھی موجودہ گورنمنٹ نے پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ کا بجٹ cut کر کے اس کو 300 ملین روپے پر لے آئے ہیں جو کہ صرف running expenditure پورا کرے گا اس کے بجٹ کو بڑھایا نہیں گیا ہے۔ یہ ایک life changing programme تھا جس کے تحت 17۔ارب روپے کی سکالرشپ more than three lakh بچوں کو دیئے گئے۔ یہ سکالرشپ بچوں کو equal opportunity دیتا تھا کہ وہ دنیا کی بہترین یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کریں۔ وہ آکسفورڈ یونیورسٹی جانا چاہے، وہ کیمرج یونیورسٹی جانا چاہے یا وہ ہاورڈ یونیورسٹی جانا چاہے اس انڈوومنٹ فنڈ سے ان کو پوری funding کی جاتی تھی۔ I have

اس کو ضرور جاری رکھنا چاہئے تھا serious reservations about this programme کیونکہ یہ غریب کے بچوں کے لئے بہت بڑی سہولت تھی۔ پنجاب بھر کے ایجوکیشن کمیشن کے بجٹ کو بھی 500 ملین روپے سے کم کرکے 100 ملین روپے پر لے آئے ہیں۔ پنجاب ایجوکیشن کمیشن یونیورسٹیز کو گرانٹ دیتا ہے، اس کے علاوہ سکالرشپ فراہم کرتا ہے جو بھی نئی یونیورسٹیز بنیں گی ان کو گرانٹ پنجاب اور فیڈرل ہائر ایجوکیشن کمیشن دیتا تھا ان دونوں کا بجٹ cut کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں ہائر ایجوکیشن کے بجٹ میں پڑھ رہی تھی کہ اس سال 65 نئے کالجز دیئے جائیں گے جن میں 35 نئے کالج شروع ہوں گے اور کچھ پرانے کالجز ہیں جن کو مکمل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر صرف یہ جاننا چاہوں گی، in fact اس پر بھی میری کچھ serious reservations ہیں کہ جو فیڈرل ہائر ایجوکیشن کمیشن ہے ان کے نوٹیفکیشن کے مطابق by 2020 ہمارا جو دو سالہ بی اے کا پروگرام ہے اور ماسٹر کا پروگرام ہے اس کو ختم کر دیا جائے گا، ہم BS four years کی طرف convert ہوں گے اور اس کے بعد دو سالہ ماسٹر پروگرام کو بھی ختم کر دیا جائے گا لیکن اگر ہم 65 نئے کالجز بنانے جا رہے ہیں، اس کے علاوہ ہمارے 750 almost existing colleges ہیں لیکن ہم فنڈز دس کالجز کے لئے رکھ رہے ہیں جو کہ BS four years کے campuses بنائے جائیں گے تو ہم اس کو کس طرح سے follow کریں گے جو ہائر ایجوکیشن کمیشن نے نوٹیفکیشن دیا ہے کہ ہم نے ہر کالج میں by 2020 BS 4 years کو شروع کرنا ہے۔

Mr Speaker! What will be the mode of education in all colleges after 2020 that I want to know from the Minister of Higher Education?

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میاں محمد شہباز شریف کا دانش سکول کا initiative تھا اور دانش سکولز کے لئے اس بجٹ میں فنڈز allocate نہیں کیا گیا ہے۔ دانش سکولز Centres of Excellence تھے وہ بچوں کو معیاری تعلیم کے ساتھ ساتھ معیاری لائف سٹائل بھی دیتے تھے۔ وہ تمام یتیم بچوں کے لئے بنایا گیا تھا اور most of the Danish Schools ساؤتھ پنجاب میں

کھولے گئے تھے۔ دانش سکول کا مقصد صرف literacy دینا نہیں تھا وہ اس کے ساتھ ethical education اور سوشل ایجوکشن بھی بچوں کو دیتا تھا جس کے تحت بچوں کو یہ موقع ملتا تھا کہ وہ کمیونٹی میں کس طرح سے survive کریں گے، وہ کس طرح سے اپنے ماحول میں آگے بڑھیں اور اس کو آگے لے کر جانا چاہیے تھے ہمیں اس کو گورنمنٹ سکولز کے لیول تک بھی لے کر جانا چاہیے تھا کیونکہ ہمارا سارا literacy focus پر رہتا ہے جبکہ ہم سوشل ایجوکیشن اور ethical education کو بالکل ignore کر دیتے ہیں۔ دانش سکول راجن پور کا ہی بچہ تھا جس نے 2018 میں اپنے بورڈ میں پوزیشن لی تھی۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ہمارے دانش سکول کے ہی بچے تھے جو لاس انجیلس میں گئے تھے اور وہاں پر انہوں نے international competition میں prize جیتا تھا۔ یہ تمام جو initiatives تھے وہ غریب بچوں کے لئے تھے چاہے وہ laptop کی سکیم تھی، چاہے وہ سکالرشپ تھی، چاہے وہ دانش سکولز تھے، پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ تھا یا جو Chinese Language کی سکالر شپ تھے یہ تمام initiatives ختم کئے گئے ہیں۔ Unfortunately ان کا کچھ alternative بھی بجٹ میں نہیں دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف ان چند subjects پر focus اس لئے کر رہی ہوں کہ یہ تمام کے تمام سوسائٹی کے poorest segments کے لئے شروع کئے گئے تھے لہٰذا میں چاہوں گی کہ ہمارے ایجوکیشن منسٹر ان پر ضرور غور کریں اور ان کے بارے میں کوئی بہتر decision لیں۔ ان تمام initiatives کے لئے کوئی بجٹ جاری نہیں کیا گیا لہٰذا میں request کروں گی کہ بجٹ کو کم کر کے ایک روپیہ کر دیا جائے۔ بہت شکریہ

**جناب سپیکر:** جناب طارق مسیح گل!

**جناب طارق مسیح گل:** جناب سپیکر! شکریہ۔ آج شروع کرتا ہوں اس خدا کے نام سے جو کہتے ہیں کہ محنت اٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو سب میرے پاس آؤ اور میں تم کو آرام دوں گا۔

جناب سپیکر! حکومت وقت پی ٹی آئی کی حکومت جنہوں نے بائیس سال سے یہ نعرہ لگایا کہ میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی حکومت تعلیم پر بات نہیں کرتی، یہ صحت پر بات نہیں کرتی، یہ حکومت صرف برتیج کی بات کرتی ہے اورنج ٹرین کی بات کرتی ہے، میٹرو بس کی بات کرتی ہے اور موٹروے کی بات کرتی ہے۔ ان لوگوں کا کنٹینر پر کھڑے ہو کر بائیس سال سے ایک ہی نعرہ ہوتا تھا کہ یہ حکومت صحت اور تعلیم پر بات نہیں کرتی۔ آج میں اس انقلابی پارٹی سے جو انقلاب کی آواز اٹھاتے ہیں، جو انقلاب کی بات کرتے ہیں، جو انقلابی نعرہ لگاتے ہیں، جو پاکستان کی تبدیلی کا نعرہ لگاتے ہیں، جو پاکستان کو تبدیل کرنے کی بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ان سے صرف یہ پوچھتا ہوں کہ ان لوگوں نے تعلیم پر کیا کچھ کیا ہے؟ ان لوگوں نے تو 10/9 ماہ کے اندر تعلیم کا بیڑا غرق کیا ہے۔ دانش سکول جو قائد محترم میاں محمد شہباز شریف کی محنت کا نتیجہ ہے اوراس دانش سکول کے اندر ان یتیم بچوں کو تعلیم دی جاتی تھی۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! جب کوئی سچ بولتا ہے تو آپ کو تکلیف ہوتی ہے، آپ کو جتنی مرضی تکلیف ہو میں بولتا رہوں گا، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

**جناب سپیکر:** جناب طارق مسیح گل! ایک منٹ، آپ وہیں سے شروع کر لینا۔ (حکومتی بنچز سے) دیکھیں! آپ اس طرح نہ کریں اور ان کو بولنے دیں۔ جب وہ بول رہے ہیں تو ان کی بات سنیں، ان کے points note ہو رہے ہیں اور جواب دینے کے لئے دونوں منسٹر صاحبان یہاں موجود ہیں۔ بڑی مہربانی

**جناب طارق مسیح گل:** جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ بات کر رہا تھا کہ دانش سکول یتیم بچوں کے لئے بنایا گیا، مسکین بچوں کے لئے بنایا گیا، ان بچوں کے لئے بنایا گیا جن کے ماں باپ نہیں تھے لیکن آج یہاں پر دانش سکول کی بات کو ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ اس بچی کو یاد کریں جسے قائد محترم میاں محمد شہباز شریف نے دانش سکول سے اٹھا کر باہر بھیجا اور اس نے وہاں پر جا کر پاکستان کے نام کو اونچا کیا، میرے وطن کو، میرے پاکستان کو اور اس نام کو جو بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کا پاکستان ہے اس نام کو اس بچی نے بڑی سرفرازی بخشی، یہ ہے انقلاب۔

جناب سپیکر! میں اس انقلابی پارٹی سے پوچھتا ہوں کہ آپ کس انقلاب کی بات کرتے ہیں، آپ کیسے انقلاب کی بات کرتے ہیں ؟ جس انقلاب میں تعلیم کی بات کی جاتی ہے، صحت کی بات کی جاتی ہے، غریب کا سوچا جاتا ہے، مہنگائی کا سوچا جاتا ہے اور نہ ہی کسی انسان کی بیماری کا سوچا جاتا ہے۔ آپ کس انقلاب کی بات کرتے ہیں، آپ کس تبدیلی کی بات کرتے ہیں ؟

جناب سپیکر! میں ایک اہم مسئلے پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ دانش سکول کی طرح فیصل آباد میں New Governance School System کا اجراء کیا گیا۔ یہ انقلابی حکومت کہتی ہے کہ ہم نے انقلاب لانا ہے، ہم تو انقلاب کی بات کرتے ہیں، ہم تو انقلاب چاہتے ہیں لیکن یہ کیسا انقلاب چاہتے ہیں ذرا سنیے اور میں یہ بات ایوان میں بتانا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ بات اپنی پچھلی تقریر میں بھی کہہ چکا ہوں کہ فیصل آباد میں اس سکول کی دیوار کے ساتھ گندے پانی کا کنواں بنا دیا گیا ہے، اس سکول میں سولہ سے سترہ سو بچے زیر تعلیم ہیں۔

جناب سپیکر! میں اپنے وزیر تعلیم سے اپیل کرتا ہوں کہ اگر میری بات جھوٹی ہے تو مجھے بتائیں میں یہاں پر ہر سزا لینے کے لئے تیار ہوں۔

**جناب سپیکر:** مہربانی۔ آپ کی بات ہو گئی ہے۔ آپ کے پانچ منٹ نہیں بلکہ زیادہ ہو گئے ہیں، اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ راحیلہ نعیم! آپ بات کریں۔ چودھری اقبال! ذرا اہناں دیاں بریکیاں ویکھ لیئو۔

**محترمہ راحیلہ نعیم:** جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ اس حکومت نے کنٹینر پر کھڑے ہو کر عوام کو مفت تعلیم، یکساں نظام تعلیم دینے کا اور نہ جانے کون کون سے دعوے کئے تھے، اگر ان کی وہ بڑھکیں بھی یاد کروا دی جائیں تو آج انہوں نے جس قسم کا

بجٹ پیش کیا ہے اور اس کے اندر ایجوکیشن کے لئے جس طرح کی allocation کی ہے تو میرا خیال ہے کہ آج ان کا آئینہ بھی شرما جائے گا کہ انہوں نے ایجوکیشن کے ساتھ کیا ظلم کر دیا ہے۔ جب میرے بھائی یہاں اپوزیشن میں ہوا کرتے تھے جو ماشاءاللہ آج منسٹر بھی ہیں بڑا بڑھ چڑھ کر باتیں کیا کرتے تھے۔ آج جب یہ مفت تعلیم دینے کی باتیں کرتے ہیں تو مجھے بتایئے کہ انہوں نے 8/9 مہینوں میں کون سے ایسے اقدامات کر دیئے کہ آپ مفت تعلیم دینے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ہماری لیپ ٹاپ سکیم جس کے ذریعے پڑھے لکھے بچوں کو oblige کیا جاتا تھا آپ اس پر objections لگایا کرتے تھے اور بے تحاشا تنقید کیا کرتے تھے۔

جناب سپیکر! آپ بتایئے کہ کیا آپ سٹوڈنٹس کے لئے کوئی ایسا initiative لے رہے ہیں؟ آپ تنقید ضرور کرتے تھے لیکن پھر آپ نے اس کی تقلید بھی کی، آپ نے اس کی پیروی بھی کی۔جو اچھے اقدامات ہوں، جو اس ملک کی بہتری کے لئے ہوں، اچھی پالیسی بنانے کے لئے ہوں اگر آپ اسے follow کریں تو میرا خیال ہے کہ یہ بہتر اقدام ہے اسے رُوک نہیں دینا چاہئے۔

جناب سپیکر! ہم لوگ بھی آج یہاں پر بات کر رہے ہیں کہ ہمارے بہت سارے ایسے ہونہار سٹوڈنٹس جو دوسرے ممالک میں سکالرشپ پر ہیں وہ آپ کی امداد کے فنڈ کے لئے آپ کی شکل دیکھ رہے ہیں۔ آپ یہ کیا زیادتی اور ظلم کر رہے ہیں؟ آپ ایک طرف تو پاکستان میں نئی تبدیلی کی بات کرتے ہیں لیکن تبدیلی کی یہ شکل دکھائی کہ پنجاب کے اندر تعلیم کے بجٹ پر cut لگا دی۔ انہوں نے ایسے کیسے cut لگا دی۔

جناب سپیکر! حدیث نبویؐ ہے کہ علم نور ہے اور جہالت گمراہی، یہ حکومت تو جہالت اور گمراہی کی طرف چل پڑی ہے۔ آپ تعلیم کا نام لے کر عوام کو بے وقوف بناتے رہے لیکن جب بجٹ دینے کی باری آئی اور اقدامات دینے کی باری آئی تو آپ نے اس بجٹ کے اندر کٹوتی کر دی ہے۔ وہ تمام سکول جہاں غریب کا بچہ پڑھتا تھا اور سکالرشپ لے رہا تھا آج آپ انہیں بند کرنے کے درپے ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے بتایئے کہ تبدیلی کے نام پر کون سا ظلم ہے جو پاکستان کے ساتھ روا کیا جارہا ہے، جو پنجاب کے عوام کے ساتھ کیا جارہا ہے۔ مجھے ایک بات ضرور نظر آتی ہے چونکہ پنجاب کے عوام نے ان کو منتخب نہیں کیا اور یہ سلیکشن کی صورت میں یہاں بیٹھے ہیں اس لئے انہوں نے بجٹ کے اندر اس بات کی عکاسی کی اور بجٹ میں ایجوکیشن میں cut لگادی۔

جناب سپیکر! آپ مجھے تھوڑی سی اور بات کرنے کا موقع دے دیں۔

**جناب سپیکر:** محترمہ! آپ کا ایک منٹ اوپر ہو گیا ہے۔

**محترمہ راحیلہ نعیم:** جناب سپیکر! آپ اتنے سخی ہیں، آپ نے تھوڑی دیر بعد ہی bell بجادی ہے۔

**جناب سپیکر:** دونوں منسٹر صاحبان یہاں موجود ہیں اور انہوں نے آپ کی ساری باتوں کا جواب بھی دینا ہے۔ آپ کا بہت شکریہ۔

**محترمہ راحیلہ نعیم:** جناب سپیکر! بہت شکریہ

**جناب سپیکر:** بہت شکریہ۔ آپ دونوں منسٹر صاحبان علیحدہ علیحدہ بولیں گے۔

**وزیر سکولز ایجوکیشن** (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ہم صرف تھوڑا تھوڑا highlight کریں گے۔

**وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت** (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جی، علیحدہ علیحدہ بات کریں گے۔

**جناب سپیکر:** چلیں ٹھیک ہے لیکن to the point بات کریں۔

**وزیر سکولز ایجوکیشن** (جناب مراد راس): جناب سپیکر! جو جو points اٹھائے گئے ہیں انہی پر بات کی جائے گی۔

**جناب سپیکر:** جی، بات کریں۔

**وزیر سکولز ایجوکیشن** (جناب مراد راس): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو اپنے فاضل ممبرز کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے جو جو in put دی ہے وہ ساری problems انہی کی create کی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو سب سے پہلے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان کی ongoing سکیمیں جو انہوں نے دانش سکول جیسا ایک سفید ہاتھی کھڑا کیا ہوا تھا۔ دانش سکول صرف اس لئے کھڑا کیا گیا کہ کسی نہ کسی طرح اپنا نام لگانے کے لئے کہ ہم نے ایک ایسی چیز بنائی ہے۔ اگر آپ اس چیز کے اندر جا کر دیکھیں کہ پچھلے دس سالوں میں پنجاب کے اندر جتنا تعلیم کو تباہ کیا گیا ہے پاکستان کی تاریخ میں اس محکمے کی اتنی تباہی نہیں ہوئی ہو گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ایجوکیشن کے 13 ڈیپارٹمنٹس ہیں آپ جا کر دیکھیں کہ وہاں ہر چیز ٹوٹی ہوئی ہے۔ ہم ابھی تک ان کی 94 سکیموں میں سے 59 سکیموں کو ADP میں support کر رہے ہیں۔ انہوں نے دانش سکول کی بات کی ہے ٹوٹل بیس دانش سکول ہیں جن میں سے ابھی بھی چھ دانش سکول under construction ہیں جن کی ہم payment کر رہے ہیں۔ یہ اربوں روپے ہیں جو اس مد میں جانے ہیں اور یہاں بچوں کی ٹوٹل تعداد ہزاروں میں ہے۔ اگر یہی پیسا دوسرے پروگرامز میں لگایا جاتا تو ان کے اندر لاکھوں بچوں کو support کیا جا سکتا تھا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں پر PCTB کی بات ہوئی، میں آپ کو بتاؤں کہ آتے ہی پہلے دو مہینوں کے اندر ایک فیصلہ کیا گیا اور یہ فیصلہ کرنا تھا۔ انہوں نے پہلے پرنٹنگ اور پبلشنگ کے لئے اپنے لوگ رکھے ہوئے تھے لیکن ہم نے bidding کو open کر دیا اور صرف ایک فیصلے سے 58 کروڑ روپے بچائے گئے ہم نے open bidding کر دی کہ سب آ کر اس میں bid کریں۔

جناب سپیکر! انہوں نے PEEF کے حوالے سے بات کی ہے۔ یہ ایک اچھا پروگرام ہے۔ اس سال ہم انشاءاللہ تعالیٰ ایک لاکھ بچے PEEF کے تحت لے کر آئیں گے۔ اس طرح انہوں نے out of school children کے حوالے سے بھی بات کی ہے۔ سابق حکومت نے afternoon school کا ایک پروگرام شروع کیا تھا۔ یہ مکمل طور ر failed پروگرام ہے۔ یہ پروگرام چلا ہی نہیں اور دو دو، اڑھائی اڑھائی سال سے ٹیچرز کو تنخواہوں نہیں مل سکیں۔ ہم نے ان ٹیچرز کی تنخواہوں کا بندوبست کیا ہے اور اب انہیں تنخواہیں دینا شروع کی ہیں۔ ہماری حکومت نے Phase-I کے تحت afternoon school programme بائیس اضلاع میں شروع کیا ہے اور Phase-II کے تحت ہم انشاءاللہ 36 اضلاع کے اندر یہ پروگرام شروع کریں گے۔ یہ سب کچھ out of school children کے لئے کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! سابق حکومت نے صوبہ پنجاب میں شعبہ تعلیم کے حالات اس قدر خراب کر دیئے ہیں کہ پانچویں جماعت تک تو پرائمری سکولز موجود ہیں جبکہ چھٹی جماعت کے لئے 70 فیصد بچوں کے لئے پنجاب میں schools available ہی نہیں ہیں۔ پنجاب کے 70 فیصد بچے چھٹی جماعت میں نہیں جاسکتے کیونکہ ان کو سکول میسر ہے اور نہ ہی کوئی عمارت موجود ہے۔ اس کے باوجود سابق حکومت کہتی ہے کہ ہم نے شعبہ تعلیم کے حوالے سے بہت زیادہ کام کیا ہے۔

**جناب سپیکر:** جناب مراد راس! کیا سابق حکومت کے دور حکومت میں دس ہزار پرائمری سکول بند کر دیئے گئے تھے؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):** جناب سپیکر! پرائمری سکول تو موجود تھے لیکن اس سے آگے elementary schools available نہیں تھے۔

**جناب سپیکر:** جناب مراد راس! آپ کی یہ بات تو ٹھیک ہے لیکن میرے خیال میں سابق حکومت کے دور حکومت میں دس ہزار پرائمری سکول بھی بند ہوئے تھے۔

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):** جناب سپیکر! بالکل پرائمری سکول بند ہوئے ہیں لیکن وہ گھوسٹ سکول تھے۔ ہم نے گھوسٹ سکول بند کئے ہیں۔ میں اب آپ کو ایک اور چیز بتانا چاہتا ہوں۔ سابق حکمران ٹیچرز کی ٹرانسفر کے حوالے سے ایک اہم فیصلہ کر سکتے تھے لیکن انہوں نے نہیں کیا۔ آج ہماری حکومت نے ٹیچرز کی ٹرانسفر پالیسی online کر دی ہے۔ یہ کیوں نہیں کر سکے؟ یہ فیصلہ کرنے کے لئے ان کے پاس دس سال موجود تھے۔ اگر آپ ٹیچرز کی زندگی آسان نہیں کریں گے تو وہ بچوں کو پڑھانے کی طرف focus کس طرح کریں گے؟ ہم نے ٹیچرز کی ٹرانسفر کو online کر دیا ہے۔ اب ٹیچرز گھر میں بیٹھ کر اپنی ٹرانسفر کے لئے apply کر سکتے ہیں۔ اس میں حکومت کا ایک روپیہ بھی خرچ نہیں ہوا۔ ہم نے ایک سافٹ ویئر بنایا، اس سافٹ ویئر کو استعمال کیا اور آج 35 ہزار سے زیادہ ٹیچرز اپنے تبادلے کے لئے اس پر apply کر چکے ہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ اس summer میں in the district and out of district ٹیچرز کے تبادلے online کئے جائیں گے۔ ہر سال 50 سے 70 ہزار اساتذہ کے تبادلے ہوتے ہیں۔ یہ کتنے روپے کی کرپشن تھی؟ یہ ہر سال چار سے پانچ ارب روپے کی کرپشن تھی جو کہ ہم نے بند کر دی ہے اور

اس کرپشن کو بند کرنے کے لئے zero cost آئی ہے۔ سابق حکمرانوں نے اس کرپشن کی دُکان کو بند کرنے کی کبھی کوشش ہی نہیں کی تھی۔

جناب سپیکر! یہاں پر حزب اختلاف کے بہت سے معزز ممبران نے curriculum کے حوالے سے بات کی ہے۔ یہ اپنے اپنے level کی بات ہے کہ کسی کی سمجھ میں یہ بات آسکتی ہے اور کسی کی سمجھ میں نہیں آتی۔ یہ سمجھتے ہیں کہ curriculum پر ایک دم کام ہو جائے گا اور فوراً ایک جیسا نصاب ہو جائے گا جبکہ عملی طور پر ایسا ممکن نہیں ہے۔ ان چیزوں پر اس وقت کام ہو رہا ہے، ہم نے اس کے لئے ٹیمیں بٹھائی ہوئی ہیں اور ان کو targets دیئے گئے ہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ curriculum کے حوالے سے first phase میں جو کام ہو رہا ہے وہ آپ کو پرائمری سکول کی کتابوں کے اندر مارچ 2020 میں نظر آئے گا۔

جناب سپیکر! میں نے اپنی پہلی پریس کانفرنس میں بھی کہا تھا کہ پرائمری سکول کے curriculum میں جو changes کی جائیں گی وہ آپ کو مارچ 2020 میں کتابوں کے اندر نظر آئیں گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ پہلے ایک curriculum frame-work بنے گا اور پھر سب کو اس frame-work میں رہنا پڑے گا کیونکہ ہر سکول کی کتاب PCTB سے منظور ہو کر شائع ہو گی اور صرف وہی کتابیں منظور کی جائیں گی جو کہ اس curriculum frame-work کے اندر ہوں گی۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اپنے معزز ممبران سے یہ کہوں گا کہ اگر سکولز ایجوکیشن کے حوالے سے انہیں کوئی مسائل درپیش ہیں تو ہمارا آفس حاضر ہے۔ It's an open-door policy. سب ہمارے پاس تشریف لائیں ہم آپ کے تمام grievances کو redress کریں گے۔ بہت شکریہ

**جناب سپیکر:** جی، مہربانی۔ اب منسٹر ہائر ایجوکیشن بات کریں گے۔

**وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں):** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں اپنے فاضل ممبران حزب اختلاف کا انتہائی شکر گزار ہوں کیونکہ مجھے ایسے لگتا ہے کہ یہ اس بجٹ کو بڑھانے کے لئے تقاریر کر رہے ہیں کٹوتی کرنے کے لئے نہیں کر رہے۔

جناب سپیکر! دوسری گزارش یہ ہے کہ حزب اختلاف کے معزز ممبران کی طرف سے جو figures quote کئے گئے ہیں وہ overall budget and amount کے حوالے سے quote کئے گئے ہیں۔ معزز ممبران حزب اختلاف نے percentage allocation کی بات نہیں کی اور میرا خیال ہے کہ percentage allocation کے حساب سے ہائر ایجوکیشن کے بجٹ میں کوئی کمی نہیں آئی بلکہ اضافہ ہوا ہے۔ اصل اور اہم چیز یہ ہے کہ جو amount ملتی ہے آپ اس کو کتنا efficiently spend کرتے ہیں۔ اس سال کے بجٹ میں محکمہ تعلیم کے لئے جو allocation ہوئی ہے اس کی implementation میں ہماری efficiency انشاءاللہ تعالیٰ نظر آئے گی۔

جناب سپیکر! یکساں نظام تعلیم کی بات سب کرتے ہیں۔ میرے خیال میں کسی کو سمجھ نہیں ہے کہ یکساں نظام تعلیم کیا ہے اور اسے implement کیسے کرنا ہے؟ پاکستان کو بنے ہوئے 70 سال ہو چکے ہیں لیکن یہ تفریق دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اس کو ختم کرنے کے لئے پرائمری لیول پر آپ کو curriculum تبدیل کرنے کی ضرورت ہے جس کا ذکر محترم وزیر سکولز ایجوکیشن کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ examination system میں ایک drastic change کی ضرورت ہے لیکن یہ تبدیلی ایک سال میں نہیں آئے گی بلکہ اس حوالے سے ہم نے پانچ سالہ frame-work ترتیب دیا ہے اور اس پر ہم نے کام شروع کر دیا ہے۔ اس حوالے سے سب سے پہلا کام آپ کو اس سال intermediate and matriculation کے result card میں نظر آئے گا کیونکہ ہم absolute marking سے نکل کر relative grading کی طرف جا رہے ہیں۔ ہم لوگ absolute marking کے addict ہو چکے ہیں کہ 1100 میں سے 1050 نمبر لینے ہیں اور ایک ایک نمبر کے لئے جدوجہد ہو رہی ہوتی ہے جبکہ تمام دنیا میں grading ایک دوسرے سے مقابلہ کر کے لی جاتی ہے۔ ایک curve بنایا جاتا ہے اور اس curve پر جو highest step پر ہوتا ہے اس کو گریڈ "A" ملتا ہے اگلے کو "B" ملتا ہے، average کو "C" ملتا ہے اور اسی طرح یہ سلسلہ آگے چلتا رہتا ہے۔ اس سے ہوتا یہ ہے کہ اگر کبھی paper مشکل آجائے یا paper change بھی آجائے تو آپ کے گریڈ میں تبدیلی نہیں آتی۔ ہم نے اپنے نظام تعلیم کو تبدیل کرنا

ہے اور ہمیں بخوبی علم ہے کہ اس کو کیسے تبدیل کرنا ہے۔اس وقت ملک میں رٹّہ سسٹم چل رہا ہے۔ہم اس کو تبدیل کر کے ایک ایسا سسٹم لانا چاہتے ہیں جس میں بچے creative ہوں، ان کی critical thinking develop ہو اور ان کی comprehensive skill develop ہو۔ یہ سسٹم ایک ہی دن میں نہیں لایا جا سکتا۔ہم نے ایک طرف examination system کو اوپر سے تبدیل کرنا ہے اور نیچے سے پرائمری سکول کے curriculum کو تبدیل کرنا ہے۔اس کا effect گیارہ یا بارہ سالوں میں آئے گا۔اس حوالے سے ہمیں حزب اختلاف کے ساتھ ایک معاہدہ کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر!میں دعوت دیتا ہوں کہ حزب اختلاف کے وہ معزز ممبران جو شعبہ تعلیم میں تبدیلی کے خواہش مند ہیں وہ ہمارے ساتھ بیٹھیں۔یہ ہماری آنے والی نسلوں کا مسئلہ ہے اور ہم یہ سب کچھ point scoring کے لئے نہیں کر رہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!ایک معزز ممبر نے یہاں تقریر کرتے ہوئے بڑی اچھی بات کہی ہے کہ دو سالہ بی ایس سی/بی اے سسٹم کو ختم کیا جائے اور موجودہ بجٹ میں چار سالہ بی ایس سی/بی اے پروگراموں کے لئے allocation نہیں کی گئی۔ان کا point درست ہے لیکن میرا خیال ہے کہ انہوں نے بجٹ کو مکمل study نہیں کیا۔

جناب سپیکر!ان کی حکومت نے کمیونٹی کالج سسٹم تجویز کیا تھا لیکن اس پر عملدرآمد نہیں کر سکی۔ہم دو سالہ پروگرام کو اس سے replace کر رہے ہیں اس کے لئے کسی نئے انفراسٹرکچر کی ضرورت نہیں ہے۔یہ بنیادی طور پر ایک soft change ہے۔ہم ایسا curriculum لے کر آ رہے ہیں جو کہ انڈسٹریز کے ساتھ relevant ہو گا۔دو سال کے بعد آپ کو نوکریاں مل سکیں گی۔ابھی آپ بی اے پاس کر لیں تو پھر بھی نوکری نہیں ملتی۔

جناب سپیکر!اب دو سالہ پروگراموں کو چار سالہ پروگراموں میں transfer کیا جا سکے گا۔حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے بہت سے معزز ممبران اس سسٹم کو بخوبی سمجھتے ہیں۔

جناب سپیکر!معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے PEEF کے سکالرشپ پر اعتراض کیا گیا ہے۔ہمیں PEEF کے پروگرام کے ساتھ کوئی اختلاف نہیں کیونکہ تمام طالب علموں کو بہتر تعلیم حاصل کرنے کا حق ہے۔سابق حکومت کا یہ ایک اچھا پروگرام ہے لیکن

اس میں مسئلہ یہ ہے کہ آپ نے بہت سارا پیسا low yield accounts میں invest کیا ہوا ہے اور real time میں وہ پیسا اصل میں کم ہو رہا ہے یعنی آج کے 17۔ارب روپے کی value پانچ سال بعد 17۔ارب روپے نہیں رہے گی۔ وہ لوگ جو تھوڑا بہت economics کو سمجھتے ہیں انہیں اس کا بخوبی علم ہے۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ PEEF کے اکاؤنٹ میں funding بڑھانے کی بجائے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کو ہر سال allocate کیا کریں گے اور انشاءاللہ تعالیٰ اس پروگرام کو جاری رکھیں گے۔ بہت شکریہ

**جناب سپیکر:** اب سوال یہ ہے کہ:

"66۔ارب37کروڑ36لاکھ7ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبرPC21015"تعلیم" کم کرکے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

**جناب سپیکر:** اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو66۔ارب37کروڑ36لاکھ7ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال2019-20کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

**جناب سپیکر:** اب اجلاس بروز منگل مورخہ 25۔جون 2019سہ پہر3:00بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔